Supplied by MIRZA LAW HOUSE, Etawah (U. P.)
Dealers in :— Law & English, Urdu, Persian Arabic & Antiquarian Book-Sellers, Rare Historical, Religious Books & Old Prints relating to India and Secondhand Law Reports

282

UI

>136

CHECKED

کلام الملوک ملوک الکلام

ضمیمۂ کلیات

دیوان ظفر

جلد چہارم

در مطبع احمدی ارو جان طبع شد

Allama Iqbal Library
104116
K UNIVERSITY LIB
Acc No 10,4116
Date 26.3.69

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسی خیال ہی کچہہ رحمت الہی کا	گناہ سمجہی ہی دعوی دہ بیگناہی کا
یہہ فضل دیکہہ کہ خود پادشاہ ہی لیکن	رکہا ہی اور ون پہ بہی نام بادشاہی کا
یہہ لطف دیکہہ کہ خود بی نیاز ہی لیکن	دہیان ہی اوسی بندونکی خیر خواہی کا
تم اپنی جسمین عزیز او ذلیل ٹہرا لو	خدا ہی ایک مہ و مہر و مرغ و ماہی کا
کیا کسیکو جگر خستہ دوام فراق	دیا کسیکو مزا وصل گاہ گاہی کا
بہرا وہ چشم بتان مین فسون کہ جو دیکہی	تمام عمر کری شکوہ کم نگاہی کا

جو حب ال نبی اور صحابہ دل سی رکہی
ظفر اوسی نہین ڈر حشر کی تباہی کا

کیون نہو عالم پہ احسان احمد مختار کا ۔ ہی وہ مالک خالق کونین کی سرکار کا

کیون نہو وی یہہ اوسکی ... سطوت دربار کا
چاہیا وانوین تا ... کرنار کا
اسمان پر سایہ اوسکی سرو خوش رفتار کا
کردیا ... جہان حق کا کلام
حوصلہ ہی یہہ اوسکی ... گوہر بار کا
ایک تصرف تہا وہ تیری جلوہ دیدار کا
کہتی ہین موسی کو عشق ... کوہ طور پر
کہتی ہین عیسی کو ... جلا
ایک کرشمہ تہا وہ تیری جلانی مین کمال
مرد و فخر رسل روز جزا کا ہی شفیع
جسکی باعث سی ہوا کام تہ ابرار کا
ہی پہ جبریل پر تیری ہی امت کی نبی
زمرہ جنات تجری تحتہا الانہار کا
تابش خورشید محشر کا مجہی کیا غم ظفر
ہی ... سایہ دیوار کا

۲

دیگر

وہ چاہی جسی بخشی اور چاہی نہ بخشی
ہو سکتا نہیں کافر و مومن کا تقاضا
... ظاہر و باطن کا تقاضا
... کا تقاضا
ہر روز وہ تقاضا سی نہ ایک دن تقاضا
دل دنیا پہ مرتا ہی او دنیا ہین جاتا
اے شفیع تیری ... کا تقاضا

دیکہا یا ہوگا جسنی رحم و دل پر تیغ جستن کا
مزا اوسکو محبت کا بیان معلوم کیا ہوگا
وہ پرانی یار پر میرے معلوم ہوگا عشق مین جسکا
ہی پہہ ایکہ ن جانکی جان معلوم کیا ہوگا
ہے بلبل تصور ابرو ان مین باغ عالم مین
مجہی جوش گل اور وقت خزان معلوم کیا ہوگا
عدم کی رفتگان کا حال پوچہین الظفر کسسے
نہ آیا کوئی پہر کر وہان سی بیان معلوم کیا ہوگا

دیگر

بری کی التہ کوئی ای شوخ ستمگار اونا
ای جو انکو نہی ہو کسی تر انحجر اونا
تنگ دیوانہ تیرا عشق مین انکی پیار
ہی بہی شیشہ ای کیہی بہی ای ترا مضطر اونا
نور کی آگہی کی مضمون ای ابر رونا

۳

اوس کو چمن چل حضرت دل کہتی ہین مجکو
رہتا ہی ظفر مجہپہ یہ ہی انکا تقاضا

ہی مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا
قسمت جدی جدی ہی نصیبا جدا جدا
خالی نہین جہان مین تمناسی کوئی دل
ہر ایک مین ہی گرچہ تمنا جدا جدا
برچہی نگہ کی تیغ بہونکی مژہ کا تیر
ہی میری کشت و خونکو مہیا جدا جدا
شعلہ مین ہی ہی برق مین ہی اور شرار مین
ایک نور کا سبکی تجلا جدا جدا
ہمدری جوش گریہ مری ہر مژہ سی ج
بہتا ہی ایک خون کا دریا جدا جدا
گہہ رخ کا بوسہ لیتی ہین گاہی دہن کا ہم
دونون مین ہمنی لطف جو پایا جدا جدا

خط لکہا ایک اوسنی مجہی اور غیر کو
مضمون اگرچہ اوسمین ظفر تہا جدا جدا

وہان یار کا راز نہان معلوم کیا ہوگا
ہو کا منہہ سی جب تک کچہہ بیان معلوم کیا ہوگا
کرون فریاد مین کیونکر نہ اوس بیدرد کی آگی
مرا درد اوسکو بی آہ و فغان معلوم کیا ہوگا
بولا نا ہی اگر منظور دیکہنا تا اپنی
بغیر اوسکی مجہی تیرا امکان معلوم کیا ہوگا
ہوگا کوئی نخل نہ سرو جب تک گور عاشق پر
ترا کشتہ وہ ای سرو روان معلوم کیا ہوگا
نہین جنکا نشان جز نام عنقا وار عالم مین
سراغ اونکا کوئی ڈہونڈہی کہان معلوم کیا ہوگا

ورنہ دشمن ہی میری خط کو ہی پڑہ کر رونا
شادی و غم مین ہم دیکہہ جہان مین دو بو
ہنستی ہی برق جہان برسی یہان گر رونا
باندہتی مجہ پہ مین طوفان ہزارون یون ہر
مین جو روتا ہون دل کہو کہی کیون کر رونا
میری آنسو تہی ہوا وسکی بہی آنسو یاسمن
منہ بتا کیا ابر کا جو میری برابر رونا
مرم مردم نی ظفر رو نہین سکتا دن کو
تری تنہائی مین راتون کو مقرر رونا

دیگر

چمن مین ہاتہہ سی تری جو بید لبر آمادہ تہا
ہوا معلوم تری ہاتہہ مین نخچہ تمنا دل تہا
نہ جرأت اگر منصف ابہ جلت ہو
ہموار وہی مصفا تری وہ کیون مقابل تہا

دل مین کئی میری جگر مین لگی مری سینہ پہ لگا
ہر جگہ ڈالا ہوا ہی ایک ناسور اپنکا

غمزہ چشم ایک بلای چشم بد دور اپنکا
ہوسکی دل کیا حریف چشم مخمور اپنکا

مطلع ثالث

ہر ستمگر نام ہوکی ہوکیا مشہور اپنکا
جبکہ یون ظلم و ستم ہو جای دستور اپنکا

مطلع ثانی

سنپیدہ آسا جلانیکا وہ دل یہہ ہمیں جانا تہا
دل ناکام کو کیا کام تہا اس تلخ کامی سے
نہ کہنا تہا اگرچہ منہہ سی ظاہر آفرین ہمکو
کہوں کیا بیقراری مین دل بیتاب مجھ سے

بنایا اپنی روی آتشین اوسنی حبب تل
کہ جبت تک شگفتہ تجہپر اہی شیرین بل
مگر مہر وفا کا وہ ہمارے قلمین بل تہا
خدا جانی کہ دل تہا وہ کہ مرغ نیم بسمل تہا

کیا اوس دلبر وحشی نگہ نی تجکو دیوانہ
وگرنہ ای ظفر تو تو بڑا ہشیار و عاقل تہا

قاصد تو بہیجی خط کو اودہر لیکی اڑگیا
صیاد تہا وہ کونسا طایر اپنی دام
جہوکا نہتا صبا کا وہ باد ہوای تہا کوئی جو
دل تہا ابہی بغل مین مری ہای کیا ہوا
مرغ نظر تصور دندان یار سی
جاتی کہین بہی اوڑ کی نہ اس نا توانی کی

جاسوس پہلی ہی یہہ خبر لیکی اڑگیا
ثابت جو تیری ہاتہہ سی پر لیکی اڑگیا
گلشن سی دم مین گل کا جو زر لیکی اڑگیا
کہا جانی کو ہی وسکو کدہر لیکی اڑگیا
دانہ کی جای منہہ مین گہر لیکی اڑگیا
تیری گلی کا شوق مگر لیکی اڑگیا

تا بام یار طاقت پرواز ہی کسی
ای عشق تیرا نام ظفر لیکی اڑگیا

پانو مین طاقت نہین جنبش کی گہر دور اپنکا
آپ تک پہونچی تو پہونچی کیونکہ یہ مجبور اپنکا

خانہ دل مین نہین حاجت چراغ و شمع کا
اسمین کافی ہی جمال روی پر نور اپنکا
چھٹ گیا رنج و الم سی قتل جو ہی کی
مین ہوا ہون تا بحشر تک ممنون و مشکور اپنکا
کیا دل عاشق سی رکہتا ہی ہمیشہ نوک جھونک
... منظور اپنکا

سه

شب تو آنکہون ہی مین تیری بس مثل دل بیمار
سحر ای دل اسکو بہی کیا اوسنی ...
رات تو دل کی طرح ... اور ... اپنا
رات بہی گہر مین ظفر اسکو بولا یا ہی نگاہ ...
رات مری سی ہو گیا اور دوانہ معمور اپنکا

و ...
شب آیا ... سی ... اپنی نظر سی ہی یاد زمین او ...
دل و جگر بہی ... سی کا اوچا پنچا فلک سی ...
سی بہی نہ ... سمجہہ ... ہی ... فلک ... ایک ...
... اپنا زمین سی او جا فلک سی ...

نہ شعلہ برق سمجھو اسکو نظر اوٹھا کر بغور دیکھو
یہہ آہ کا میری ایک تیر ہی زمین سے اونچا فلک سی نیچا

خدنگ جانان سی کوئی کہدی کہ دل مین اگر ہمارے بیٹھے
چلا لگا کر یہہ پر کہ دہری زمین سی اونچا فلک سی نیچا

تپا مکان کا گر تیا یا تو کچہہ سمجہہ مین نہ اپنی آیا
کہا یہہ اوسنی کہ میرا گہر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

فلک کی جانب ہی چشم مردم زمین کو جہانکی ہین جہک کی انجم
کہڑا جو وہ پشت بام پر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

زمانہ کی پستی و بلندی دکھائی ہمکو پس از فنا ہی
غبار اپنا جو اے ظفر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

جو میرا دیدہ گریان نہ خونفشان ہوتا
تو دل کا راز نہان اوسپہ کیون عیان ہوتا

مطلع ثانی

جو میری ساتھہ نہ میرا دل طپان ہوتا
تو مین جہان نہین نہ رسوا جہان نہان ہوتا

نہ کیونکہ دیتی غم دلدار دل کو آرایش
کہ بے مکین نہین آراستہ مکان ہوتا

جلی ہی دل جو نکلتی ہی ہر دلسی آہ
بغیر آگ کی پیدا نہین دہوان ہوتا

ہماری دل مین [illegible] اونکی تیر کا زخم
نہ [illegible] ہم سمجھی [illegible] یہہ جان ہوا
جو [illegible] ہماری [illegible] کے پاس [illegible]
ہماری [illegible] جو [illegible] اوسکی [illegible] ہوا
[illegible] ظفر جو [illegible] جوان ہوتا
[illegible] کو تماشا [illegible]

5

کیا میری طرف دیکہون تا انکی جہوڑا
پی قیس مری بسمل پہ تری نازکی ظالم
ایک ہاتہ تری ان سی نی اور اپنی جہوڑا
وحشت نی مری زیر کف پا کوی کانٹا
تا نہ بہنین دامن مین بیابان کی جہوڑا
سب قید ہو تمکو چہوڑ دیا آپ نی
پر ایک نہ تہا مجہی پہچان کی جہوڑا
سرمایہ حیرت سی بنا ایدل حیران
کی واسطی اینہ حیران کی جہوڑا
[illegible] سی عرض ہمکو [illegible]
تو وی مین سب اوس نقاب [illegible]
دل خون ہوی اپکی دم مین ہزار [illegible] جہوڑا
کیا تو نی تنگ گوشہ [illegible] کی جہوڑا

ہمو غم و درد و یاس و رنج و تعب
ہمی دنیا مین آکی کیا پایا

دین و ایمان گنوا گئے کیا پایا
دل بتون سی لگا کے کیا پایا

دیگر

ای ظفر دیکھین خندا کرتا ہی کی
ہو دل اوس بت کو ہم نے دی دیا

تو نصیحت ناصح کرتا ہے کب
دل مرا سنتا ہی کب عشق مین

	غم ایا جو دل مین تو گئی جان نکل اپنی گھر اسنی ظفر خوف سی مہمانکی چھوڑا

خونکی اشکو ہنسی ہی پہر تو نتر اخنجر روتا		تو مری لاش پہ قاتل نہین دم بہر روتا
نہین اس دیدہ گریان برابر روتا		یون تو یارو نیکو ہی بر ہی روتا لیکن
شمع کیطرح سی جل جل کی ہی گر روتا		ای ستمگار تیری ہاتہہ سی دل شورترا
ہو گی پانی مری فریاد سی پتہر روتا		رہی تاثیر نہین اہ و فغان مین ورنہ
ورنہ ہی غیر ہی خط کو مری پڑہکر روتا		مجکو اتی ہی ہنسی یہہ ہی نصیبونکا لکہا

قطعہ

ایک ہنستا ہی ظفر ایک ہی یہان گر روتا		بزم عالم مین ہم شادی و غم مین دو نو
ہچکیان لیکی ہی شیشہ ہی منفرر روتا		دیکہہ لی انکہہ سی گر ساغر می ہنستا ہی

دیگر

آگی آگی دیکہیا کرتا ہی کیا		وہ ابہی ہمپر جفا کرتا ہے کیا
ای طبیب اسکی دوا کرتا ہی کیا		یہہ مریض عشق جان پر ہو چکا
یہہ بتا ای دلربا کرتا ہی کیا		دل ہزارون روز لیجاتا ہی تو
تیغ قاتل کو دعا کرتا ہی کیا		ہی لب زخم جگر جنبش مین کیون
تو ہی منصف ہو برا کرتا ہی کیا		تجہہ کرتا ہی جو کوئی جان فدا

ای اسیران خانہ زنجیر
تمنی یہان غل مچا کے کیا پایا
نہ بجہا سوز دل تو انکہون سے
ہمنی سر کو جہکا کی کیا پایا
بای قتل کا بوسہ دیکر
ہمنی دنیا مین آکی کیا پایا

نہ جب تا تیشا ر از عشق اور سے
ہمنی ور یا پیا سے کیا پایا
پیون حسن بلاحسن سے کیا پایا
پہ ظفر قافیہ دل آرا شعر
اس غزل کو سنا کسی کیا پایا

دیگر

چاہ مین ڈوب مرے کب سے کب سے کیا پایا
انتقام تیغ ستم سے غم سے کیا پایا
نہ جی سے گذر کے کیا پایا
ہم تیغ بسمل سے نامہ بر سے کیا پایا
نعش او تیغ ای دل خدا سی سے کیا پایا

کیا سودا ای زلف جو ہمنے		تو سواد دسر کی کیا پایا
ای عدم رفتگان کہو تمنے		درمیان اس سفر کی کیا پایا

حاسدوں نے ظفر مری ہمسر	
پوچھو ہمیان دہر کی کیا پایا	

نہیں از بسکہ ساقی وہی جوش باران تر بہاران تہا		کہ جو قطرہ تہا میری حق مین ناپیدا پیکان تہا
نہ تہا گل دیکھکر مجکو اگر دیوانہ گلشن مین		تو چاک دسنی کیا کسو اسطی اپنا گریبان تہا
تصور مین لب لعلین کی وسکی تہا جو گریان مین		تو آنکہون مین مری ہر اشک خون لعل بدخشان تہا
شہید ایسی ہوئی ہین جسقدر اس سینہ مین عاشق کی		کہ وہ سینہ یہ تہا گویا کہ ایک گنج شہیدان تہا
ہزار افسوس ہے تو نی نہ سیر اشک گلگون کی		ہجوم داغ سی سینہ مرا رشک گلستان تہا
ڈبویا ہنس گریان نے ہماری عشق مین ہمکو		خدا جانے کہ جوش گریہ تہا یا کوئی طوفان تہا

ذرا چہیڑا جو ہمنی ذکر اوس زلف پریشان کا	
چمن مین حال سنبل کا ظفر کیا کیا پریشان تہا	

یہہ نہ دیکہا وہ بت کافر ادا کرتا ہی کیا		اوسکو ہم ڈرتی ہیں دل دیکہیں کریگا کیا خدا

مطلع ثانی

ہر قاتل ہمیشہ ہے جفا کرتا ہی کیا		موت ابہی آئی نہین تو بی قضا کرتا ہی کیا

[illegible]

ودیگر

۷

مجہی فرقت کا بنی ہی جیسا فراقتانی کا ڈہب آیا
لبسی رونی مین ایسا پریشانی کا ڈہب آیا
کیا تعلیم اوسکو ایک مدت تیری غمزہ نے
فلک کو جب کہین اتنا ستم ڈہانے کا ڈہب آیا
مقابل ہو نہ دیکہہ ای آئینہ اس چشم حیرانی
ابہی تجکو نہین [illegible] حیرانی کا ڈہب آیا
ہم ایک مدت سی وہان جاتی ہین لیکن ابتلک ہمکو
ہمین مثل خوشامد گوئی [illegible] کا ڈہب آیا
پریشان دل تہا جب تک لگ رہا اوسکی نظر [illegible] کا ڈہب آیا
[illegible] نظر مین دیکہ [illegible] کا ڈہب آیا
ابہی [illegible] ہمارے [illegible] کا ڈہب آیا
سخن کا جاننا آسان نہین ہی ایک مشکل ہی
ظفر حاصل ہو مجکو [illegible] کا ڈہب آیا

کیا تک چپ رہوں جلکی رہی سی کچھہ ہنیں ہوتا
کہوں تو کیا کہوں ونی لگی سی کچھہ ہنیں ہوتا
شگفتہ ہو گل و بلبل سی تجین لی چمن میں کل
ہنسی سی اوسکی اوسکی جہجی سی کچھہ ہنیں ہوتا
ہمارا سوز دل کم ہو چلا گریہ سی ای انکہو
ہی انسو تو دریا ہی سی کچھہ ہنیں ہوتا
ظفر بیزار ہا دکہلا ی تب تک وہ گلستان [illegible]

مطلع ثانی

ولا ہی صبری ہم بہکی سی کچھہ ہنیں ہوتا
یہہ ہم کہا بہی غلط جلکی رہی سی کچھہ ہنیں ہوتا

دیگر

دل کی جا بیٹھا ہم ای طرح ایسا رقیق
جسکی جا بیٹھا تہا مکان ہی جا تا رہا

طوفان بپا یہہ گریہ کی شدت نی کیا
خواب عدم سی کشتہ کو تیری جگا کی یار
پروانہ کو جلا کی کیا ایکدم میں خاک
تو کرتا کس امید پہ غافل ہی جمع کیا
دل کو رکہا تہا مینی بڑی احتیاط سی
مجہسی جو کچہہ کیا سو محبت نی آپ کی

مجکو ڈبو دیا غم الفت نی کیا کیا
فتنہ اوٹہایا شور قیامت نی کیا کیا
ہی ہی ستم یہہ سوز محبت نی کیا کیا
قارون کی ساتہہ دیکہہ تو دولت نی کیا کیا
کیا جانی لیکی کان ملاحت نی کیا کیا
ای مہربان کسیکی عداوت نی کیا کیا

اوس بیوفا پہ مجکو کیا مبتلا ظفر
مجہسی سلوک یہہ مری قسمت نی کیا کیا

دل تو انکو دیکی دین کا دہیان بہی جاتا رہا
دلکو بہی تسکین سی تیر نظر کی ہکا نسی
دیکہہ جاتی تہی جو ہمکو آنکہ وہ ایک آن میں
ہم رہی جب تک یار ارمان تیری وصل کا
ٹکری ٹکری ہو گی وحشت میں کیا جیب سی
پہنچی تہی خط ہمیں وہ جس عنوان سی
ٹوٹی دست جنون سی گر ہنیں زنجیر پا

دین کو صلوات ہی ایمان بہی جاتا رہا
ہاۓ دل سی تیر وہ پیکان بہی جاتا رہا
دیکہہ جانا اونکا اب ایک آن بہی جاتا رہا
جب گئی دنیا سی ہم ارمان بہی جاتا رہا
دہجیاں ہو ہو گی سب دامان بہی جاتا رہا
اب تو ایک مدت سی وہ عنوان بہی جاتا رہا
تو مری قسمت سی کیا سامان بہی جاتا رہا

مرا دل شاد ہو بری کا یہی سی کچھہ ہنیں ہوتا
مرا جب ہو کر بنا را مسکن وہ خندان ہو ارا [illegible]
مرا ای کی قطرا ایک قیمتی سی کچھہ ہنیں ہوتا
فروغ حسن سی کیا او سکا چاند نکی سی کچھہ ہنیں ہوتا
ادہر ایمان تو سوجا بلا [illegible] کچھہ ہنیں ہوتا
بیٹہہ بیٹری کا دا الفت ہاتن و ادو کی سی کچھہ ہنیں ہوتا
ہم ہنس سکا ازو ہی کا ہم او [illegible]
ہنسن ہنس [illegible] کیا ای کا ہم اوسکو [illegible]
جو دوا اولکی بنی سی [illegible]

دیگر

وہ لب جو خط لبی مشتاق زیر سبز ہو
زلال خضر سی الصاق زیر سبزہ ہو ا
ہوئی یہ جو کو ارا وہ ابکہہ زیر سبزہ ہوا
[illegible] تیر نکا مشتاق زیر سبزہ ہوا

ہیں جو وصل کی امید زندگی کی ساتہہ
تو کہا یار اپنا بہی مشتاق یہ ہر کیونکہ ہوا

تمہاری زلف کی ناگن نہیں جو زہر ملے
تو اوسکا شہرۂ آفاق زہر کیونکہ ہوا

کلام تلخ کو سن سنکی عقل حیران ہے
کہ یہہ نصیب بد اخلاق زہر کیونکہ ہوا

لبوں کا بوسہ ترے لیکی جان دینی
یہہ میری واسطی تریاق زہر کیونکہ ہوا

مرا کشندہ ہوا یار یہ سفنو نسی ظفر
یہہ اوسکا شیوہ اتفاق زہر کیونکہ ہوا

جو سوز عشق سے سینے میں ہو کبھی داغ چراغ جلا
تو جسنے دیکہا یہہ جانا چہل چراغ جلا

ہوا اگر تری حسن کا نالہ آتشبار
تو دیکہا دیکہو وہ دامان کوہ و راغ جلا

اگر نشیمن بلبل پہ تو نہ برق اکہر شاخ
بلا سے اس سے کوئی آشیان زاغ جلا

کبہی تو سینہ میں اس سوز دل سی بچ جائے
کہ دی یہہ گہر نہ کہیں آتش و چراغ جلا

بہری ہے آگ سی آتشین سی کیا سا می
کہ دی ہی جان جگر دو نوا ایک ایاغ جلا

مری روش یہہ ہوا آتش نوا اگر بلبل
تو ایک نالہ سی ہی صد ہزار باغ جلا

ظفر کسطرح کوئی شعر گرم کہہ سکی
ہزار فکر سی دی دل و دماغ جلا

دل اپنا اوسپہ جو شیدا ہوا تو ایسا ہوا
سنا ہر ایک نی یہہ چرچا ہوا تو ایسا ہوا

ہم کو تنہا یہ وصل کی آنکہہ میں نہ یا آتش
اگر وہ جو سجہ کی کلاہ خضاب جواہر تو ایسا ہوا
دیا دم مرا بہا کر وہ مرا کنار گہا در بزم میں
وہ ہم کی ستم سہا ہوا تو ایسا ہوا
دیدہ یار عجب بحیا ہی نہ مری دل کی اب
روان جو حسرت دیدہ وہ بہا ہو تو ایسا ہوا
ہمیں ضعف کی ہی نہیں اوٹہہ سکنا ہجر کی ہنس
مریض غم ترا اچہا ہوا ہزار ہو نہیں بیا ہے
یہہ ایک ہی دل کا بنا ہوا تو ایسا ہوا
کسی کی جو دوستی بجا پہر پریشان حال ہو
تا ہمہ عمر کہ پریشان ہوا تو ایسا ہوا
ہمیں زلف کا سودا ہوا تو ایسا ہوا
ویکہو
ہمیں تم کان کو تو اپنا لکو نمو بہت یاسا کالا
کبھی بار ابنی کی ہوا ہی دو ابا کالا

۹

ہیں اوسی یار کی روی عرق آلود پہ زلف
اوسکو جانا ہی سانپ یہہ بیاسا کالا
اوسکی خال لب شیرین سی تعجب ہی مجھی
ہو گئی کیونکہ الہی یہہ بتاسا کالا
صاف عارض کو تری ماہ سی دیں ہم تشبیہ
اوسمیں دہبا نہ اگر ہووی ذرا سا کالا
دل کی بازار محبت میں یہی ہی قیمت
جسکو لینا ہو یہہ لیوی کبھی دلاسا کالا
ہو تماشا ذات بزم گہ در انجمن میں نشہ سا کالا
رنگ جو اوسکی مسی کا ہی نشہ سا کالا
چشم جانان میں یہہ دوبالہ ہیں کاجل کا
دست نگارین بی ایک عصا سا کالا
عجم کی ماتم روانہ میں امام علی
سر یہ ایک یادہ سالو میں بی اپنا سا کالا

دکہلاؤ تم قریب اگر اپنی زلف
اوسکو کرے ہے دیکہی ہو صبحدم گہٹا
دریا ظفر او تر گئی اور ابر کہل گئی
اپنا نہ زور طبع تر زور قلم گہٹا
وہ بہوی میری اگر دو تین دن کی بعد آئیگا
تماشا پیچھے نظر دو تین دن کی بعد آئیگا
ہمتک اب گریہ بھی آیا دو دن مین
کرسی تک سر دو تین دن کی بعد آئیگا
خبر تو آج ہی اوسکی یہین کب وہ آتا ہے
کیسا دن بی خبر دو تین دن کی بعد آئیگا
سوچیں ہم اوس پا بخم شہید ناز کا اوس
عزیز وہ مگر دو تین دن کی بعد آئیگا
گئی وہ دن کہ وہ دو تین بار آتا تہا ایک دن
اب آئیگا اگر دو تین دن کی بعد آئیگا
کریگا کشتہان دو تین کو دو تین تو بسمل

۱۰

طبع مین ہوتی جو نسیو کی نفاست جو ظفر
تو نہوتا فلک دون کا یہہ کاسا کالا

جوش گریہ گر رہی وحشت مین اپنا ایک سا
رقص بسمل ہو کہ ہو عاشق کی دل کا اضطراب
خوش کوئی کیسا ہو ہمیشہ نہ خوشی ہی کا غم
کل مرقع مین جو اوسکی در یوسف کی شبیہ
عشق مین مجکو نہین سیر گلستان کی ہوس
ایک جلوہ اپنا دکہلا دی اگر ناصح کو تو

پاٹ دریا کا ہو اور دامان صحرا ایک سا
جانتا ہی ای ستمگر تو تماشا ایک سا
ہان مگر وہ جو کہ ان دونو کو سمجھا ایک سا
ہمنی دیکھا ایک سے صورت نہی نقشا ایک سا
ہی چمن وا در سینہ پر داغ میرا ایک سا
حال ہو جا ہی ہمارا اور اوسکا ایک سا

گاہ گرمی گاہ سردی گاہ دن ہی گاہ رات
ای ظفر رہتا نہین دایم زمانا ایک سا

نی غم گہٹا نہ ہمین سے رنج و الم گہٹا
چشم پر آب سے کبھی مژگان تر کو دیکھ
لیتا ہی ایک بوسہ پہ ہی تو بتا کی منہ
روتا ہی کون گور غریبان پہ بیٹھ کر
رنگ مسی نہین لب جان بخش پر ترے

دل مین رہا ہمارے ہمیشہ یہ جھگڑا
دریا یہ دیکھی ہو گی کبھی ایسی کم گہٹا
دی ایسی قدر وقیمت دل الضیم گہٹا
گذری ہی پر ادہر کبھی با چشم نم گہٹا
جاتی ہی اسکو چشمہ حیوان پہ ہم گہٹا

وہ قاتل جب ادہر دو تین دن کی بعد آئیگا
[illegible]
وہ کافر چشم مست [illegible] دو تین دن کی بعد آئیگا
[illegible]
[illegible]

پیدا جی ناک پر جا شمر ہوئی جسب سر اوٹہا اوٹہا ہی
بین بہی وہ مفودی جلی یار اوٹہا ہوا اوٹہا
جلا کہ شمع سان جسکو اوٹہا ہوئی مضطر سی
وہی جان خوف دل و اعدار اوٹہا اوٹہا ہوا اوٹہا
حرام ہر ایک سر عاشق پر
نظر ایک فتنہ اٹکار اوٹہا اوٹہا ہوا اٹہا
اوڑ آتا خاک اوٹہا مر اوٹہا دیوانہ صحرا مین
ہمو الا ساجو ہی ایک غبار اوٹہا ہوا اوٹہا
خدا جانی لطف کیا لرآتش سی
کس ساقی شعلہ سا یار اوٹہا ہوا اوٹہا

کیون شرم سی گڑ جای نہ شمشاد زمین پر
گلشن مین وہ سرو چمن اندام ہی آتا

آتا نہین جسدن سی وہ آرام دل و جان
بی چین ہون مجھکو نہین آرام ہی آتا

تر دامنی اوسکی ہی کہ کعبہ مین ہے جو زاہد
ترچہی سی کئی جامۂ احرام ہی آتا

غش کہا کی گری ہی مین مہتاب زمین پر
جب رات کو وہ ماہ لب بام ہی آتا

جو حق کہی ہم کیون نہ ظفر اوسکی ہون قایل
ناحق ہمین دینا نہین الزام ہے آتا

دیگر

ہم روی ایسا تو نی جو ہمکو رولا دیا
پانی مین ایک کہائی فلک بلبلا دیا

اوس شعلہ خو سی بزم جہان مین لگا کی لو
مانند شمع آپ کو ہمنی گہلا دیا

ہی خاک راہ یار کی چٹکی بہی کیمیا
یہہ عشق نے تما ہمین ایک چٹکلا دیا

ایسا نہو کہ غیر پہ کہلجای مدعا
قاصد نی میری خط اوسی جاکر کہلا دیا

سب یار کوچ کر گئی میری کہلی نہ آنکہہ
غفلت نی کیا کہون مجھی کیسا سولا دیا

تمنی کیا نہ یاد کبہی بہول کر ہمین
ہمنی تمہاری یاد مین سب کچہہ بہلا دیا

کہینچا جو نقشہ کلک تصور سی یار کا
نقاش چین کو ہمنی ظفر چین بولا دیا

جگر سی یون ہوا ہی ہر بار اوٹہا ہوا آتا
کہ ہو جسطرح سی بر ہار اوٹہا ہوا آتا

سر پر سلطنت پر بیٹہتی تا ہی ننگ اوسکو
تری کوچہ سی ہے جو خاکسار اوٹہا ہوا آتا

دیگر

نامہ بر اچہا اوٹہا دینا کہیلا گر وہ جواب
کیا کیون اوسکو نہین ہو سکو اچہا ہوا
ہوتا اگر ان مریض ہجر کو اچہا ہوا

۱۱

حرف مطلب اوسنی رکہا کو اگر کہوا اچہا ہوا
آشنا اوس بجز خوبی سی ہنو کہتی ہی تہی ہم
اوسنی گر ایدل دیا تجکو دیو اچہا ہوا
خون چکان رہتا ہی ہنتم زخم دل عشق مین
پہر ہوا اچہا نہ ای چارہ گر وہ اچہا ہوا
آہ تو مسار تہی نالہ ہے اب ہمدم ہوا
ایک سی ایدل ہوی ساتہہ اپنی دو اچہا ہوا
ہم ای فرقا کی خلش سی کچہہ نہین شکوہ مجہی
تونی پہر شوق دی دل مین جہو اچہا ہوا
جان دی ہم ای عاشق جانباز سے
فلک کی قصہ ہی سارا آج تو اچہا ہوا
تونی ایدل کیون ہوا خواہی جتائی اپنی اوسکا
ظفر ہم کا اس گر وہ شعلہ خو اچہا ہوا

جتنی پایا ہی بیان کچھ کہو کی پایا ہی ظفر
جان محبت مین اگر دی تو نی کہو اچھا ہوا

گرچہ غم فراق نی مجھکو گھلا دیا
لیکن امید وصل نی سب غم بھلا دیا

خط ہی فسادی مری قاصد نی ایک قلم
خط اونکو نرم خیر ہی جا کر کھلا دیا

ہر سو گئی یہہ طالع خوابیدہ جاک کر
ہر چند آپ گریہ نی ہمنہ ہی دہلا دیا

دل کچھہ تو نرم ہو گیا اچھا ہوا اسی
ای سوز عشق تو نی اگر ہیل بہلا دیا

اس دل کی اضطراب نی مجھکو دیا ملا
ایسا کسینی جہولی مین جیسی جہلا دیا

ہی تو حباب وار تنگ ظرف اسقدر
ہستی نی دیکی دم تجھی غافل بہلا دیا

کیا کر پی اختیار مین نہی دل ظفر
ہم ڈہل گئی ادہر جدہر اسنی ہلا دیا

وحشت سی ہی یہہ حال مری جسم زار کا
ایک خار خشک عشق کی ہی خار زار کا

مطلع ثانی

کاکل مین جو دہیان بند ہا زلف یار کا
کرتا ہی قصد ہندسی کا فر تتار کا

مطلع ثالث

مژگان مین خط وہ سرمہ دنبالہ دار کا
تار اہی ہمنی تار مونہین بہل گیا کا

جس کہدون سوز دل بیان اپنا
کہ شمع سان تک ادہی زبان کو دل

ہم ہو کے پیری ای ظفر مین
دل ہی اپنا ہے دیکہ جوان اپنا

و دیگر

عجب معجزہ گل ز نغمہ سنبل از ار کھینچی
دوہی سی کوئی ہی مرو چمن نے ولی دار کھینچی
گہڑا ہوون جو تصویر ہوون لکا دیوار کھینچی
کھینچی نقش کسی کوئی کا دیوار کہہ
و فا کا سر کسی نو اور قرار ہی کھینچی
پا کی نقشہ سینے ہی ہاتہ سے لکا پر کھینچی
جلا دیکہ جیا ہو دیکہ لینا ہے دل ہو دار کھینچی
جو نالہ اے اور ایک آہ اتنا سے ہوا
خط آئینہ سر تو پری جو دیکہا اے ظفر اوار

۱۳

قلم سب خوش نویسون نے خط گلزار پر کھینچی
ہوئی پیچ تو دل بسمل کی اے صورت تسکین
تری تصویر کو جب پیشہ افکار پر کھینچی
دل زخمی کا ہے اے ناوک دل دوز کو اوسکی
اگر چہ کہنچتا تہا اے ظفر دشوار پر کھینچا

و دیگر

نہ دہوون چشمہ زمزم سے بہی مین سکو خاک پر	مرے دامن پہ جو دہبا ہے میخانہ کی پتہر کا
اڑا دے مجھکو خاک اندہی بہی مین جوش وحشت سے	کہ جنگلی سامنے دم بند ہو صحرا مین مہر گا
اگر ہے ریشہ دوانی گر عدو او سکو لگا لو دم	ظفر رہتا نہین بہر یہان اس فتنہ کی جڑ کا

مطلع

دل کہتا یار مہربان اپنا — ہوگیا وہ عدو ہی جان اپنا
ہائے کہتی ہے یہان اپنا — کون اپنا ہی اور کہان اپنا
شوق سے تم رہو مرے دل مین — جانئے آپ اسے مکان اپنا
ہم بہرے ڈہونڈتے عبث اسکو — دل مین تہا یار دستان اپنا
پہونچ جائیگی بام عرش تلک — ہے اگر عشق نردبان اپنا
وہ کماندار گر لگائے تیر — دل کو سمجھے مری نشان اپنا
سنتے مین باغ مین گری بجلی — جل گیا ہو نہ آشیان اپنا
ہو وہ جان جہان نہ ہر گز دوست — اور دشمن ہو ایک جہان اپنا
آہ کرنے کے بہی نہین طاقت — اسقدر دل ہے ناتوان اپنا
غنچے گلشن مین ہون شگفتہ ہزار — پر نہو دل ہنساد مان اپنا

کسے رو رو کیا نہ ہری کہینچا اودا
زینہ اودہ پری اشک کی نظاہر دل
بیلو فر کا سا کوئی پہول ہے اودا اودا
ابر گریہ مین ستارے فلک بجلی قام
ماہ خورشید پہری پر بہاران کی نقاب
یار کی چہرہ روشن پہ دوپٹا اودا
صدمہ بوسہ سے لب ہوگیا تیرا اودا
لب نازک پہ پان رنگ مسی کا اودا

چاک کر ڈالا پر باہی وہ مونہ اوس سے بہی / مین غلامی کا جو لکہہ کر ظفر خط لیگیا

زلف اوڑا کر لیگئی یا چہین کر خط لیگیا / دل بغل مین سی مری کم گئی ہی کیا ہوا

سامنی قاتل کی بیخوف و خطر خط لیگیا / دیکہنا قاصد کی جرات آفرین صد آفرین

گرچہ مین سو طرح سی لکہہ کی مر خط لیگیا / اوسکی پوچہین نہ پاہتہ آیا کرے کو کہان

کیا کہون کیسا جلد قاصد کسقدر خط لیگیا

جب اوڑا کر لیگیا اوسکو تم مضمون شوق

دیگر

فلک پر داغ بر دل رشک سی ماہ مبین دیکہا

رخ روشن پہ کسکی اوسی خال عنبرین دیکہا

نظر تو عیسی پردہ غمی تو چشم تصور سے

چہپی مین بار پردہ سو پردہ و ہامین ہی پردہ نشین دیکہا

ہمین داغ محبت سکمہ خرشید مہر سیلمان سی

بدولت اسکی ہمنی بلکہیان ارمن پر نگین دیکہا

رولایا خندہ و بدان نمائی جسکی یہہ ہم جیکو

کہ ہمنی اپنا ہر اسوہ ہر ازو دشمنین دیکہا

وہ آیا بیچ کر کہ نیکو بیماری ہمنی یہہ جانا

برمین اوس جان جہان کی نہین جو ڑا اودا یا تہہ کاغذ میری قاتل کی نہ آیا اودا		ہی نہان پردہ ظلمات مین صاف آب بقا لکہنا شنگرف سی شنجونکا اشارہ میری
	ہی فلک پر ظفر اس دود جگر سی میری طرفہ جام زر خورشید پہ مینا اودا	
کہ پسینا ہی بدن پر میری آیا ٹہنڈا رکہی صندل مین کوئی زنگ کی کیا ٹہنڈا پانی اوسوقت پلائی کوئی ٹہنڈا ٹہنڈا جا بہ مین صحرا مین کہ ہی وقت سحر کا ٹہنڈا نکلیا تو نی کبہی میرا کلیجا ٹہنڈا یہہ چراغ گل گلشن ہو صبا کیا ٹہنڈا ہوگیا یونہین تڑپ کر دل شہدا ٹہنڈا		سرد مہری سی تری دل ہوا ایسا ٹہنڈا تپش دل بہی کم کر مری سینہ پہ غم کی کہانی سی یہہ گرمی ہی کہ جی جلتا ہی بیکلی جی کیونکہ نہ میخوار ہوا خوری کو ای ستمگار چلا تاہی رہا تو دل کو آتش عشق سی بلبل نی کیا ہی روشن رقص بسمل کا نہ قاتل نی تماشا دیکہا
	کوچۂ یار مین تو پہرتا ہی جسدم دم سرد ای ظفر آہ ہی ایک باؤ کا جہوکا ٹہنڈا	
کسکو دی آیا خدا جانی کدہر خط لیگیا فوق ہالہ پر تیرا رشک قمر خط لیگیا		کچہہ جواب خط نہ لایا نامہ بر خط لیگیا لیگیا جب ماہ پر تیرا رخ روشن شرف

اوسی خنجر بکف جسدم اوڑا ہاتہ اوسکی جواب بلکہ نہ سنتی ہین

سب ہی تیر ان سی ہم او سکو زہر ابتہ بہی اوسکی جہانین ظفر ہمنی دیکہا

مزا وہ سکہو سکو زہر اب بہی ... نہین دیکہا

نہ اوروں دلربا دیکہی جہان نہین دیکہا

تمہ اوس سی کا لوئی ...

دیگر

سس سی کہون ہیں ان الہ بہار ان لکہہ نہین

ہوان کسیفد ابادل و جان کوکہہ نہین

نکالوں ان ... حسرت دل ... کا ... [illegible] ... نہیں دیتا

مطلع ثانی

... [illegible] ... نہیں دیتا

... [illegible] ... ہجر ... نہیں دیتا

... [illegible] ... نہیں دیتا

صورت سی کہی دیتی ہی عاشق کی حقیقت
جوں شمع سراپا ہی زبان لیک نہ باتیں

یہان باتین بناتین ہین ہزاروں مری غمخوار
گو منہ سی وہ بی تاب و توان کہہ نہیں سکتا

کہتا ہی بیان وصف کمر کا تری مشکل
یکحرف کوئی جا کی وہان کہہ نہیں سکتا

جان لب پہ ہی پر طلب بوسۂ لب ہین
کیونکر کہون مین ہیچمدان کہہ نہیں سکتا

پر منہ سی ہین اوسی غنچہ وہان کہہ نہیں سکتا

حال اپنا ترا سوختہ جان کہہ نہیں سکتا

درد دل بیتاب ظفر کیا کہون اوس سی
ہوگا وہ نہین شکر خفقان کہہ نہیں سکتا

دیتا فریاد پہ بلبل کی ہی گل کان لگا
حال دل پر مری تو بہی تو ذرا دہیان لگا

کیونکہ حسرت سی مین منہہ چباون اپنی
تیر کو آگ مری تمنی دیا پان لگا

سوز الفت کی مری کی تری جون پروانہ
شمع رو دیتا ہی دل سوز ترا جان لگا

مونہہ سی نکلی نہ مری کیونکہ دہوان جلگی جگر
منہہ سی منہہ تیری جو دی تمنی مین قلیان لگا

نہ خبر دل کی ہی اپنی نہ مجہی جان کا ہوش
تجہسی دل میرا جسد سی مری جان لگا

مین تری تیر کی قربان کہ کمانسی تیری
جب چہٹا دوڑ کی سینہ سی مری آن لگا

کوی جانان مین نہین ورکا جانا رچہا
اے ظفر دی کوئی غماز نہ بہتان لگا

میرا ... نہیں دیتا

... [illegible] ... نہیں دیتا

جواب خط نہین دیتا ... نہیں دیتا

جواب صاف تو دیتا بلا سی اگر نہیں دیتا

مجھے ... دیتا ... کو وہ لطف میری ... [illegible]

15

ذرا آرام سی سونی دل مضطر نہیں دیتا
ظفر پیر ہی اوسکو روز دیتی مین ہجران رو دل
اگرچہ جا کی مین سب کر وہ لیکر نہیں دیتا

دیگر

کوئی ہی مجھسی نہ قربان یار پیدا ہوا
نثار اوسپہ ہی جان نثار پیدا ہوا

شکار گاہ مین آیا جو وہ شکار افگن
تو ہی ... سی ... ہی شکار پیدا ہوا

فلق جو مژدہ رسان وصل کا نہیں ... کون
... قرار پیدا ہوا

تمہاری ... سی دل بیقرار پیدا ہوا
... تو تعویذ ... [illegible]

... [illegible] ... یار پیدا ہوا

کیا ہی عشق نے یہ جبر ... [illegible]
نہین ... اختیار پیدا ہوا

کیا ہی عشق نی یہہ جبر ورنہ دلبر
ہنوا جو تیر نگہ سی دل و جگر زخمی

ہیین ہمار کبھی اختیار پہلی ہوا
تو اپنا سینہ و پہلو فگار پہلی ہوا

ظفر رہا وہ لب خوب دل و آخر
جو خاک بھی ہوا خاکسار پہلی ہوا

ظفر ہی دانش و تدبیر کا لکھا مٹتا
نکل نہ پڑتی اگر اشک دیکھکر تحریر
مٹاتا نام و نشان کرہ معشوقو نکا فلک
ہماری صفحہ سینہ سی اپنی تو خط
غنی ہی فقر کی دولت سی اہل نہیں پروا
تراش خط نہیں اوس چہرہ کتابی کی

مگر نہیں کبھی تقدیر کا لکھا مٹتا
تو خط نہ عاشق دلگیر کا لکھا مٹتا
کوئی کتابی نہ تعمیر کا لکھا مٹتا
نہیں تیری قلم تیر کا لکھا مٹتا
بلا سی نسخہ ہی اکسیر کا لکھا مٹتا
ورق ہی یہہ کوئی تفسیر کا لکھا مٹتا

ظفر سی ایک عنایت نہیں سبب قہر
شکایت بی پر کا لکھا مٹتا

لگا ہوا ہی ہماری دم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
چھٹی گا تا زندگی نہ ہمسی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
بیان کرتی ہیں قیس اور ہم ہمیشہ دشت جنون میں باہم

کہتا حال میرا اگرچہ میرا آشنای کہتا
دوس تیغ ستم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا
صاحب کرم سی کہین کا جھگڑا کہین کا دکھڑا

جو دل لیتی ہی پہر ہو بیٹہ وہ کہیل نہین

نوبہار اس کا ہی جی ظفر نام و ننگ کا جوڑا

ہوا حاصل تجہی کیا تو کنار غیر مین ظالم	کنارے گور کی کہینچو اگر بلوچی جا بیٹھا

گیا تہا دل کو کیا ہوچکا ای بے گوشی اثر پر

کہ مین تو آپ ہی اوسکو ظفر ہو چکا کی جا بیٹھا

قاصد نہین یا تہہ کبوتر نہین ملتا	جاتا ہی کوئی تو ترا گہر نہین ملتا
مر جاؤن گلا کاٹ کی مین ہجر مین اپنا	پر کیا کرون ظالم مجہی خنجر نہین ملتا
آنسو ہی مری چشم مین وہ گوہر نایاب	دریا مین بہی ڈہونڈہو تو یہہ گوہر نہین ملتا
یہہ جوش بہار اور یہہ گل اور یہہ سبزہ	پر حیف کہ ساقی ہمین ساغر نہین ملتا
کردی ہی مجہی ابر تنک بری مین اشجر	دنیا مین کوئی ایسا فسونگر نہین ملتا
شیرین ترا بوسہ نہین ہوتا کہ جو اوس	دشنام سی کچہہ قند مکرر نہین ملتا

اوس شوخ ستمگر کو جو دیتی ہو ظفر دل

کیا اور جہان مین کوئی دلبر نہین ملتا

تری بہوین ہین عجب تنگ دنگ کا جوڑا	یہہ تجہہ حسن مین ہی ایک نہنگ کا جوڑا
سوائی ہر تر قضا جہان مین نہین	تری نگاہ کی مرغ خدنگ کا جوڑا
وفور گریہ سی دنرات ہین اون دریا	یہہ دونو آنکہین ہین کیا جون کلنگ کا جوڑا
ڈری نہ کیون تری گیسو سی دل کہ ساتہہ ہو	بری بلا ہی یہہ ایک کالی زنگ کا جوڑا

۱۷

دیگر

پوچہا یہہ کسی باعث رنج و تعب کا کیا ہی

اوپر دود مین گرکوی شرر آہی گیا
چاند تارون مین بجلی کو نظر آہی گیا

مطلع ثانی

ہر مین خورشید کی گویا کہ قمر آہی گیا
جام می مین رخ ساقی جو نظر آہی گیا

دیگر

کون اسکا سکہ تری درنگ
ہما ظفر خوش نصیب آپہونچا

مطلع ثالث

جبکہ ہستی مین عدم سے بہیدہم آہی گیا
جو پس پردہ ہتا وہ پیش نظر آہی گیا
مین گیا باغ مین بے یار تو ہوی اگلی سی

نگاہونکی کہان تیر نگہ دل گم ہی سینہ سے
پھنسی گا طایر دل کیونکہ دام زلف مین فر
نہ اونکو نیند آئیگی اونکی ہمنشینونکو
دکہائینگی ہجوم داغ جب ہم عشق کے دولت
اگر قبلہ بہی ہوگا تو نہین کرینگی ہم سجدہ

فسانہ تب لگیگا جب نشانہ روبرو ہوگا
نہ در گوش سی گر آب دانہ روبرو ہوگا
بیان گر عشق کا میری فسانہ روبرو ہوگا
نہ ہرگز مال کچہہ اسکی خزانہ روبرو ہوگا
نہ جب تک اوس صنم کا آستانہ روبرو ہوگا

ظفر کیا جانی فسان کیا حال ہوگا دردمندونکا
جہان میرا کلام عاشقانہ روبرو ہوگا

پاس اونکی رقیب آپہونچا
زندگی دی چکے تھی ہم کو جواب
دیکھ لے گل کو تو کہ وقت خزان
خال بینی ہے وہ کہ منبر پر
دل بیتاب بے ادب ہوا
جب صف آرا ہوی سپاہ الم
باری گر پڑ کے قافلے والو
تیر سے بیمار کے اجل آئے

ہای دشمن قریب آپہونچا
پر پیام حبیب آپہونچا
سر پہ ای عندلیب آپہونچا
پہر خطبہ خطیب آپہونچا
عشق ایسا ادیب آپہونچا
نالہ بشکر نقیب آپہونچا
اتنو پہہ ہے عزیب آپہونچا
تو وہ جانے طبیب آپہونچا

دم مرا ناک مین آی یار او بھی نہ آیا [illegible]
ایک یہ مین [illegible] مضمون
دشت وحشت مین جو مین [illegible] آی پس
[illegible] تی بیابان [illegible]
اپنی [illegible] آی پس
[illegible] قاصد [illegible]

شمع [illegible] حکم [illegible] آتش دل [illegible]
اپنو [illegible] مین [illegible]
ہوی [illegible]
[illegible]
[illegible]
ایسا ہوا [illegible]

جو خال رخ سی مقابل ہوا مری آنکھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ظفر نہ دل [illegible]

و دیگر

[illegible]

دست بردار ہوں کیا دلبر سنگین دل سے	ہاتھ پتھر کے تلے اپنا ظفر آ ہی گیا

عشق ایک تیغ الم ہی تیغ حسرت پر لگا	دمبدم تازہ جراحت ہر جراحت پر لگا
منہ سی کچھ کہنی کی اب حاجت نہیں دلگی تو	تیری آنکھوں نے لیا اسکو اشارت پر لگا
جب کبھی لگا تو یہی دل کا لگانا ترک کر	دل مرا کاہیکو ناصح اس نصیحت پر لگا
کسطرح عشق مجازی کا ہو پایہ بلند	نردبان دستیاب ہی یہہ بام حقیقت پر لگا
کشتہ ہوں اوس کے قد پر سکو یہہ معلوم ہو	دو ہاں سر دیار دمیر تربت پر لگا
کچھ کہو لیکن سنی کان ملاحت ذکر کیا	کان دستیاب ہی مگر میری شکایت پر لگا

پانو پر قاتل کی اوڑ کر پہونچی ہی عاشق کا سر	اے ظفر دیتی ہی شاید کچھ محبت پر لگا

جگر کی داغ پہ اشکونکو میں ریل دیا	کہ یعنی جلتا نہیں ہے بغیر تیل دیا
وہ میری عاشقی کی جانبکو کھیل جانتی ہیں	سکھا یہ انکو خدا جانے کسنی کھیل دیا
نہ گرتا آگ میں پروانہ کسطرح اے شمع	کہ شوق وصل نی تیرے اوسی دھکیل دیا
ملا یا خون کی آنکھوں میں عشق نے میری	الہی آگ کا پانی سی کیونکہ میل دیا
ہزار بار دیی موتیا کی اشکوں نی	پر اوسنی ہمکو نہ ایکبار رای بیل دیا

[illegible]

۱۹

[illegible]

و دیگر

[illegible]

ہوا ہے نور کبھی تو مہ کی جیا کا
ہمہ روز ابر ہی سا کہ عجب تاثیر کا دن تھا
مجھے تھا ناز جسکو آج ہی تحت تقدیر کا دن تھا
کہاں یہ امتحان تیر تیغ و شمشیر کا دن تھا
الم و رنج غم مفتون ہمارا وہی جگر کا دن تھا
تری دن اس دل دیوانہ کی تدبیر کا دن تھا
فقط کی زلف تھی اوسکی یہ زنجیر کا دن تھا
رخ روشن ہی تو وہ عالم تصویر کا دن تھا
پہ مجھے تھا پانی تھا بلکہ مجھکو جان لب تھا میں
نہیں آج ای عیسی نفس تاثیر کا دن تھا
کیا جو چاہا وہی اور کچھ بہ میں بھی کم
رہی خاموش کیوں آج اے ظفر تقریر کا دن تھا

سنبھلکر ذبح کرنا تو گر اس صید محبت کو
تڑپتا دامن پہ خون عاشق مضطر سے نہ ہوتا
لب زخم جگر میرا دم تشنہ لب قاتل
اگر ہوتا تری آب دم خنجر سے تر ہوتا
بغیر از تیر باران نگاہ ہو کس طرح دلکو
نہیں یہہ مزرع خشک بیابان مینہ تری سے ہرا ہوتا
یہ از حلوائے تم ہوتا ہے اِن خشک بیلی و نکو
کلیجا مالداروں کا جو پانی نذر سے ہوتا
زبان پر ہے جب تک نام ساقی کوثر
ظفر گویا دہن ہی تیرے کوثر سے تر ہوتا

جنوں مجنوں سے تیرے ہاتھ کو گھبرا کے پہاڑ کر چھٹا
بچی کیا اسکی پاہو سے یہہ بچی چھپا کر چھٹا
مقرر دل پہ یہہ مار بیٹھا تیرا حلقہ گیسو
یہہ بھی مار سیہ کافر بلا یہہ پہاڑ کر چھٹا
بہت تھی در نخل خشک تر اس باغ سے لیکر
مجھے کو شعلۂ برق بلا کچھ بار کر چھٹا
نہیں خال سیہ ملتا تری رخسار گلگوں سے
یہہ بھونرا گل سے ہی کیا پایا ہمیشہ کار کر چھٹا
ملا با دل سے یا دل کیا اگرچ کر دیکھا ہے سا
یہہ پیل مست پیل مست سے چھنکار کر چھٹا
تری دامن پہ جو شگس بن مر گئی رستہ ترتب
نہ بچی جھاڑ اپنی دیکھ دامن جھاڑ کر چھٹا
ظفر نے آستان چھوڑا نہ اے پردہ نشین تیرا
رہا در سے تری دربان کو وہ گھبرا کر چھٹا

یہ تحقیق ایک مرگ عاشق دلگیر کا دن تھا
کوئی تبلاتا جمعرات کوئی پیر کا دن تھا

دیگر

وہ نہ تھی
میں ہی نہ تھی وہ پرستی میں مرا
۳۰

جو نگاہ مست ساقی کی بری مستی میں مرا
دل گرفتہ ہی کیا غنچہ [illegible] خوب برا
بیکسی پایا کل [illegible] ہستی میں مرا
خاک اور [illegible] میں کل [illegible] آباد
کی بلندی میں اور [illegible] پستی میں مرا
ای ستمگر [illegible] دونوں میں مرا
سیاہی کا زخم [illegible] باران ساقیا وہی
دیکھی [illegible]

[illegible]

دیکھیے

چہرے کس کے میری آنکہون میں بنتی گئی تصویر ہائی وہ فاضل
نہ ہوتی زار جو تیغ عشق کی اوس سے کیا کر مرا دو سکتا
بس سبب بھی ہم ہمسے بری دل میں کھینچا
حصہ بہ ہفت کہ ہو یاری پر ترا رنگ ہو ملا
دیکھیہ
اوس ہی کی صدا کہ ہر دلہن ہوتا
جب تک ہو خدا ہیں نہیں ہوتا

مطلع ثانی

کیا ہر ایک ایک پر ایسا ایک ہیں ہوتا
جو شئی ان میں اوسکا ہی ہوا ہیں نہیں ہوتا
اپنا دل صد اس عشق سی کیا کرا ہیں
کا صلیغ جو تنگ سوا پہر نہیں ہوتا
لوانی کا ارادہ پہر مری قبل کی قائل

تصور میں بھی بات اوسکا نہ ہمسے بات ہی کھینچا	ابھی اوسی ہمسے انکو سن بات میں کھینچا
وہ نی پروانہ آیا اور ہمنے انتظار اوسکا	خیال آمد آمد میں سحر تک رات ایسی کھینچا
گہرا اسکو نکی دولت تابمنا ہو دست غم کھینچا	کب اپنا ہاتہہ ہمنے عشق میں جرأت سے کھینچا
گہر آیا گہر نہ دشمن کا کہ ظالم دیکھ مرجاتا	مری گہر یہ نی گو عرصہ علیٰ برسات سی کھینچا
بلا دو الا فلک کو بہی دل بیتاب سے میری	جو شب گہبرا کی نالہ سحر کی آفات سی کھینچا
مرا دل مرغ دانا تہا نہ پہنستا پر خدا جانے	تری زلفون نی اسکو جالین کسی آفات سی کھینچا

ظفر کیا پوچہتا ہی وس صنم کا مجھسی تو نقشہ
کہ ہی وہ تو خدا نی آپ اپنی ہاتہہ سی کھینچا

نہ پوچہو ہمدمو تم ان جہان میں آکی کیا دیکھا	کہ جو دیکھا یہان ہمنی تماشا ایک دیکھا
جو کچھہ لکھا تہا یہ ہستی میں وہ اپنی پیش آیا	بہلا تہا سو بہلا دیکھا برا تہا سو برا دیکھا
کہا ق وہ حسین اور ہم کہان وصل کو ہرگز	مگر ہمنی کبہی تہا ایک یہہ بہی خواب سا دیکھا
نہ دیکھا آنکہہ اوٹہا کر پہر ہلال عید کو ہمنی	تری جو ابروئی خمدار کو اسے تقادیکھا
کیا دیوانہ ہو کر جا کے گل نی پیرہن پہاڑ	چمن میں تجکو جس دم اوسنی ای گلگون قبا دیکھا
جو آیا دلمیں دیکھی صفا منہہ پر کہدیا اوسکے	نہین آئینہ سی کوئی زیادہ باصفا دیکھا
بہایا ہمنی رو رو کہ جو دریا اپنی چشمون سی	تو پانی پر فلک کو ایک جیسی بلبلا دیکھا

۲۱

آتی نہین جب تک کہ قضا کچھہ نہین ہوتا
چارہ مری بیمار کا ای رشک مسیحا
ہر چند دوا ہو کہ دعا کچھہ نہین ہوتا
کرتا ہون میں آہ و فغان پر اثر اوسکو
لیا جاتی کہ ہوتا ہی پا کچھہ نہین ہوتا
جب تک کہ نہ ہو تیر کی وہ نمک زخم جگر پر
معلوم محبت کا مزا کچھہ نہین ہوتا
کو شغل میں آئینہ کی مشغول ہو صورت
وہ دل ہو جب تک کہ صفا کچھہ نہین ہوتا
ظلم و ستم و جور ظفر ہاتہہ سی اوسکی
عشاق وفا پیشہ پہ کیا کچھہ نہین ہوتا
ہم اپنے دیکھے آپ سحاب ہمی یا
شاہ ای ہاتہہ میں جام ہم اب ہمی لیا
بہنی کا ہو کیا اثری ایک ہو
حجاب تر ای حجاب ہمی یا

مطلع ثانی

سحر جو بام پہ آئی وہ مہ عذار چڑھا
تو آفتاب کو تپ ایک تپ بخار چڑھا
غضب کیا تری نظر و پنہ آہ چڑھتا تھا
دیا جو وسمی ہمن تو تپ نون او تار چڑھا
پھر ست کیسی میں نار شعاع مہر کو دیکھ
کہ ہے یہم کی طرح پہ بہی تار چڑھا
تصور قد دلدار میں مجھی اے عشق
خدا سی ڈر کہ نہ سولی پہ بار بار چڑھا
رہے ہی مصحف رخ پہ جو تیری زلف قدم
نہ اتنا سر پہ ہی ادب کو یار چڑھا
نشانہ کرکی مری مرغ دل کو اوسنی کہا
کہ آج داو پہ ایک عجب شکار چڑھا
دل ہے شتہ کی مری جو ہوا وسی آ [illegible]

فزون تہی انجم افلاک سی بہی کچھ دلسی
لکھا نصیب کا یہہ بہی کہ نامہ بر سی نہ بچ
کہوں جو اپنی کہانی کہی کہا انکا مول
وفور اشک ہنہیں منہہ پہ شرم عصیاں سی

جو داغ ہائی جگر کا حساب ہمنی لیا
جواب نامہ کی بدلی جواب ہمنی لیا
یہہ درد سر ہو میں ہنگام خواب ہمسی لیا
یہہ پردہ ڈال نشکل نقاب ہمنی لیا

ظفر دیا جو دل اوس کافر ستمگر کو
تو مول جانکی لی ایک عذاب ہمنی لیا

ہنہیں کہلتا تیونکا عشق مولا کیا دکہائیگا
ہمیں آغاز الفت نی جو دکہلایا سو دکہلایا
دل اوس بیداد گر کو دیکی قسمت آزمائی ہے
نہ تہا جو دیکہنا ہمنی سو ان آنکہوں نی ہو دیکہا
ہمیں یہہ کچھ تو دکہلایا ہی ہو مشہور سودائی
عمل ای نفس دون ہمت نہ ایک اچہا ہوا تجہسی

کوئی دنیا ہمیں یا گہر خدا اکا کیا دکہائیگا
مگر اب دیکہئی انجام اسکا کیا دکہائیگا
ہمیں اوسکی عوض دیکہیں یہ صبا کیا دکہائیگا
زمانہ اور کوئی اب تماشا کیا دکہائیگا
سوا اسکی تیری زلفونکا سودا کیا دکہائیگا
کہیں گے وہاں جو کل تجکو کہ دکہلا کیا دکہائیگا

ظفر بیٹہی ہنر میں دیکہی بہالی ہم زمانہ کی
ہمیں اگر ہنر کوئی پہر اپنا کیا دکہائیگا

نشہ یہہ تیری محبت کا مجکو بار چڑہا
کہ حسین دیکہا مجھی اوسکی ہی خمار چڑہا

[illegible]

چشم گریان سی جو تر مندہ نہین
بلہوس کیا لاسکی گا تاب عشق
دل کا آئینہ ہماری کیا عجب
غم ترقی پر یہان ہر روز ہے
مرتبہ ہووی سخاوت سی نکم

ہی بہ نسبت کسلئی تہم تہم گہٹا ذ
انس جگہہ روز تن رستم گہٹا
دمی اگر کچہہ قدر جام جم گہٹا
کوئی ایسا ہو جو دی یہہ غم گہٹا
آج تک کب رتبۂ حاتم گہٹا

چل رہا ہی آج دور جام سے
بزم ایسی مین **ظفر** جم جم گہٹا

نکر انکار بوسی پر ابہی ہجا ابہی رہجا
مجلکا دینگی ہم لکہہ کر ابہی رہجا ابہی رہجا

مطلع ثانی

جو وہ کہتی ہین بوسی پر ابہی ہجا ابہی رہجا
نکر جانی مین ہجان حزین اتنی تو یہہ جلدی
تیری جلدی مین ای قاصد رہا جاتا یہان مطلب
کوئی دم اور باقی ہی بلا میری بلا لین
تجہی جلدی ہی جانیکی اجل جان چلی جاتا
خدا کر یا ہی کیا تو دیکہہ اوسکی نخوت

یہہ دم دیتی ہین کہکہہ کر ابہی ہجا ابہی رہجا
کہ شاید آئی وہ دلبر ابہی ہجا ابہی ہجا
مجہی لکہنا ہی یک دفتر ابہی ابہی ہجا
عدو کو اوتب کا فر ابہی ہجا ابہی ہجا
ٹہر کر اور بہی دم بہر ابہی رہجا ابہی رہجا
نہ گہبرا ای دل مضطر ابہی ہجا ابہی ہجا

۲۳

دیگر

[illegible] یاد رکہنا
اوسی آئینہ روکی یاد رکہنا

مطلع ثانی

ہمین اوس جنگجو کی یاد رکہنا
اوسی ہر دم عدو کی یاد رکہنا
کرنی کتنی کہی ہی باتین
یہہ تیری گفتگو ہمسے کہ یاد رکہنا

نہیں غزل لکھی کی جائے تا دے
کی تم نے اس راہ میں راہرو کیا
مری چاہتا ہے جو انتقام اے دل
قہر روز اوس تیغ کی زخم خو کیا
ظفر ہم تو فارغ ہوے جانے میں
بسر ہو گئی زند گی چین سو کیا

دیگر

جو اس کو چاہیے دی نہ اتنا ہی بکی جا
ناصح تری بک بک سے تپیں بکتی ہی
اب دیکھیے کیا ہوتا ہے نقد بر کا لکھا
خط لکھ کے تو میں نے خط کو ہی بھیجا
محفوظ خدا عشق جگر خوار سے رکھے
یہہ وہ ہی کہ کیا جائے ہے ایک دم میں کلیجا
وہ میں ہی کہ احوال مرا پاس بٹھا کر

خدا کے واسطے اے چشم پر نم	ہماری آبرو کی یاد رکھنا
بھلا یا غیر کی خاطر سے ہم کو	یہہ اپنی بدسلو کی یاد رکھنا
کسی کی دل کہ آپ خنجر یار سے	کچھ تشنہ گفتگو کی یاد رکھنا
محبت مین دلا ہر جائیون کے	یہہ گردش کو بکو کی یاد رکھنا
ہماری یاد گر ہو لا بلا سے	پر اے ظالم عدو کی یاد رکھنا
کیا گم آپ کو اور تجھکو پایا	مری اس جستجو کی یاد رکھنا
دل صد چاک کو مت بھولنا تم	ذرا اسکی رفو کی یاد رکھنا
نماز صبح سے تو بہ زاہد	زیادہ ہی سبو کی یاد رکھنا
شب غم کی سحر جائے جو اے دل	اوسی خورشید رو کی یاد رکھنا

ہوا سب کچھ ہو لا کر ایسا شیوہ
ظفر دل مین کسو کی یاد رکھنا

دلا گالیان اک بوسے پہ نو کہا	جو تو بوسے مانگے تو دشنام سو کہا
جو اے مہ جبین تیری ابرو دیکھا	کیا پھر نچ پر رشک ہی ماہ نو کہا
ہوے شمع ستان ہم جو کہل کہل کی آخر	لگی تجکو ان شعلہ رویون کے لو کہا
حسینان پنجاب کا عشق اے دل	نہ سو کہا سمجھنا کہ او کہا ہی او کہا

۲۴

جو ووے دی بیج کہیون کہ چل دور پری کا
اے باد صبا کہیو کہ میں کہنا سانا ہون
وا تیرا اور اک کہیے اوس کو چہ مین بیچا
نظرو جو ہوتا ہی عیار دل جانان
اک دل ہی تیرا لکھنے سے جانب نظر ہی جا
اک دل مین جو امنا ہی تیری قاتل
دل جا مین جو انسان پر ہی پری کا جا
دل دیہہ پر سکو ہی روی زمین پہ تیرے کی چوٹ نہیں کا
اوس یار من تا بان کی زلف سی کالا
مہنا پر سی کی جتنے مین ہی لوٹ ملنی لب سر ہی کا
معدو سی بن کے جو تیری ساقی اودون ابر ہی کا
خدا کی قسم جمن تو ناز و ادا ہے
خدا کی تیغ ہی بات بیچا ہی وہ بچا ہی
کہنا ہی ظفر سو ان بیٹھنے مین بیٹھی عیو بچا
حسینان مین کسیون نہ ایک بار بیٹھنے مین بکا
جو بیچا ای صف مینون بیٹھنے مین بکا

بوی گل کا ایک غنچہ مرا جو غنچہ مین سر کیا
بیتاب ہو کے بوئی تری غنچہ غنچہ مین سر کیا
غنچہ نہ ہوئی جو چہپا کی وضع سے غنچہ مین سر کیا
جو بہار ہی اب جو بلبل کی غنچہ غنچہ مین سر کیا
کل نہین ہوا جو باغ کی گلشن سے غنچہ مین سر کیا
ہی کہ بہتی سی غنچان ہی اپنی دن مین سر کیا
کہ غنچہ کا ہی جو اپنی تن مین غم سے غنچہ مین سر کیا
کام ہو دین مدام ہو رہی غنچہ مین سر کیا

کیا عجب گر انز جوش جنون سی پیرہن گ
ہو جدا ایک سی ایک اپنی کفن کا تاگا

نہ سیا جای کبہی زخم دل مرغ چمن
ہو نہ جبتک رگ گلہای چمن کا تاگا

زاہدا کہتا ہی تو رشتۂ تسبیح جسی
یہہ بہی ہی دام فریب ورنہ تری فن کا تاگا

سانپ بن بنکے مجہی کاٹتا ہی بن تیرے
شب ہر ایک بستر اندوہ و محن کا تاگا

مرغ دل جای کہان جب ہو پڑا گرد بہر
ہمدمو عشق بت صید فگن کا تاگا

کہکشان کہتی ہین جسکو وہ نظر آتا ہی
اے ظفر جامۂ گردون کہن کا تاگا

ذرا ہی تار جو ساقی شراب کا ٹوٹا
نشا ہی ساتہہ ہی رند خراب کا ٹوٹا

بہم شکست و درستی ہے بحر ہستی مین
وہین بنا وہین ساغر حباب کا ٹوٹا

ہزار ابر گہر بار کا بہی زور گہٹا
نہ تار اشک ہی چشم پر آب کا ٹوٹا

جو ٹوٹا ہاتہہ سی ساقی کی آج ساغر مے
تو مست بولی کہ جام آفتاب کا ٹوٹا

شکست دل کا لگا حال مین جو لکہوانے
قلم دبیر کتابت مآب کا ٹوٹا

سرود نالہ کی آگی ہی بی سرا سیا
کہ تار ہی تیری مطرب رباب کا ٹوٹا

ہنین ہی رنگ شفق آسمان پر پہیلا
ظفر یہہ شیشہ ہی صہبای ناب کا ٹوٹا

۲۵

مست کہتی ہین کہ ای ساقیا جم گیا
میکدہ مین ہو یہہ بکنے ہمارا جام گہٹ گیا
ابر کو تو پانی پانی سی تیری گریہ نی کیا
ابروی بحر ہی ای دیدۂ پر نم گہٹ گیا
رتبہ اوسط ہی بہتر ہی ہماری واسطی
نہ بڑہا اتنا نہ تو ای رونق عالم گہٹا
آئینہ مین عکس افگن ہی جو وہ زلف سیاہ
دیکہتی دریا پہ ہین چہای ہوی ہیں ہم گہٹا
عاشق زار معصیت سی ہو جو وہ لکا
کیا تعجب دی اگر وہ قدر جام جم گہٹا
عارض پر نور پر دیکہی جو وہ زلف دراز
پہیل گئی ہی رات اور دن یکدم گہٹا
چہرہ کی رو ز روز بڑہتی گئی ہیں ہر بات
پر نہ زور طبع اپنا ای ظفر یکدم گہٹا

جو خط کاہ کہکشان سی لگی ہوئی ہی کمند
رہی کون کی یہہ آسمان پر چڑہتا
نہ بر چرخ لکہو کی ہی دیوان پر چڑہتا
تجہہ سی جو وہ ابی مکان پر چڑہتا

دیگر

جو ہمین ہی ہمی زیر آسمان دیکہا ہوا
کون سا ہی ہیچ نقش ماہ دیو مین ظفر
وہ ہمین ہیک صبا کا ہی مکان دیکہا ہوا
قاصدون ہیہ کہا جو خط وہان پہنچی

گیا جو زیر زمین آدمی تو ہی اوسکا
عبار صفحہ نام و نشان پر چڑہتا
سبک روی کی ہی تم ہون گئی نظر پہ چڑہتا
گرچہ تن ہو شعبدہ گر ریسمان پر چڑہتا
شب چہار دہم پیش عارض جانان

۲۶

اگر رہا ہون جہان کچہہ ہی تیرا کار کہنا
ای ہمنفسو اوس ستمہ خوبان سی احوال
کہتا ہی کہا دلکو نہ مل سنگ دلونسی
اوس پردہ نشین سی محبت ہی جو تجہی دل
مستی پندار مین یہہ مردم دنیا
ہمنی ہی کیا عہد کہ درد دل بیتاب
جیکی سی میرا خط اوسی دیکہو قاصد
منصور کا تہا گرچہ حقیقت مین سخن حق

بہتر ہی وہان کہنی سی سو بار نہ کہنا
خلوت ہی مین کہنا سر دربار نہ کہنا
کم بخت نی مانا میرا زنہار نہ کہنا
یہہ بات سر کوچہ و بازار نہ کہنا
بہولی سی بہی یہ دل آہنین سنیار نہ کہنا
مرجانا مگر تجہسی ستمگار نہ کہنا
کچہہ منہہ سی خبردار خبردار نہ کہنا
گر پوچہی حق تہا اوسی زنہار نہ کہنا

کہتی ہی ظفر اپنی طبیعت شعر اسی
دیکہو میری اشعار یہ اشعار نہ کہنا

دوست و دشمن ان آنکہونکا یہان دیکہا ہوا
لیکی دلکو جاتی تو جہوری اگر امکان کیا
کوچہ جانان کو ہم تو دیکہہ آتی رہ مین
حضرت ناصح نصیحت کیون مجہی کرتی ہی آپ
کیا
ای پری جاتی کیا اوسکو نظر آجاتی ہی

یہہ نظر کب جو کسی ہی جہان دیکہا ہوا
خوب ہی ہمنی تجہی ہی گلستان دیکہا ہوا
واعظا تونی بہی ہی باغ جنان دیکہا ہوا
تمہی گر ہوتا اوسی اہی مہربان دیکہا ہوا
صاف دیوانہ ہی تجہی جیسی جہان دیکہا ہوا

زمین نظر پہ جہان پر چڑہتا
تری نازکو کی ہوتی نہ تاب ہر ہری
کہ جیسے کوئی خنجر ہو سان پر چڑہتا
ظفر دو شعر اور ز جان کا ہون ہر ہری
ہو ہی ہی ہیچ جو ہر ز زبان پر چڑہتا

دیگر

دوش ستم چشم مین جو زیب فرا طوطیا ہوا
ای کا بشکہ دل ابی جا ملی مرا طوطیا ہوا
ہر رات دود آہ میرا چشم ماہ مین
وقت ہی سی جا مین ہی ابری کا ماہ بہا طوطیا ہوا
تیغ جہ نگاہ مین ہی ابری کسا صفا طوطیا ہوا
سنگ فسان ہی چشم تری نگاہ تو ہی چشم بر غزال
وحشی چشم ہی پیہ ہی بولی
اپنا غبار بعد فنا طوطیا ہوا

دشت الفت کی ہمین دن جو وہ بہت لی ہمین

اے ظفر سیحون ہی کا ہی کہنچا یا تیرا بلوا رہتا

دیکھ

جیحون کی سی گریہ اصل میری وہ جیسے نہ دریا رہتا

سیحون سی ہو ادہم ہی سی منہ پر ... [illegible]

تیری جسم کی جبین میں نازل ای مرو جوش چکل

بیٹہا وہ بیمار ہی پہلو میں ... [illegible]

کہیا ایکی حالی پیہ ... [illegible]

بہا کشتہ کسکی انکہہ کا مین جو مرغبار		ہی چشم آہونمین یہ صبا طوطیا ہوا
ہم قتل ہو گئی تیری تحریر پر سر سی		چشمون ہماری تیغ بلا طوطیا ہوا
دود جگر سی میری زمانہ سیاہ ہی		آنکہو مین نور پہر بجا طوطیا ہوا
	خاک قدم سی یار کی پہر ظفر سفید	
	کب پہر درد چشم دوا طوطیا ہوا	
عمر بہر کیون نہ ہمین لطف کا سودا رہتا		بہہ وہ ہی ہوت ہمیشہ ہی جو لیتا رہتا

مطلع ثانی

ہی تصور جو ہمین زلف سیہ کا رہتا	آگی آنکہونکی ہی دن رات اندہیرا رہتا

مطلع ثالث

ہی مجہی دہیان اوس ابرو کی تیرہ کا رہتا	تو مری دل مین ہی کانٹا سا کہٹکتا رہتا
کہوتا ہی جو رخسار پہ تو زلف دراز	تو نہ پہر کچہہ ہی وجود شب یلدا رہتا
آگی اوس قامت موزون کی جہکتا تہا	سرکشی سرو کی دیکہو کہ ہی سیدہا رہتا
دل پر آبلہ کو میری جو دیکہا ہی تو ہی	دانتو مین خوشہ انگور کی انگار رہتا
ننگ آتا نہ اگر وہ تیری بیمار وسی	جا کی کیون چرخ چہارم پہ مسیحا رہتا
وصل کی ہوتی نہ امید اگر تو ہرگز	تیرا بیمار غم ہجر نہ جیتا رہتا

نازک ہین ایسی ... [illegible]

نازب ایک عہد پہ ... [illegible]

نا مین تیری ساقی پیاس کی ... [illegible]

اپنی بیون لگتا ہی جو ابو جہل [illegible]

پہر سادہ لوح ایک جو بہار کی ہوائی خانہ خدا

جا و ل مین یا الہی یہ ... [illegible]

۲۷

تو اسکو نہ گلدہ نہ بت نہ گل بنا

آواز تو نسی گا نہ دیہی کا گریہ تو

ہم گردیا اور اسکی ظفر متصل بنا

دیکھ

ابرو کا تیری شب جو اوسی کچہہ خیال تہا

کیا کیا فلک پہ رشک سی گتا ہلال تہا

دیکہا جو ماہ کو تیری عارض کی روبرو

بی رونق ایسی آنکہو مین اوسکا جمال تہا

تہی دہان صبا سی جو نقو تکی بال بہی

بہان پیچ تاب رشک سی جیسا وبال تہا

ہونا تہ کیونکر ای مہ کامل تجہی زوال

باعث تیری زوال کا تیرا کمال تہا

بعد فنا ہی عشق نہ نیم تن مین بہان

اندوہ و درد و رنج ہی دل مالا مال تہا

عشق اگر اودھی بت ہوش ربا کا ہوتا
مورد قہر خدا بندہ خدا کا ہوا
طرفہ تماشا ہی ہے ادب عجب ہم سے
تو نے تو مارا تجھی نام تف کا ہوا
شیخ کی تمنداری کہ ہوئی خاطر نشان
دل بہ تیر اپنا ہدف تیر جفا کا ہوا
آئینہ کو ہو گئی اور جلا جس سے ہے
دیکھی وہ لالہ رخ اہل صفا کا ہوا
قتل جو کرنے میں وہ دست حنائی تجھی
خون کا ہی پیاسا میری رنگ حنا کا ہوا
ملک بقا کا جسی دربان زرا لگ گیا
پھر نہ وہ پابند اس ملک فنا کا ہوا
آنکھ کو پٹی کی ہمکو تماشہ نظر
کھل پھر جو غبار اوس کف پا کا ہوا
مانگی دعا وصال و ... بار در ... تاثیر
... ادعا کا ہوا

فرعون نے خدائی کا دعوی کیا جو تو نے	دیکھا نہ اے صنم تیرا جاہ و جلال تھا
امید روز وصل میں کچھ زندگی تو تھی	اپنا شب فراق میں جینا محال تھا
کٹتے میں دل سے ہجر میں ہم کر کے یاد ہم	کوئی زمانہ وصل بھی خواب و خیال تھا

بخشش طفیل شاہ رسل اپنی ہو گئی
ورنہ گناہ گار ظفر بال بال تھا

عزیزو کام نہ کسکا یہاں بنا بگڑا	ہماری پیش نظر ایک جہان بنا بگڑا
ہماری دود دل داغ داغ سے ہر روز	ایک آسمان تہ آسمان بنا بگڑا
رہی بہار چمن ہی سے لعنت اے صیاد	ہزار بار میرا آشیان بنا بگڑا
فلک کی ہاتھ سے بازار دہر میں اگر	نہ کون باعث سود و زیان بنا بگڑا
ہمارا دل نہ بگڑتا کبھی صنم تجھسے	رقیب جیسی ہزار ارزدان بنا بگڑا
بنا رہا جو کوئی ہمنشین رہا اچھا	اور اوسکی بزم میں کوئی جہان بنا بگڑا

مزاج اونکا بگڑتا نہ اے ظفر مجھسے
زیادہ اونکا جو میں مدح خوان بنا بگڑا

کشتہ جو قاتل تیری آن و ادا کا ہوا	پھر نہ وہ منت پذیر تیغ قضا کا ہوا

مطلع ثانی

اے ظفر اونکا ثنا خوان ادا کا ہوا
نہ سنا ... آشنا ... ہوا اپنا
نسبت نہ تھے ... ہوا اپنا
... ہوا اپنا
... ہوا اپنا
... ہوا اپنا

دم نکالا ہوا ... ہوا اپنا
... ہوا اپنا
... ہوا اپنا
... اے ظفر ... ہوا اپنا
دل ... ہوا اپنا
جان ... ہوا اپنا
دم ... ہوا اپنا

قصور اپنا ہو دم گر یہ الٰہی یار کرے گی
سہی نہیں پہ یہی نہیں تمہارا ایک یاری خطا
ستم کیا جو خطا او نہیں قصور وار ہم فدا قاصد
ہو دو نئی بیان نہیں ہماری سستی و نبی دین ہماری خطا
خطا ہی اے ظفر اپنی سبی دو ستداری

دیگر

حال دل اپنا جب او سے بیان کیا تو دیکھا ہمنے
حال دل اپنا کہ اغیار نے پوچھا ہمنے
کیا کلام اسکا کہ اغیار میں ہمنے زبان
شمع سا ان ہی ہوا میں نہ پوچھا ہمنے
حال سر اپنی غمخوار سے ہیں مر سی ہم
سب پہ ہوا ری ای پردہ نشین پوچھا ہمنے
پہ تیری ایک طرف دار سے پوچھیے ہمنے
اسکی اغیار کی سرکشی میں کیا پوچھیے

دیگر

جو باغم دل پر اضطراب سر پہ لیا
دکھ اپنی جان پہ لیا اور عذاب سر پہ لیا

ہنود گر تاہی شوارہ کیا تھا نہ پر
کہ اسی طرۂ در خوش آب سر پہ لیا

یہہ تو نی کیوں اشتلت زدہ نگاہ کو تہہ
و بال طرہ پر از پیچ و تاب سر پہ لیا

ہی سینہ صاف تو نگو ہی ہم تیر جو بد فلک
کہ دیکھو بحر نے خود حباب سر پہ لیا

نصیب قطرہ می گر نہیں تو چرخ نی کیوں
یوں ہی ہی بار رحم آفتاب سر پہ لیا

جو سنگ آیا تیری در پہ سنگ طفلاں سی
وہ ہمنی ہی بت خانہ خراب سر پہ لیا

شہید عشق نی احسان تیغ دست قضا
نہیں بچشم نگہ پر عتاب سر پہ لیا

جو تمنی جرم محبت پہ مجھکو قتل کیا
گناہ اپنی گیسو نے بحساب سر پہ لیا

ظفر جو دیر فرشتوں نی کی اوٹھا نہیں
بشر نی بار امانت شتاب سر پہ لیا

خطا اگر تھی ہی چشم و دل کی سارے خطا
کچھ ہماری خطا ہی نکچھ تمہاری خطا

گذرتی خوب ہے اونکی جو رہتی ہیں بیشرم
پھر اوس زمانہ میں ہو کیوں نہ شرم سار سے خطا

محال کیا جو کریں بلہوس کسی طرح کبھی
یہہ جان نثار نہیں ہی وقت جان نثاری خطا

کرو نہ اتنا تغافل ہماری جانب سی
تو کرے گی نہ یہہ اپنی آہ و زاری خطا

کبھی کچھ یار ستمگار نے پوچھا ہمکو
دیکھا مفت بری ایک نظر میں ہمکو
دل ہم لے گیا دلدار نے پوچھا ہمکو
حال اگر کبھی اس جان بلب مہجور کا
ہای اوس شوخ جفاکار نے پوچھا ہمکو
اے ظفر چارۂ حال اپنا طبیبوں نے کبھی
مرض عشق کی بیمار نے پوچھا ہمکو

دیگر

نامہ بر خط ہی ہم کہیں دیتے
مجھے پیغام ہی نہیں دیتے
ہم ابرو دیکھتا ہوں تو سیاہ
دل پہلے ہی سنا و دین دیتا ہوں
ہوتا ہے کھو نہیں کیوں زمانہ سیاہ
گر دکھائی وہ بہ جبیں دیتا

بماری انکھ میں پھرتا ہی وہ تماشا ہی
جو ہی نگاہ سے اپنی چھپا چھپا پھرتا
اگر کبھی پھرے میری خنجر جفا پھرتا
تیری نگاہ نہ پھرتی بلا سے اے قاتل
تو کیوں وہ دشت میں آوارہ جنوں صبا پھرتا
ہوائی عشق نہ کرتی جو قیس کو برباد
ہزار رنگ بہار ہی ساتھ اسکی نگاہ پھرتا
جہاں وہ جاتا ہی دل بھی وہیں ہو جاتا ہی
بہ در بدر کہ فلک بیک سا کھا پھرتا
نئی جو کاسہ خورشید کی صدا پھرتا

صدا ہی جانی کری اپنی کیا نظر آتا
تو یہی دل جو ہیں زاہد امرا پھرتا
جو اپنا بخت نہ برگشتہ اے ظفر ہوتا
تو گرد تک آکے میری کیوں وہ دلربا پھرتا

دیگر

گر سوچتا ہوں او پیچ و پیچ اوسکو
کچھ تو ہم اپنی پوچھتی آن سو
رہتی تصویر ہی وہ سینہ پر
عدو آتا جو سامنے میرے
منہ لگاتی بہت رقیب او سے

ہی بنا آسمان زمین دنیا
جنون رہتی جو آستین دنیا
دلکو تسکین ہون میں یوں ہیں دنیا
تو مزا میں دیکھا ہیں دنیا
کبھی جھڑکی بھی ایک ہیں دنیا

رخ و زلف تیا میں ہمکو ظفر
سب ہی دکھلا ہی کفر و دین دنیا

خط تو بھیجی اپنا مرغ نامہ بر لیکی اوڑا
بوسہ ابرو طلب کرتا ہوں میں تو سر میرا
صورت غنچہ نہ رکھتی چاہئی یہاں منت کشی
از رہی کوچہ جانان میں تو بعد رفتا
لی گیا دل صید کر کی یوں وہ شاہیں نگاہ
اوڑ رہی تھی ہوش وہاں کس کی کہیں جانے بر

نالۂ دل پہلی ہی دل کی خبر لیکی اوڑا
ہاتھ میں شمشیر اپنی فتنہ گر لیکی اوڑا
اس چمن میں ہی تجھی زر چرخ گر لیکی اوڑا
خاک میری ہی سی یاد سحر لیکی اوڑا
جون کبوتر کو ہوا باز تیز پر لیکی اوڑا
جب کبوتر میری نامہ کو ادھر لیکی اوڑا

خط کسی عنوان جو دی ہی وہ صدمرا
پرزی پرزی ہی وہ تو خط ظفر لیکی اوڑا

ہیوں کی رنگ سے میری ہو شا نکا بدلا
ہیں ایک ایک سی لیتا ہی جہان کا بدلا
ہیوں کرو دعوی کا جون جیب ہو بازار جہان
کہ رنگ جان ہی کا دنیا میں جان کا بدلا
صدا ہی کام عدو سے آسمان کا بدلا
کبھی پہ رنگ سے جیکی پیند رنگ
نہ اپنا جون کلیجی سی اوہ اچھا یان کا بدلا
نہیں ہی جان دل کر سینہ پار و بدلا
فلک سی لیتا ہی کیا یہ جان سکا بدلا
شب فراق میں لینا ہی تیرا وہ پیکا یان کا بدلا
وہ پری ہی چاہو ہی تیری ایک پیار کا بدلا
وہ رحمی کا ایک یار کا بدلا

ہزارون غمزے ہیں اسکی ادا میں عجیب عجیب

اگر حیات ہی دوران فتنون میں جواب

بہار راہ نکالی وہ جس میں یہ سلسلہ

نہین کی جیسا ظفر راہ طلبون میں نور

دیگر

دیا ہی نہ دیکھو ہلا ان کی قریب

ملا ہی کا لوگ اونکو ان لی جہان اپنی قریب

سطی ہی بن ہوی ہیں اپنی انکی قریب

پہنچا ہو کی نہیں تری تصویر اپنی قریب

فلک کی پہنچ فلک اور ایک انسان کی قریب

جو پہنچی دو دیکھ میرا اسمان تیرا جابی

وہ ہون میں جا برا اتش انسان کی قریب

جو اپکی بر کی جی ہی تیرا نہیں بیان کوئی

٣١

دل خدنگ ناز کا تیری نشانا ہوگیا

رحم تو کہا تا ہی ہہا برایک بہانا ہوگیا

اندو رقیب عدو کو رہی افسوس ہی

اور وہانسی بند اپنا آنا جانا ہوگیا

دیکھکر وہ پنجہ شانہ میں زلف تا ہی زنکسا

کیون نہ اپنا ہی دل صد چاک شانا ہوگیا

اب وہ دانہ گرہنیں کنج قفس میں کیا ہوا

اشک و لخت دل ہی ہمکو اب و دانا ہوگیا

جو تسی ہیں ہم جو انکھونسی ضم اپنی لٹو

سنگ اسود تیرا سنگ آستانا ہوگیا

تجھسی انجان جہان جب سے ہی دوستی

کیا کہون دشمن میرا اسرار زمانا ہوگیا

قصہ فرہاد مجنونسی زیادہ ای ظفر

درد عالم عشق کا اپنی فسانا ہوگیا

ردیف الباے موحدہ

کبھی جو پہنچی ہی میں وہ تو نہیں جواب

تو لکھتی ہیں مری خط کا سکا تو نہیں جواب

ہزارون پوچھنی والی ہیں دیتی کس کو

ترا ستم زدہ ظالم مصیبتون میں جواب

کہیں ہو رنگ محبت کا ذکر کیا جا صد

لکھی ہزار وہ رنگین عبارتو نہیں جواب

ہو انہ راہ محبت میں کوئی ساتھ اپنی

رفیق وہ گئی ساری رفاقتو نہیں جواب

جو اونکی منہہ میں زبان ہی تو ہی بان کو

عدو تو نکالتی گی عدو تو نہیں جواب

کہ اپنا کون تری آج آستان کی قریب

قفس سی چھوٹ کی جب ہم اپر ای صیاد

چمن میں پہنچی کرون آگی آشیان کی قریب

پہنچ نہ آگی جان آرزو میں بوسہ کی

ظفر پہنچا وہان اپنا وہ دہانکی قریب

دیگر

ردیف الباے فارسی

نہ پہنچی تشریف فرما ہوں آرزو میں آپ

ہو وہ کام لطف سی خدمتگزاری آپ کے

کہ کاری محبت کی ہی میں کار دو نہیں آپ

لطف دل دیکھی کیا مرغ دل کا ہو

ہم ہی نہیں زندہ اگرچہ گئی ہیں زندو نہیں آپ

جاتی ہیں جب سی ہمکو آپ جو

مدت سی زلف مین دل سودا زدہ ہی ایک اسیر پای بزنجیر کی صفت

حیرت مصور و نکوی تصویر کی صفت

جو خاک ریز ترا خاک پا رکھتی ہی اوسکی خاک ہی اکسیر کی صفت

میرا وہ پیر مغان فخر جہان ہی کرای ظفر کرتا ہی ایک جہان جادو ہی پیر کی صفت

دیگر

مطرب دل کو ہمرو دعم تو کہ بند و نفیر	نالہ و فریاد ملی جائنگی ساز ندو تمین آپ
ہم تمہاری بعد جائنگی اگر جیتی رہی	روبرو اپنی ہین سمجہین سمجہی بنشر مند و تمین آپ
ہو سراپا ہر مین ای غافلو جہان طریق	جاو گی پہر وہان جہان تہی پہلی بندہ بنشر اپ

یار کی پای نگارین کا ظفر لکہتی ہو وصف
ہین عجب مضمون رنگین کی نگارندہ تمین آپ

ردیف التاء فوقانی

ہی خوب اگر چہ مہ کنعان کی صورت	لیکن ہی کہان تیری ہی اس شان کی صورت
ہی شاخ گل اوس بن مجہی تیر کی مانند	آتا ہی نظر غنچہ بہی پیکان کی صورت
صورت کو تیری حیرت تصویر ہی تکتا	ہی اب یہہ تری عاشق حیران کی صورت
سودائی ہی رہتی ہین یا حال پریشان	ای یار تری زلف پریشان کی صورت
یاد آتی ہی ہر سورۂ قران کو تکتکر	وہ روی کتابی مجہی قران کی صورت
کہتا ہون جو صورت مجہی آ جان دکہا دی	کہتا ہی کہ کیا دیکہی گا تو جان کی صورت

انسان ہین وہی جن مین ہو انسان کی سیرت
ہین یون تو ہزارون ظفر انسان کی صورت

صبح وقت وصلت اوسکی میں رہا کرتی وقت
عرض جیسے سے پیدا میں جلوے ہیں ہم ان کے وقت
ہوتی ہی ہیں ہمارے بات کی اوس ملاقات کا جو ہوا کام کی وقت
نعت ہے نہ ہو بیعت نہ ہو نہ غصہ ہو اور شوخی نہ رہی جامِ کی وقت
وقت سے اوس یاد آتی ہی ہمیں نہ بیان مرا پایا کی وقت
کان وفا ایک دم نہ ہو وہ ہمیں جیسا وہ کیا وقت
ہم نہیں ہیں کچھ ہم کیسی آ کی بیان کرا وقت
میں تیری غصہ کی زبان ہے نئی تری وقت
پھول کی چمن تیرا ہمیں تھی اپنا ہوا حال
چکا آخر ہو گئی بیان ہو اپنا تو ہوا جام کی وقت
اے ظفر ہمیں کیا تو آیا کی اس کا وقت

ولہ

خزاں میں دیکھکر گل کی نئی رنگت نئی صورت	ہوئی ہے غنچہ بلبل کی نئی رنگت نئی صورت
ہزاروں رنگ کے یوں تو جہاں میں ہیں بت رنگیں	ہے ہر دم طرفہ کاکل کی نئی رنگت نئی صورت
تمہاری چشم میگوں سے ہے جام جم کو کیا نسبت	کہ ہے اس ساغر مینا کی نئی رنگت نئی صورت
وہ بازیچہ ہے پل پل تو نئی لاکھوں ہے عالم میں	کہ دیکھی جسکی ہر پل کی نئی رنگت نئی صورت
دکھا دی زلف تو اپنی تو ہو بارِ خجالت کے	چمن میں شاخ سنبل کی نئی رنگت نئی صورت
تغافل کیش ہیں یوں تو سبھی اے دلبر دیکھی	تری طرز تغافل کی نئی رنگت نئی صورت

مشابہ ایک سے ہو ایک کیونکر نوع انساں میں
بنی ہے اے ظفر گل کی نئی رنگت نئی صورت

ملتی ہے اگر زلف کی زنجیر میں صورت	تو ملتی ہے ابرو کی بھی شمشیر میں صورت
تو ہو کہ بہو سامنے رہتی ہے ہمیشہ	تیری نظرِ عاشق دلگیر میں صورت
اس صید محبت کے تری ہاتھ سے بسمل	ہو جائیگی کچھ اور ہی اک تیر میں صورت
درکار نقاب اسکو نہیں چہرہ پر اپنے	لیتا ہے چھپا زلف گرہ گیر میں صورت
ملتی ہے تری شکل میں لیلی کی شباہت	ملتی مرے مجنوں کی ہے تصویر میں صورت
آجائیگی وہ کھنچ کی محبت کے کشش سے	اے دل ہے اگر دیکھنی تقدیر میں صورت
کرتا ہے ظفر حال بیاں وہ جو سنے تھا	دیتا ہے دکھا صاف وہ تقریر میں صورت

اے تیری اور اے تو نے کی چمن کی بات چیت
خاک ہو تیکی آدمی وہ ہے ہم چمن کی بات چیت
آئی ہے افسوس کیا عمر گذشتہ پر ہمیں
وقت پیری یاد کرکی صغر سن کی بات چیت
پہلی ہی تو بہا گیا ہے امتحان عشق سے
بہوس کچھ سن تو اوس محنت کی بات چیت
صورت تصویر میں خاموش ہم حیرت زدہ
ہے تو موقوف سب ہی تیری بچہن کی بات چیت
ہو گئی ہے شاید اطمینان یا تو نہیں تری
تو ہی کچھ اور رقیب کے بات چیت
کر نا تیر تجزو زہ پہ پری کیا طول کلام
ہم تو ہے غافل ہی کل دو تن دن کی بات چیت
درد مندان محبت کا کوئی کیا جانے حال
ہے ہمیں کو اے ظفر معلوم اُن کی بات چیت

هجر کی ہی در کہین ایسا ہو دل بیتاب

تجھی ہی در کہین ایسا ہو دل بیتاب بات

عدو کی سامنی کہہ دینی ہی تجھی پہ صیاد بات

بات ہی تیری ان ترا اخر تین پائی

تجھی ہی تیغ تجھی ہی غم اور تیرا بات

دیکھی ہی عیسین دیکھی ہمت

تو نظر یار مین طاق ای عیسین دیکھی ہمت

پر ہر بزم مین دیکھی کم اور عیب مین دیکھی ہمت

میری داغ دل پہ دیکھی نا حسن تخم کی خزانہ

جیسی ہوتی ہی مہر کین کندہ نگین دیکھی ہمت

زلف ہی کیا اوس بت کافر کی زندان بلا

قید ہوتی ہمنی ایسی اہل دین دیکھی ہمت

اپنی آنکھون کی قسم دیکھی نہ اسکو کبھی ہی بات

آبدار ایسی جو ہی در ثمین دیکھی ہمت

کوئی اوس خورشید طلعت سا نہ دیکھا حسن مین

تجھسی ہی کان ملاحت مین کرون کیا بات چیت	تو لگا کر کان ہر کب ہی سنتا بات چیت
یہہ نہین آواز قلقل سنتی ہو ای منکشیو	کر رہا جہک جہک کی ہی سناسی عزسی مہا بات چیت
تو کہان اور مین کہان لیکن تصور سی ترے	رہتی ہی ہر شب مری ہی ماہ سیما بات چیت
آبلی پا تو نکی میری رفتی مین پہوٹ پہوٹ	کر رہی ہی کیا زبان خار صحرا بات چیت
عقدہ کچہہ کہلتا نہین کیا جانی سرگوشی مین کیا	تجھسی کرتی ہی زلف چلیپا بات چیت
بولتی یہہ سی نہین تو کیا ہوا ہو جای ہے	آنکہون آنکہون مین وہ کرتی ہی فردا بات چیت
غنچی رکہتی مین دہن گلشن مین گل رکہتی ہین گوش	کہتی سنتی ہر نہین ہیمین اصلا بات چیت
جان دی دی مین نہ کیونکہ اودہر سی کچہہ تو ہو	دل وہی لطف و عتاب دم لا بات چیت

شمع سر تا پا زبان ہی لیکن اسکو ظفر
بزم مین ہمنی کبہی کرتی نہ دیکہا بات چیت

جواب دی ہی تجھی تو سنو طبیب کی بات	یہہ اسکی بات نہین ہے مری نصیب کی بات
کرین جو ہم تری دوری مین نالہ و فریاد	یہہ شور ہو کہ سنای نہ قریب کی بات
سنی نہ کان ملاحت اگر کہین کچہہ ہم	لگا کی کان ہمیشہ سنی رقیب کی بات
کرو وہی کہ جو کرتا ہو آپ کو منظور	مگر سنا تو کرو تم کسی غریب کی بات
کلام اشرف و ارذل مین فرق ہی کہا کرش	صدای زاغ مین آواز عندلیب کی بات

یون تو ہمنی ماہ رو ہزارہا حسین دیکھی ہمت

تو جلیہ پر گذرا اور دوایا عہدی بیکانی نقش پا

دیدہ حیرت زدہ فرش زمین دیکھی ہمت

بنا کی دنیا مین ... زمین دیکھی ہمت

دیکھی ہی ... دیکھی ہمت

میری کاہ ... دیکھی ہمت

دیکھی ... ظفر

منفعل ... دیکھی ہمت

دیکھی

نہین جو ... عشق ... دیکھی

نہ ... ہمیشہ ... دیکھی

دی اور ... اب اب ادب اور

[illegible]

چھوڑا انکھوں نے نہ گریہ نے مرا ایسا ذرہ بھر — خاک میں جس نے ملا دی مری ساری دولت

مری نزدیک ہے افلاس سے بہتر اوس کا — آتی گر ہاتھ سے صد ذلت و خواری دولت

ہوا جس کی ہمیں شوق قمار الفت — دل و دیں ہوش و خرد کیا نہیں ہاری دولت

جان بھی ہم دیں تو بہتر ہے دولت اوس کی — کہ نہیں جان سے زیادہ ہمیں پیاری دولت

کچھ اثر ہووے ہی گر نالہ و زاری ظفر — تو ہے واللہ عجب نالہ و زاری دولت

نہ پوچھو ہم سے کہ اوس غیرت قمر کی وقت — کبھی وہ شام کو آیا کبھی سحر کی وقت

جو ماہ ہے وہ میں بیٹھیں وہ کمر کستی زیبا — جھلکی ہے شاخ شجر گشت قمر کی وقت

کہاں گئی تھی کہ آئی عرق عرق ہو کر — تم ایسی دھوپ میں گرمی کی دوپہر کے وقت

رہا ہوں میں تو کیا وقت بے پروبالی — رہی قفس ہی میں ہم جیسے نالی و پر کے وقت

یہ آنا کیا ہی جو آئی تو آدمی بھیجا — اور آدھ کی کہتی ہوئی صبح ہم سفر کے وقت

کہاں نصیب سحر و حسن صندلی پیا — وہ بادہ دیں ہمی جو درد سر کے وقت

تیری فراق میں دھوئیں ہی وہ جگر — نہیں ہے کوئی بھی آرام کا ظفر کی وقت

وہ جو ہے بستر کی بھی شکل دل آشفتہ — ہے حال اسکی آگ جو اثر کیا ساخت

۳۵

[illegible]

بہاری آپ کی بگڑی کی گر بنی بات
ظفر کسی سی جو کرتا ہون بات کہنی مین [illegible]
تو آسمان کی پوچھون کہی زمین سے کے بات
اگر زمین کی پوچھون تو آسمان کی کہی
مجہہ مین آئی نہین شیخ پر حسین کی بات
جو ایک دن [illegible] بات تو کہا جا ی

دیگر

باب سخن مین ہو مرا کیونکہ کلام سخت و سست
تو سن فلک کا ہین ای خرام سخت و سست
کہتی ہین تنگ دل [illegible] گداز دل [illegible] سخت و سست
باعث سستی و عشق مین [illegible] نام سخت و سست
طایر جان [illegible] دل [illegible] زلف کی مین [illegible]
صید [illegible] صید ہون دام سخت و سست
کو ہی [illegible] ہو اگر [illegible] کرو تمام طرف

دشمن ہی کیا چشم حقارت سی دیکھتی
رکہا ظفر نظر مین ہی ہمکو حقیر دست

چہپا کی کتنی ہو تم کیا عدو کی کانمین بات
ہزار باتین بنائی وہ اعتبار نہ آی
تمہاری سحر قسم دیکی دل ہمین اپنا
دکہا کی آن کچہہ ایسا فسون کیا تمنی
غضب ہین ابروی خمدار جنگجو تیری
مثل سنی ہین دیوار ہی رکہتی ہی کان

کہ ہو نہ ملتی ہی وہ کہیل گئی جہانمین بات
کہ جب تلک کوئی آئی نہ امتحان مین بات
وہ آئی مثل جو اپنی نہ تہی گمان مین بات
کہ دل کی پا گئی تم میری ایک آن مین بات
نہ تیغ مین سی یہہ بات اور نہ یہہ کمان مین بات
نکالو منہہ سی سمجہہ کر ہر ایک کانمین بات

بندہا ہی عشق مین کچہہ دہیان ور ہی ہمکو
ظفر کب آہی ناصح کی اپنی دہیان مین بات

چہڑی ذرا جو تری زلف عنبرین کی بات
ہزار عیب چہپاتی ہی ایک خاموشی
سوائے ذکر رخ و زلف کچہہ نہین کہتی
جو وصف حال لبا و لکا کرون تو کہتی ہین

تو ای صنم نہ ری کچہہ ہی مشک چین کی بات
رہا وہ خوب ہی جسنی کہی نہین کی بات
جو ہمسی پوچہتا ہی کوئی کفر و دین کی بات
نہین پسند ہمین ایسی نکتہ چین کی بات

قطعہ

دیگر

[illegible] بیتاب ہی [illegible] بلا [illegible] سخت و سست
[illegible] سی [illegible] سی [illegible] سخت و سست
[illegible] عشق مین [illegible] ظفر [illegible]
[illegible] سخت و سست

وہ نکہی یا حق [illegible] دل وری صنم صورت
[illegible] سوئی [illegible] یار صورت
[illegible] سرو [illegible] حال [illegible] صورت
سمجی [illegible] دسیم صورت
[illegible] صورت
[illegible] اللہ [illegible] قسم صورت

ظفر سی دل جو ہو لیا تو ایک دو بوسہ
کہ خوب بنتا ہی سودا نگار دست بدست

دیگر

وہی ہی اپنی دل دردمند مین صورت
وہی ہی دیدۂ صورت پسند مین صورت
ہی [illegible] خورشید وہ کہو ہی پیکیا
نظر پڑی ہین تری سی چند مین صورت
شبیہ یوسف اگر ہم اوہی دکہائین تو وہ
پسند ہو نہ ہو [illegible] خود پسند مین صورت
تری ہی ذہن مین [illegible] دل کی ہم بیچھو
جو ہمی [illegible] شکن مین دل کی [illegible] نقشبند مین صورت
ہی بوسہ ہائی لب [illegible] شیرین لبون مین کیفیت
جو [illegible] بوسہ شیرین [illegible] شہد و قند مین صورت
نہین وہ زلف [illegible] رخسار آتشین پر پیچ
جو خال ہی تری [illegible]

پھرتی ہی مضطر کو تپ لرزہ
رفتہ گان عدم کی پھرتی ہی
دیکھہ کر تیر سے صبحدم صورت
اپنی آنکھون مین دمبدم صورت

قطعہ

ہو گئی ہین مریض غم یارو
سورۂ نور دم جو ہم پہ کرو
ہاتھہ مانی نے اپنی چوم لئے
دیکھہ کر چاند سی وہ ہم صورت
بہتری کی ہو کوئی دم صورت
کھینچ کر تیری ایک قلم صورت

دشت گردی مین بہی ظفر اپنے
روبرو ہی وہ ہر قدم صورت

بنا جو مجھسی ہی اپنا کار دست بدست
کہان نصیب کہ گلگشت صحن گلشن مین
بدست پیک صبا اور بدست قاصد شنگ
ہمین بہی دشت مین مجنون سی سو قدم آگے
ہماری پنجۂ مژگان دست و گریبان کے
گلی مین اوسکی بہ بیخودی ہوا کرتی جی

کہ رکھہ کی پیٹھہ بغفلت شعار دست بدست
ہمار اپنا جو ہو گلعذار دست بدست
پہونچی سب سے خبر تا بہ یار دست بدست
کہ بہاگی مار کی ہم لاکہہ بار دست بدست
گیا ہی دلکو ہماری شکار دست بدست
اوٹہا کی لائی مری غمگسار دست بدست

۳۷

ضم علی ہی بہم [illegible] علی سپند مین صورت
علی ہی گیسوئی خمدار کی جو دام مین شکل
علی ہی تار نظر [illegible] کمند مین صورت
اگرچہ صدمہ فرش [illegible] کیا کہون کہ مجھی
دکھاری ہی اجل [illegible] گزند مین صورت
ہمین جو راحت و آرام کی ظفر ہو [illegible]
بنا و کنبد چرخ بلند مین صورت

دیگر

[illegible]

ہوز دل گرفتہ کہین کیا برنگ شمع
ہوتی ہی اوسکی بزم مین ہر بات پر گرفت
تنجیر بی عجب اگر جو ہو وہ دہان تنگ
دندان و لب کرین بر لعل و گہر گرفت
حال دل گرفتہ لکہا خط مین مری
ہوگی ضرور بخیہ و دہان نامہ بر گرفتہ
کیونکر برنگ غنچہ زمین ہم نہ تنگ دل
اہل ہنر پہ کرتی ہی گیتی ہی ہر گرفت
کیا نکلین خاک ہم یہ گردون کی پیچ سی
اسکی تو ہی غضب ہی کوئی تلا نظم گرفت

دیگر

دیکہہ اوس ماہ کو داغ ہو نگی بلکہ انجم کو
پوچہی قاتل تو اگر کوئی تو کشتہ تیرا
سرخی خون کف پا تیری مجنون کی

کہکشان سمجہے کوئی یہ چرخ کہن مین انگشت
دی وہ تہا تیری طرف اپنی کفن مین انگشت
کیا حنائی ہی ہر ایک خار کی بن مین انگشت

دست نازک پہ ظفر اوسکی ہو یا نگین
ہو اگر خاتم یاقوت یمن مین انگشت

طاقت و ہوش ہوئی ہمسی جدا اچہی وقت
دیکہکر ابر جو مستونکو ہوا اور ہوئی
پہونچی پی تربت دیدار تہی مرنیکی قریب
کبہی فرصت جو ذرا غم سی نپائی مینی
رک گیا غیر کی گہر جا بیٹہی وہ تب تسکو
ہی میر یجان تو جانیکو سر بالین سے

دی بہر بانی مین ہمین سب نے دعا اچہی وقت
ساقیا دیکہہ تو سوجہی ہمین کیا اچہی وقت
تو جو آیا تو ہوئی اپنی دوا اچہی وقت
تہا مری جانکو یہ آزار لگا اچہی وقت
کیا ئی جا پہونچی وہان ہم بخدا اچہی وقت
نام جا نیکا صنم تم نے لیا اچہی وقت

جن دنون وہ بسی ظفر اپنی مری رہتی تہی
کیا ہی اچہی تہی وہ دن اور تہی اچہی وقت

کرتی ہین تجہسی یہ جو تب شنوہ گر گرفت
دیکہی ہمارا اینچہ مژگان مین مرغ دل

سیکہی حنائی ہچکی ہی طرفہ تر گرفت
شاہین کی دیکہی جسنی ہو وہی اگر

نہ تہا ہی کیونکہ ہمین اوسکی منصفی کی بات
کرا وسکی نازمین ہی نبی نکلفی کی بات
پیمان ہی پردہ مین بوسہ کی کچہہ سوال ہی اور

وہ جان ہی کہ جان یہین کہ سمین ہی ای جیم جانکی بات
اسکی عشق مین ہر ایک بات پر نیاز حسرو کی ہے
پہ ہی ایسی صفائی کی بات
یہ پیاری ہی کہ بیکو دنیا بہاری کا دست وحدت مین
توصیف لونین عرق بحر نفی کی بات
سمجہی سب مین وہ اثبات اور
جب سمجہی ہی سمجہی ہوئی سو جان ہی کی سامنے
تہی وہ ہین نکلی و نفی کی بات
ان بیان کا مضمون یہین بوس جنبش کی بات
تاکون ہی اس مطلب خفی کی بات
ایک احد صاحب مین سکو دری پیمان ہی ہی
مین جیسی ہی ہم امور اثر سمی کی بات
والضیا اسلامی نہین

فلک نی باندہ کی رنج و محن کی پوٹ
نہ لوٹ پوٹ کی کسطرح غم سی بلبل زار

عجب نہین ہی اگر کوہ بیستون سی اہ
دکہاؤن فرہاد گذشتہ گرانبار

مفید ہو نقصان کو نہ میری گرچہ طبیب
نہ مانو زاہد مکار و ذوفنون کی بات

دہری بشر کی ہی سر پر ہزار من کی پوٹ
چمن مین باندہی ہی گلچین گل و سمن کی پوٹ

گران زیادہ ہو اندوہ کوہکن کی پوٹ
تو نکلی گہر سی ہی غنچہ کہن کی پوٹ

ملا ہی قید مین گلہای نسترن کی پوٹ
یہہ پر فریب سراپا ہی مکر و فن کی پوٹ

ظفر اوٹہی رہ غربت مین کیا قدم اپنا
گران ہی سر پہ غم دوری وطن کی پوٹ

سچ کو بہی میرے وہ سمجہا کیا جہوٹی موٹ
منہہ بنا بیٹہی بظاہر ہو کہ بگڑی لیسی

ہم نہین چاہتی ہین تم ہی تو ہمکو چاہو
تیری بیمار محبت کا نہین کوئی علاج

جہوٹ موٹا ونسی جو کچہہ کچہہ مین ہنسا کیے
غنچہ لب مجہسی ہنسایا نہ ہنسا تو لیکن

اوس ستمگر نی مجہی ظلم و ستم سی مارا
جانا سچ مچ اگر اور ون نی کہا جہوٹی موٹ

مجہسی سچ مچ ہو خفا یا ہو خفا جہوٹی موٹ
چاہتی گر نہین سچ مچ تو بہلا جہوٹی موٹ

کچہہ بتا دیتی اطبا ہین دوا جہوٹی موٹ
کہنا کیا دنیا ہی لوگونکو مزا جہوٹی موٹ

دیا جہوٹون نی تو گل ایک کہلا جہوٹی موٹ
ای ظفر لیتا ہی وہ نام قضا جہوٹی موٹ

دیگر

٣٩

دیگر

مژگان کی ہی بلا تری کافر اولٹ پلٹ
کردی ہی چین پہ صفِ لشکر اولٹ پلٹ
کشتہ تیری جان کہان ہی جو دیکھیں
تو دیکھتا ہی اوسکو ستمگر اولٹ پلٹ
یک حرف نوشت سی پایا نہ ہیچ و کم
دیکھی ہزار عقل کی دفتر اولٹ پلٹ
ای قاتل آخر دم بسمل پہونچ گئی
تڑپی ہی تیری پہہ دل مضطر اولٹ پلٹ
سمجھو نہ یہہ عجب کہ مری ایک آہ سے
ہو جاتی ہین ہفت سپہر ہی گر اولٹ پلٹ
نسخہ مریض غم کا کہان ہی کتاب مین
بیمار ورق طبیب کی کر اولٹ پلٹ
دنیا مین قرار نہ کر جا اےظفر کہ یہان
ہی انقلاب دہر ہی اکثر اولٹ پلٹ

ردیف التای مثلثہ

ہمتو دلمین کہتی تہی کرجائیگی غم کو حبث
تیغ کلامی کسکو گو زاہون از دشنام تیکی
تیری چشم مست کی کیفی کہا ہی گی وہ کباب اگر
کہاتی ہین یون داغ ہزار و ہم ہی سوز محبت سے
کہتا ہی قاتل زخم بہت سے کہا ہی دیکہین تو
کبہو ہی حسن یار کی رونق آخر خط کی آنی سی

یہہ نہ خبر تہی کر لگا یہہ غم ہی ہمکو حبث
یہہ تو ہمین ہین کرتی ہین جو ہی سم کو حبث
ہر ساغر کی ساتہہ کرین ہوی ہم حبث
جیسی سرف کرتی ہین دنیا رود رم کو حبث
کرتی ہو تم کیون نکر رحم تیغ ستم کو حبث
بس نہین ورنہ کرتی ہم این قدم کو حبث

دل ہی بلا حبث میرا ظفر ہی عشق کی اسکو جانے لگی
بیتا ہی جی ان دل کو غث کرتا ہی غم کو حبث

لگی ہی وصفِ لبِ یار کی زبان پہ جاٹ
علاج تیری تپ غم کا ہی یہی ای دل
سمجھو اسکو شار و نین خط کا ہی گلستان
کہو حریص سے اولی حیا مگس کے طرح
غرور سی نکرین بابت خاکسار کہین
لگی ہی چاٹ یہہ کیا تیری تیغ کو قاتل
سوائی ورق شیرین کے اےظفر ہرگز

رہا ہون ہو نہہ جو مین لذت بیان جاٹ
تو اوسکی نام کو لکہہ لکہہ کی برگ پان جاٹ
رہا ہی مار سفید و سرا سمان پہ جاٹ
رکابی چہوٹی نہ تو منعمو نکی خوان جاٹ
سخن کے وقت وہ لین خاک پکر زبان جاٹ
کہ لی ہی خون ہزارو نکی جو سان جاٹ
چڑھی نہ کوئی ہی دنیا مین اپنی دنیا یہ جاٹ

۴۳

ہم تو ہین تنگ ضم جان بلبی کی باعث
ہمسی دکھی نہ ہو ہی کسی کی باعث
پھر مجھی منع ہی ترا شیوہ ای عاشقی کی باعث
نکہت لب ہی تمہاری ادا و لب کی باعث
مصحف رخ ہی تیری ای سی ادا کی باعث
تنگ اہل ہی یہہ سر عہد جی کی باعث
سب پہ یعنی ظفر اپنی رسول عربی کی باعث

دیگر

ردیف الجیم تازی

حاکم دلا وہان کی بان [illegible] ریسیل
[illegible] کیا بنا کہ ایسی بات بر [illegible]
[illegible] نقش پایہ وہین کا [illegible] ظفر
رقیب اوس گلی مین [illegible]

ردیف الجیم فارسی

[illegible] دنیا مین ہی کی [illegible] کا [illegible] پیچ
[illegible] [illegible] ہی [illegible] پیچ

ایسا [illegible] اونکی [illegible] پیچ
[illegible] زلف [illegible] واوا [illegible] پیچ
[illegible] [illegible] دل [illegible] پیچ
[illegible] [illegible] ہو [illegible] پیچ

۴۴

ای تری صورت کی ہی ای پری تاب پیچ
[illegible] [illegible] مین تو ان [illegible]
حال اپنا دکہائی مین تجہی [illegible] پیچ
پڑا ہی [illegible] تجہی خوف خدا پیچ
یاد بیان وہان و الگ یار کا ہم کو
پوچھا جو کیسی کر ہی کیا فکر کیا پیچ
ایمان کو نہ دی ہاتہ سی غافل [illegible]
اپنا ہین کام تری اسکی سوا پیچ
اوس نوع ستمگر کو ظفر دی دل اپنا

مجھسی رکہتا وہ مہ جمال ہی رنج	مجکو اس بات کا کمال ہے رنج
اوسکی ابرو دلا کے یاد مجھی	دیتا کیا عید کا ہلال ہی رنج
مذہب عشق مین حرام ہین سب	عیش و عشرت مگر حلال ہی رنج
زلف تیری وبال جان ہی مجھی	وہی رہا دل کو بال بال ہی رنج
دخت رز سی ہی گرچہ پہلی سرور	دیتی آخر کو یہہ چہنال ہی رنج
عشق مین کیا ہی حاجت زر و مال	کہ زر نقد غم ہی مال ہی رنج
اوٹھہ گیا تو جو ہو کی رنجیدہ	کر رہا دل کو پایمال ہی رنج
حسرت و درد و یاس و حرمان کو	کیا مری وقت انتقال ہے رنج

دنیا ہر بات مین ظفر مجکو
وہ ستمگار بد خصال ہی رنج

ایدل وہان نہ اور کسی نامہ بر کو بہیج	بہیجی اگر تو قاصد لخت جگر کو بہیج
خنجر گلی پہ پہیر دی آپ آنکر مری	لیکن نہ تو رقیب کو میری خبر کو بہیج
کہل جائیگا دلا جو ہی تقدیر کا لکہا	اپنی تو لکہہ کی او خط اوس فتنہ گر کو بہیج
کیا جانی وہ گلے مین پہونچا ہی یا نہین	ہم آدمی تو آپ ہین اپنا او دم کو بہیج
دم ناک مین ہمارا یہہ لاتی مین بی ہنر	یارب کرم سی تو کسی صاحب ہنر کو بہیج

دیگر

پہر بہی [illegible] [illegible] دکہا دیا [illegible] پیچ
یار از [illegible] دہ ہو کی [illegible] پیچ
[illegible] ستم و ظلم بہت [illegible] پیچ

دیگر

تری کی تیغ کیا دو وقت کا کہانا سچ سچ
ہم کہانی سی تری ظفر بہار اول سچ
جو ہو سکا جانی ہی تجہی ایک زمانا سچ سچ
تیر اوسکی ہی وہ جو ٹہی ای شعلہ خوف
ہی تمہین کی امر منظور رولانا سچ سچ
سامنی کم ری جو تم ہی تم پہلوان جیوری

مطلع ثانی

تم پہ ہون جان سی مین فدا سچ سچ
جہوٹ موٹ اسکو جانو یا سچ سچ

دیدہ اشکبار سی منہہ پر
کہدیا دل کا ماجرا سچ سچ

زخم سینہ مین جو ہوا تازہ
اور ایک گل نیا کہلا سچ سچ

پہلی اقرار بوسہ پہر انکار
دل مین ہی تری کچہہ دغا سچ سچ

رہ جاتا تان مین خاکسار روکی
چشم حیران ہی نقش پا سچ سچ

اکی سم بیش ہر نگہ تیر سے
ہی کوئی ناوک قضا سچ سچ

دل جو اوجہی ہی زلف سی اوسکی
اسکو سودا ظفر ہوا سچ سچ

دل ہوا ناوک مژگان کا نشانا سچ سچ
آگیا ہمکو تو ہان تیر لگانا سچ سچ

کیا سبب بیٹہی ہی وہ منہہ کی چلی جلد سچ
آج کیا ہی تمہین جانا کہین جانا سچ سچ

سچ کہا ہمنی اگر اپنے مانا اوسی جہوٹ
تمنی گر جہوٹ کہا ہمنی وہ مانا سچ سچ

ہو گئی جان روان تن سی ہی سنتی ہی
خط کیا آج کہین اونی روانا سچ سچ

چارہ گر پہر جو ہین سینہ سی نکلتی پیکان
اوسکی تیرون کا ہی دل مین ٹہکانا سچ سچ

تری کشتہ کا انکار ہو نہ تب تک پہلم
ہین لازم تجہی جہدیکا لگانا سچ سچ

ہی سوز غم سی یہ دل بیتاب کسطرح
پر تپش پہ بیقراری سیماب کسطرح

کسوی ہی عنبرین سی وہ رخسار تابناک سطرح
ہوت دیدہ زیر ابرو کی مہتاب کسطرح
سنبل ہی جا زلف نو سی نرگس سی آب کسطرح
ٹلی بس لب یا مین نرگس کی نشا داب کسطرح
بلکہ مین طبیعت اوسکی ہی الہ سکندر
آزردگی مین تمامی کا وہ آب کسطرح
ہر رنگ مین ایک ورق پا ہوت وہ وہین
ہے سر پا ہی ایک ورق کیا ہو گیا جسکی
ہنسی مین ایران سی ہی بیتاب کسطرح
ونداں اپنی ادا گویا ہی آنکی بوارہ
انہیں اوسکی آنکی ہی نالاں کسطرح
غفلت پہ ہم پہاری ہی جاو کی نا قلعہ
دنیا کو ہم اپنا مین دیکہتی ہی خواب کسطرح

طرح الفت کی دلا آسان نہیں
ہر طرح سی کام یہہ تو ہی کی دشوار طرح
فتنہ محشر کی بپا ہو گا اور جا بجا ہوئین ہو
دیکہئی جب تیری کافر وہ رفتار طرح
جب سنو تو رو ای ہی اب ہو دل بیتاب اس
ہین طرح صد ادا اور ہی عشق اور سینکڑون بیان
تیر کی آئی ظفر تیر نہ اوس پار طرح
ایک طرح کیا پیچیدہ زلفون کی ہی دو چار طرح

ہی خاک و اشک خونسی قبای برنگی	تن پر لباس اطلس و کمخواب کیطرح

ہی بحر موج زن یہہ مژہ چشم تر ظفر
مژگان پہ دل کی ٹکڑی ہین زنجاب کیطرح

دیگر

دکہاوین ہی جو پر سوز دل کی داغ کو صبح	بجہا دی چرخ ہی خورشید کی چراغ کو صبح
امیدوار صبوحی ہین بادہ کش ساقی	شتاب بہر کی گلگون تو آیاغ کو صبح
شب وصال مین دم ہی نکل گیا میرا	سنا جو مینی صدی خروس زاغ کو صبح
نسیم صبح تری کوئی زلف مشکین سی	کری ہی آکی معطر مری دماغ کو صبح
تمام ایسا ہوا جل کی شمع پروانہ	پتا سی خاک ہی ہو ڈہونڈا اگر سراغ کو صبح
دکہائین گر تن گل خوردہ کا تماشا ہم	تو جای باغبین وہ گل نہ سیر باغ کو صبح

شعاع مہر سی جاروب بیکی جہاڑ سی ہی
فلک ہماری ظفر گوشہ فراغ کو صبح

ردیف الخای

۳۴

مخمس

چرخ ہی سیکہا تری ہی یار طرح	یہہ جو بدلی ہی نئی ہر بار طرح
کیا کرین کوئی نظر آتی نہین	تیری بجہی سکے دل بیمار طرح
دم ہی آنکہو نین دکہا جا اپنی شکل	دی نہ تو اہی آئینہ رخسار طرح
دل ہی تجہی ہم کیونکہ دین تجہی نہین	کوئی دلداری کی ای دلدار طرح

پہر گئی آہ کی خون دل و جگر مین سلاخ
کہ لال کی ہی کوئی آتش سفر مین سلاخ
مری نظر ہی جو ابرو حسین تجہی دیکہی
نظر فرنگی بنی دیدہ قمر مین سلاخ
مثال برق مری آہ آتشین تجہی
ہم امراگ کی بجای ابر مین سلاخ
ہی ذرا مین چلگی جو مردم جزو
ہی لوہی کی ہی آنکی کی کمر مین سلاخ
تم آب تیز کی چپی ہی نگی سا تیغ
گلو سی تا بہ شکم ایک لحظہ بہر مین سلاخ
پکڑ گئی ہی جگہ سطرح محبت
کہ جسی ہو ہوتی لوہا دل اثر مین سلاخ

سنا کیا ہمین خط لایا ہی روز مین قاصد
لکھا ہمین نامہ پہ اوسی ہمین تحریر کی تاریخ
تسخیر کی کشور دل کو نہ ہو بے
پہ لکھی ہی ظفر چاہی تسخیر کی تاریخ

دیگر

تو ہمانی نذر گروہ دی جہانگو حین
پر اوسکی ڈر کر جو دیتا ہی ہمانکو جگہ
ہیجھو کا ہکشان سی جو مراتشتہ تو ن
نکال دیتا ہی پیہ پاس سی زبان کو حین
قرین تری رخ روشن کی دیکھ کر دو گلشن
نہ ماہ و زہرہ کی چاہی لیبی قران کو حین
دی ہر رنگ بر گاہ ایک بلگو لی سی
ہزار ہا تری مجنون نا توان کو حین
ہین پہ شام و شفق لی گیا اور لی گو

جو ہو نہ چشم اپنا اوسکی خاک قدم
تو میل سرمہ بہی ہو انظفر نظر مین سلاخ

یون تو ہی کہنہ زیادہ ستارے تیری چرخ
مین بہولون و سن ہلال ابرو کی بر و خیال
تاب کیا جو خوشہ پروین کو اے شکل قمر
صورتین کیا کیا ستارونکی ہین اسمین دیکہلو
مثل پیل مست پہرتا ہی سدا جہوما ہوا
طالع واژون مری ہوتی نہین ہی کہنی

تہم رہا ہی مری ہاتونکی تیر وسی چرخ
ناکٹری ڈالی اگر چہ میری شمشیر وسی چرخ
تیری جہو مرکی مقابل کر سکی تیر وسی چرخ
مثل فانوس خیالی پر ہی تصویر وسی چرخ
باندہ سکتا ہی جگر کو ن زنجیر وسی چرخ
دیتا ہی بلٹی اگر چہ لاکہہ تدبیر وسی چرخ

تو سمجھ انکو نہ انجم اتی ہین روزن نظر
ہی مشبک میری ہونکی ظفر تیر وسی چرخ

جو ہمین تعین نیک بتدبیر کی تاریخ
جو ہر یہ ہمین ہین تری شمشیر بہ قاتل
کیا جانی کوئی کب سی بنا گنبد افلاک
گر چاندنی ہو دیکہنی تو پیر کو آو
کندہ ہی ال خلق پہ وہ گرچہ ہر لوح

بد ہو گئی گردش سی وہ تقدیر کی تاریخ
لکہی ہی تیری کشتہ شمشیر کی تاریخ
معلوم تو جب ہو کہ ہو تعمیر کی تاریخ
اس ماہ مین سی چودوین تو پیر کی تاریخ
تربت پہ ہین عاشق دلگیر کی تاریخ

۴۴

ہونی یار کی نکلی سی دو پائکو پیچ
سہ ہی ہم سو نا نہ بنا نہ پیدا
ہر سم ہی ایک مہر مری جبین
نہ لا کی ہمر دی بہ رام گروہ ماہ جبین
دیکھا دی کا ابرو کا پیچ اکو ظفر نشانکو پیچ
ہین پہ پیہ سلک دی کمانی

دیگر

ہون دلی کی ایک کہوا اور سکو خط مین وہ سر نخ
زلف کی کاکل کا تو اسکا جو نالہ بلبل سر بنی
وصلہ گل اکا ہی غصہ سی منہ پہ بلبل کی ہی پیچ ربع
ہاتکی سی تا بہ کس سی ہی پیچ جو پانی پہ قلقل بنی سر ہم
اور سکی مست دی بچون وہ سبل سی ہی ان
سبز بکی ہو قاتل ہنقال کی ہی مانا ظفر

سبز رنگ پری او ترا رنگ سرخ لال
نو سب میں ہی پری او ر سب جدا او واحد و فنا ہو
نو چمن میں پتی ہی یکتا ہی تو ہی شان ہر زیبا
خفا بھی ہی سینہ ہی میں پیک ہو او واحد و فنا ہو
نو پیچھی بی سی ہی سی کی سواد ہو او ہیرا و جرم ہین
ہو ہی کو دوری ہی کی جو دو دل ادا کی ہو ابھا
ما ہیرو دیکھی دیکھ لیا او واحد و فنا ہو
جو پیچھی کر محبت ہی ظفر کہتا ہی ہو
پیچ جان کر ادا کی تب ہی خدا او واحد و فنا ہو

اشک خونیں پاس اپنی ہی زر سرخ و سفید
گہہ سفید اسراف ہم کرتی ہیں گاہی صرف زر

ٹپکی اشک سرخ کا قطرہ جو میری چشم سی
الیظفر ہو جاتی ہی یکدم میں آب زر ف سرخ

کیونکہ اوسکے ہو طبیعت شوخ
برق ہی کانپ او ٹھی اگر دیکھی
خون عاشق ملا و مہندی میں
حرف ایک ایک میں کنایت ہے
منہہ لگاتی کب اہل حرمت میں
رفتہ رفتہ ہوئی گلی کی ہار

ہی سراپا وہ سرو قامت شوخ
شعلہ خو ہی تیری وہ صورت شوخ
اور ہی ہا نین ہو رنگت شوخ
خط کی ہی کیا تیری عبارت شوخ
دختر رز ہی کوئی قیامت شوخ
طفل اشک اپنی ہیں نہایت شوخ

دل ہی پیری میں ہی جوان تیرا
الیظفر کیوں نہو طبیعت شوخ

ردیف الدال

ہر شی میں ہی تو جلوہ نما واحد و ہد
ہر رونگٹا دی ہی تری وحدت کے گواہ

اللہ تر جلوہ ہی کیا واحد شاہد
دل ہی نہ تجہی جان گیا واحد و ہد

دیگر

یار ہی عیار گلی ہی اگر صیاد ہی ایہ
بلبلن کی ہم بہاران باد و نشاد ہی ایہ
یا ہی ذی شیخ پر جان اپنی پروانہ ہی

ای الہی پری تا مل جان نثار ہی بعید
کشتی نوح نہ گر ہو غرق طوفان ہی بعید
کیا ہی مری چشم تر کی اشک ریزی بعید
ہم او ہما میں پیشتر اپنا خاک کوئی بار ہی
ہی برنگ نقش پا ہمہ خاک ہی بعید
گرد ہوں بیتاب زیر خاک ہی میں حشر تک
ہو مو جو نہ دل کی بیقراری ہی بعید
ہوں برنگ خضر ہم منت کش آب حیات
خنجر قاتل کی ہی یہ آبداری ہی بعید
رو برو وی صفا کی تری کر آئینہ
اب ہو جا ہی تو نی کیا تم سا ہی بعید
جب ہوا تو مضطرب ہم کو وہی کرتی ہی
ہی جو اید ل باز اپنی وضع داری ہی بعید
دی یا دل اگر تی کو وہی کہتا مراب ناز کو
ای ظفر تنہا ہماری ہوشیاری ہی بعید

بہرا ہی دل صف مژگان یار سی بہنا
بجا ہی جتنی کری وہ دلاوری کی نمود

تو دیکہی پیر کوئی پر بہین اوس پری کی نمود
وہ سامنی ہو تو دار جیب پر بہی ہالا

ستارہ اشک کا چمکا نہین یہہ گریہ سی
دکہائی طالع عاشق نی یاوری کی نمود

جلا کی خاک کرون مین جو وہ سوز نہی
تو جا ہی خاک مین مل چرخ چنبری کی نمود

وہ نیلگی جو مری دل کو دم دلاسی کی

تو کہوئی گالی کی گوہر نی نرخ نرمی کی نمود
گہی تانی رخ نی جو خورشید خاوری کی نمود

دیگر

کہ جو فساد کو اپنی کہین ظفر کا فساد
تمہاری گہر مین نہ او دن عدو دن کی دو

نکلا ہی گہر سی ماہ نقاب ین دنکی بعد	چہپ گر یہہ مہ دکہائی یا تین دنکی بعد

مطلع ثانی

ترا مریض ٹہر گیا تین دن کے بعد	اچہا اثر دوائی کیا تین دن کے بعد
ہو جای ہی بُرا بہی بہلا وقت اختلاج	مردار ہی حلال دلا تین دن کے بعد
برسوں سرشک چشم برابر بہا کئی	دریا کا وہ نہ روز رہا تین دن کے بعد
ترا مریض عشق اگر کوئی دن جیا	تو تین دن جیا نہ جیا تین دنکی بعد
تیجہ نہین ہوا ابہی تیری شہید کا	کرتا نا سوگ پان تو کہاتا تین دنکی بعد

وعدہ تو ایکدن کا ہی پر دیکہی ظفر
دو دن کے بعد آئین وہ یا تین دنکی بعد

جلا ہی دیگا مجہی سوزش جگر کا فساد	ڈبو ہی دیگا مجہی میری چشم تر کا فساد
فساد عشق ہین اور بہی ہین سیکڑون لیکن	ابہی دیکہی یہہ کیونکہ جائی گہر کا فساد
جو دیکہتی نہ او سی پڑی کیون خرابی مین	یہہ ہی اوٹہایا ہوا اپنی ہی نظر کا فساد
بکہیر زلف کو اونکی جو وہ کہو برہم	تو پہر رہیگا دلا آج رات بہر کا فساد
اگر نہوتی محبت تو کاہی کو ہوتا	ہماری ساتہہ یہہ اوس شوخ فتنہ گر کا فساد
یہہ بیچ والی ہین دونو طرف فساد انگیز	نہ ہی فساد ادہر کا نہ ہی ادہر کا فساد

زیادہ اور ہوئی اوسکی دلبری کی نمود
ظفر
سخن سی اپنی یہہ [illegible] کا ہو بلند
یہہ وہ گہری کہ جس سی ہو برتری کی نمود

دیگر

اپنی [illegible] مین دیکہا ای مرد سفید
اپنی اوتنو کسی مین نکل آتی ہو سفید

[illegible]

کیا سفیدی سے محل کرتا ہے پیا تو سفید		خانۂ دل ہے سفید اسکی سیاہی ور کر
ہو گئی پر بسے گو مژگان سفید بر و سفید		عشق مین بے پڑ سینہ پچشمونکی دل اتبک جوان
رکہہ لیا ہے پانی کا غذ نہ زانو سفید		خط جسے لکہتے ہو تم لکہو ہمین کیون دیکہکر
واہ پیر چرخ نے اوڑہا ہے کیا پو سفید		دیکہکر مہتاب کو کہتی ہے شب پاسمین مست
خال رخ کو ہم سیاہ کہون کہے جو سفید		فرق ہے دن رات کا اپنے دل و دیدۂ تر

سرخ رو ہون لطف سے کہو نکر عزیز ویسے عزیز	
بیمروت ہے زمانہ ہو گئی لو ہو سفید	

پوچھے عاشق کی خبر دس روز بعد		دہیان آیا کچہہ مگر دس روز بعد
وہ جو آنکلین ادہر دس روز بعد		تین باری ہر مہینے مین ملین
کہدے انکو اگر دس روز بعد		دس برس مین ہے آوہ وعدہ خلاف
تو نہ آیا نامہ بر دس روز بعد		دس مہینے ہو گئے دس دن ہمین
جو کہ پہر جائے نشتر دس روز بعد		ایسے ہفتہ دوست کی کیا دوستی

دشمنونکا حال سب کہل جائیگا	
من دعن تم پر ظفر دس روز بعد	

کچہہ تو سبب ہے رنگ گئی جو گہر کی گہر مین بند		کیا دیدۂ دیار سے اہل نظر مین بند

نہیں عزیز تو کبھی سج زر و سیم گہ
ہوئی ہیں ایسی ہو زیر آسمان سفید
سفید قرص قمر دیکھہ شب خیال آیا
تو نرجس بہ میں یار کے گویا ہیں نان سفید
کبھا ہی ابر کہان تار بارش ہی ساقی
تہہ ساتان سپید میں ہی ریسمان سفید
عجب یہ رنگ کی رنگ گلعین واہ نور تھا
تسنہ کیون نہ کری رنگ ایک جہان سفید
بنی کی خانہ و دل جو سکے سیاہی دور
عشق کری ہی سفیدی تو مکان سفید
ظفر سی سچ تو کہو کیا یہی ہی تم رقیب
تمہارا رنگ ہی کیون آج میری جان سفید

صیاد یہہ دعا ہی نہ ہمکو خدا دکھا ہی
رو یا کرینگا عشق بھی دہر دہر کے سر نہ ہتیہ

دام و قفس کوئی تیری دام و قفس کی بعد
ای شوخ تیری عاشق بیدست رسکی بعد

بوسہ اگر ملی لب جانان کا ای ظفر
اچھی نہین پہر اور ہوس ہی عوسکی بعد

دیگر

مجرا او سی ہوا جو بر راہ خدا شہید

دل لیکی مانگتی ہین یہہ جان یک نشد دو شد
دل سا رفیق جان میرا تو کبھی کہ صبر
دیتا تہا جہر کہان تم مجھی گلہ لیتا ہین
تیر نگاہ سی مجھی زخمی تو کر چکے
جل ہی رہا تہا آتش اندوہ و غم دل
بیٹھی تہی خانقاہ مین ہم تکی پارسا

کیا خوب بیت ہیر مین ثنا ان یک نشد دو شد
ناصح تیری ہی عقل کہان یک نشد دو شد
اچھی کہلی ہی تیری زبان یک نشد دو شد
پہر کہنچتی ہو تیغ میان یک نشد دو شد
اوٹھی نگاہ جگر سی دھوان یک نشد دو شد
پہر یاد آیا دیر مغان یک نشد دو شد

کی دوستی جو اوس بت کافر سی اے ظفر
دشمن ہوا ہی سا جہان یک نشد دو شد

اور اوسکی سامنی ہوی سب فرشتہ
کہتی ہین جبریل ہین تو عزادار بند
اوس پاک حسب ہین آل عبا شہید

قطعہ

بیدار ہے فیاض الطاف سیادت پناہ تہی
بہر وہی یار و حشم ارسالت شہید

ہین یہہ رنگ ہی ما بو نین تری جان سفید
کرد جو سرخ میری خون ہین تم سرانگشت
تمہاری دست نگارین کی یاد مجھی پھر سرخ

ہی کہکشان کا شب تیرہ مین نشان سفید
تو خستہ کب ہی ہون نا خن مہربان سفید
نکلتی آنکہہ سی آنسو ہین ایک آن سفید

قطعہ

سرا و نیکو کار و لون میں کیا جا بجا شہید
سیاہ ہوا جہان بہ لب چشم حسین مین
وہ کہی زہر جفا سے شجر ایدا بیمار فرسا
انصر ستم و ظلم سبہ ہی بپا ہیں
تہ دن کہ یہ کا ارادہ نمین جب
میدان کربلا

ردیف الرا

جو یہ پوچھیں عشق کی انتہا کو وہ انسان ہیں اور
ہم تو وہ ہی جو سمجھے ابد کی ناداں ہیں اور
وہ بلا ہوتی ہی ہا ہم جب کہ ہم جیراں اور
پھر یہ ہم اور الف دشت میں بلا کر دل ان ہیں
دل اپنا ہو گیا گر جان سی پہ پانا کوں دل بیابی ہی
ہم تمہاری تابع فرمان ہیں فرمان ہیں اور
کل جو چلا دی پیار و بکل اے عیسیٰ نفس
وہ کوئی دم اس بستر پہ دیر میں ہیں جہان ہیں اور
دیکھ ہو کیسا الفت کی ابتدا ہیں یاروں ہیں یاں ہیں اور
دل لگی ہیں دی صید الفت کی ابتدا رنج ہیں اور

عباس سا شجاع اور اکبر سا نوجوان	ہر ایک ہو خوشی سی گا کر گلا شہید
منظور تہا خدا کو نبی کا نشان ہے	اس سی ہوی حضرت زین العبا شہید
کیا قہر ہی کہ بزم عروسی کو چہوڑ کر	ہو رزمگہ میں قاسم گلگون قبا شہید
امت کی مغفرت میں ہا لب کلام کیا	شاہد خدا و ابن رسول خدا شہید

کچہہ اور ہی غضب ہے شہادت امام کی
یوں تو ظفر ہوی ہیں بہت بینوا شہید

ردیف الذال

ہمنی دیکہا نہ ہی تصویر کا پہلا کاغذ	کلک قدرت کی ہی تحریر کا پہلا کاغذ
یہہ زمین قصبہ ہیں کس کسکی رہی ہی پہلی	دیکہو گر ہو کسی تعمیر کا پہلا کاغذ
اب جو لکہا ہی وہ یہہ کا ہیکو لکہا تہا کبہی	دیکہہ لو اوس بت بی پیر کا پہلا کاغذ
خط نہیں دی تربت تری ہیر نکلا	بدلا قرانکی ہی تغیر کا پہلا کاغذ
سکڑوں نسخہ کئی جمع جہوس ہے مگر	نہ ملا نسخہ اکسیر کا پہلا کاغذ
دی ہی جب جرم وفا پر وہ کسکو تعزیر	دیکہا ہی مری تعزیر کا پہلا کاغذ
سرنوشت ای ظفر اپنی نہیں بدلی جاتی	ہی وہی یک خط تقدیر کا پہلا کاغذ

49

اشک خوں تیرا وہا ای مجہ پہ اک طوفان ہو اور
تا در جاناں ہو مشکل کیوں نہ جانا ای ظفر
آگی دریاں ورنی ہاں ہی نوں دریا میں اور

دیگر

اودہر کبہی آئی نکل کر وہ گہر سی آدمی دور
کہ پہونچی ہم نہ جیت کر ادہر سی آدمی دور
پہونچی ضعف سی لیٹنگہ جہ بچاری آہ
لگی اگر جگر سی آدمی دور
ہم اوپر ہی ہی جگر سی آدمی کی لگی گرہ راہ
بلا ہی دور دور دراز اوپر سی آدمی دور
جہاں چلا ہیں جا بیٹہی وہی دور
ہم آدمی دور نو ہیں پا نہ فی ہاں جاتی
جب لگی بڑہی جانی ہیں ہم سی آدمی دور
چلی ہو دل ہیں راہ محبت رنج و رنج
تہہ ہو پہونچی تمام تلک وہ سحر سی آدمی دور

غیر رخ کو دیکھتا تری ہو کر فریفتہ
خورشید پڑتا ہے بدر منیر آسمان پر

جب ملا تکہ میں عبیر آسمان پر
جو تیرا خاکی ہو غبار اوڑھا اور گی ہو

آیا نظر ہلال جو حضر آسمان پر
تری ہو تیغی سامنے دیکھلو جو جبین

ہے گھر زمین پہ گو وہ تیر آسمان پر
اوس شعلہ رو کی کیون نہ ہو گی گر تجلی برق

کیونکر نہ ہو دماغ تمیز آسمان پر
کی پہونچی میرا نامہ جو اوس ماہ وش تلک

	جو ہو رفاقت گوارا گی مین میری ساتھہ چلا نجاتی ظفر ہمسفر سی آدی دور	

ہجر مین کر یک جنون دیرات سینہ کو نگر تحسب کیا سنگدل ہی ہو تین یارب اسکی ہاتھہ واہ واہ کیا ہی سر تیغ خمار آلودہ مین اون تیر نفو نسمہا ہی بہتر کرتی ہین جو گار ہیہ ہجر کی شب ہو مین انکہو نمین نہا ہین انتی نمید پوچھی گر وہ حال دلکار کہد و اوسکی سامنی		کاش ہم کہا جامین ہیرکا نگینہ کو نگر کرتا ہی تیہر سی جو پڑہ جام دمینا کو نگر پہر دتی ہوتی سی پیمانہ شیشہ کو نگر گر گری گذر ان لوی کو نگینہ کو نگر ہمنشین بیٹھا یہ ہی قہوہ پینا کو نگر پتہر و نسی خوب کوی آبگینہ کو نگر

	دیکھتا ہی جب وہ مرا علم سینہ پظفر کرتا ہی یکہ آہ سینہ ابن سینا کو نگر	

پہونچی جو میری آہ کا تیر آسمان پر چڑھ کر اگر وہ بام پہ کہولی کمند زلف دیکھا نہ کوی روز زمین پر تیرا عدیل ہی میری آہ سرد سی یخ بستہ ہو گیا مژگان تر سی میری نہ کیون غرق آب تر م		مانند کہکشان ہو لکیر آسمان پر کر لی دل فرشتہ اسیر آسمان پر آیا نظر نہ تیرا نظیر آسمان پر کاسہ مین ماہتاب کی تیر آسمان پر ہو بار بار ابر مطیر آسمان پر

روز قلم کو دیکھ ظفر کی کہی ہے خلق
کب ہی عطارد ایسا دبیر آسمان پر

دیگر

دود جگر ہمارا ہی یہ اٹھا فلک پر

۵۰

کہتی ہین لوگ جسکو کالی گھٹا فلک پر
کشتی میں اپنی ... جب چمکا ہی سیف اپنی
یہ اوس کا ... بجلی بنا فلک پر
ستا ہی ... ملا کی بجلی بنا فلک پر
... عارض سی کا ماہ تابان
شرمندہ ہو چکا ہی تیری عارض کی ... فلک پر
دیکھ روبرو کی اسکو ... کھلا تیغ ابرو
اوس مہ جبین کی جسم ... فلک پر
دل میں ہلال ... دکھا فلک پر
... عمر میں ... چرخ فلک پر
وہ چین ... بیٹھا فلک پر
سو بار ... بیٹھا فلک پر
وہ ... ظفر ... بیٹھا

[illegible]

گردی نہ خاک آتش غم پھونک پھونک کر
مجھسی خفا کیا تجھی کان مین تری
برپا کرینگی یاد مین وہ قد کی شور حشر
اکسیر بانتی پھرینہ مجھوسے مین سکی
عاشق نی تیری مثل جہنم بنادیا
دیکھی تجھی ہو زن مسجد تو جان دی

دل رکھہ رہ وفا مین قدم پھونک پھونک کر
غیروں نے روز بامی ستم پھونک پھونک کر
آخر کو سوز نالسی ہم پھونک پھونک کر
قلعی وہ سن ہزار دن درم پھونک پھونک کر
شور فغانسی باغ ارم پھونک پھونک کر
ناموس بتکدہ مین صنم پھونک پھونک کر

دیکھا اثر نہ کچھہ بھی گئی ہم وہان ظفر
لاکھوں فسون خدا کی قسم پھونک پھونک کر

شوخی اوس چشم سیہ کی ہی نگہہ مین اسقدر
ذکر کیا جو وہ کسی سی بات ہی بیسد گریز
جسقدر ہین وہ نو رخسار ہی تیری تابناک
میری آہنگ گرم سی ہی تابی دریا کباب
ہم قدم ہرگز نہ کہتی اپنا گر یہہ جانتی
جنبش مژگان کو تیری دیکھکر ڈر جاہی
گر کرون فریاد مین وہ شاہ خوبان کہی

کوندتی بجلی نہین ابر سیہ مین اسقدر
کج ادائی ہی تمہاری کج کلہ مین اسقدر
دیکھی تابش کا ہیکو خورشید دمہ مین اسقدر
اسکی گرمی پہونچ جائی وہ کسی تہہ مین اسقدر
کہنگی ہین ہر کام مراجعت کی رہ مین اسقدر
خیر وہ چل پڑی کیون سختی مین اسقدر
غل نکر تو ای ظفر اس بارگہہ مین اسقدر

٥١

[illegible]

وہ ایک کیا مزا رکہی لیکن ایکدن
ہم نمین ہی میں کرنی ہی یار دیں بتانکو چار
آہ و فغان و نالہ و فریاد ای ظفر
علام کی یہ نصیب سی سر خستہ جانکو چار

دیگر

لگ جای قافلہ کو آتش اگر ہو پیدا
ہو جائیگا ہوا ہی بیک دم نفس کی اندر
بی جسم زار مین دم یون ہی جیسی خس کی اندر
تا ثیر نالہ میری بانگ جرس کی اندر
دی نار سی جو اوسی مژگانکو ای مجنتن
سو سو ڈروی نشتر ایک ایک رگ کی اندر
سینہ مین اسطرح دل تڑپی ہی بحق ایسا
جیسی کہ مرغ وحشی تڑپی قفس کی اندر
رکہو نہ ایکدم بہی بو جای وقت گریہ

اوسی قاصد کو دی خط جو میری خبر کی پہیر
آگیا ہاتہہ تری دیکہہ ایک بوسہ پر
مینی چاہا تہا کہوں حال دل اپنا اوس سی
دیکہہ مردار نکر تو اسی ہی صید فگن
دل مین یون پہرتا ہی وہ عالم تصویر مری
مانگ ایدل ہی تری واسطی سیدہ رستہ

یہہ خطا اوسکی نہین ہی مری تقدیر پہیر
نیکی تو دل کو نہ اس عاشق دلگیر کی پہیر
منہہ لیا اوسنی مری سنتی ہی تقریر پہیر
پڑ ہکی تکبیر جہری حلق پہ نخچیر کی پہیر
جیسی فانوس خیالی مین ہو تصویر پہیر
دیکہہ کو چمن ہی اوس زلف گرہ گیر کی پہیر

خاکساری کی ہو دولت سی غنی جسکا دل
الٹکر دی وہ قلم نسخہ پہ اکسیر کی پہیر

غیر ایک ہی لگاتی ہین اوس آستان کو چار
مہمان مرای ہر مین جو آگیا ہی تنگ
ظلم و جفا و جور و ستم تیری بیوفا
جب عشق سی بڑہا مری دسکا فروغ حسن
دو چار ہی جو اشک ٹپک جائیں چشم سی
رخسار تیری دو تو وہ مین ایک جلوہ مین
گہر یار کا ہی چار قدم پر نہ گیا ہوا

قفل او رہم لگائینگی اپنی زبان کو چار
دشوار دن مین کاٹنی وحشی زمانکو چار
کافی ہین میری عشق مین یہہ امتحانکو چار
چاند اور ہی لگی منہ ماہرو یانکو چار
دین غوطی ایک لحظہ مین نہ آسمانکو چار
دیتی ہین داغ لالہ باغ جنانکو چار
مشکل قدم اوٹہانی مین اوس ناتوانکو چار

ہون ابتدا سی کہ پیدا ہوا ایک ہی بیکسی اندر
آفت پڑی وہ اوس پری کا پہیر دیکہا بار آتا
جینا ہی جسکا نامیش کی اندر
اور دیکہا جسمین ہی یہ ... فراغ اوسکو
دنیا مین ای ظفر ہی ... اندر
دل اسکا ہی رہا ہو حرص و ہوس کی اندر

دیگر

دو ہی ہی عین با ہو مین او ہی بلا مین چار تیری
یہین بہ ہیں سر کی کشیدہ مین بانی چار
ساکنا بہ ہین مین ہی دیکہا ہی جان سی تنکی ... چار
دل او جان او بہ مین ... جستجو مین چار
سر ہی ... تحفہ ... نیز مین چار
تا چند ... عاقبت ... اوجا ابہ مین چار

ایسی جا ہوتا ہی جلوہ ازلی الفضال الی [illegible]
سمت معروف ہی تیری [illegible] بن ہی [illegible]
میری [illegible] ہی [illegible]
[illegible]

زبان پکڑی ہی ظفر اپنی سخن ہی دم [illegible]

چار بار آٹھ پہر میں وہ اوسی ملتی	اوسی ملنی کی ہین معلوم نہیں کہاتین چار
میں یکبار مری چشم سی برسی آنسو	ایسی ہون چار برس میں ہی برساتین چار

چار یار روسی نبی کی ہی عداوت جسکو
مہر بہ ہم مارتین اوسکی ظفر لاتین چار

جی چاہتا ہے میرا اگر تمہاری در پر	اپنا بیان کرونمین احوال دل سراسر
جانی مجھی وہ ہاتک دیتا ہین ہے کوئی	رہجائی میری دل کی دل ہی مین پہر نگر
کس سی حقیقت اپنی بن آپکی کہون مین	سنتا ہی کون میری جو ہی سو ہی ستمگر
میرا جو حال ہی سب تم پر کہلا ہوا ہے	روشن ضمیر ہو تم اور عاشق پیمبر
دریای غم مین ہر دم بہتا رہا ہون غوطی	بہر خدا نکالو اس سی مجھی تم اگر
آتا زبان پہ میری جب نام ہی تمہارا	ایک جوش عشق میری وتہاہی لگی اندر

پہونچو مدد کو میری کہتا ظفر ہی دل سی
یا بو علی قلندر یا بو علے قلندر

جو ہولا سیف لا یار کی تحریر خنجر پر	نہ کیونکر جان دے پھر عاشق دلگیر خنجر پر
وہ پہر کرکاٹتا ہی وہ یونہین قتل کرتا ہے	نگاہ تیر کو اوسکی تو ہی توقیر خنجر پر
بہک جاتی تیرا ہاتہ قاتل ور جانب کو	نظر ہی اسلئی اپنی دم تکبیر خنجر پر

دیگر

میرا اونکا معاملہ ہی اور

اونی ہر دم بہ مجھ گلہ ہی اور
دیدہ و دل میں وہ رہی میرے
کیا بتا دو منزل ہے اور
صفت تم کان سی دل نہیں ہے تا
پلکہ کرنا مقابلہ نہ سمجھے
کعبہ و واعظ سے نام عشق نہ لے
حل ہوگا یہ مسئلہ ہے اور
کہاں یہ داغ بلکہ انگاری
ظاہر دل کا حوصلہ ہے اور
دل گرفتہ رہیون ہون لاکھون
زلف مشکین کا سلسلہ ہے اور
درد دیتی ہیں جو وہ بھی
اے ظفر یہہ تو فاصلہ ہی اور

دیگر

زلف و رخ کا جو تصور ہی ادہر پیش نظر
ہی ہمیشہ جو شام و سحر پیش نظر

مطلع ثانی

راہ مین ایا جو مین یار کا گہر پیش نظر
مین تو سمجہا کہ ہی فردوس کا در پیش نظر

مطلع ثالث

کوئی دن طفل سی ہنگام یاری کی بہر [illegible]
فہم دی جو لیا جو رکہہ کی خاطر سر ہتیلی پر
کرین ہم مت سمجہو کہ یہہ اعمال لکہی تو
بہ قدر یہ پہنچا ہی غرض سطر ہتیلی پر
قدم وہ عشق کی پہنچی جو چمن کا ہی لطف اپنا
کہ جو سر بار اپنا رکہہ لی ہی سر ہتیلی پر

جہمی دلگا او نہین گلہ ہی اور	سنتی ہو یہہ معاملہ ہی اور
جو جو باطن مین ہنر ا سکہتے	او نسی ظاہر مقابلہ ہی اور
فقر و شاہی ہیم ہی دیکہو بیان	یہہ فقیرانہ جو جلہ ہے اور
گر بگرتی یہ او نکی بگرین ہم	ابہی ہو جاتا فیصلہ ہی اور
بشریت سی کون ہے خالی	ظاہر اسب مین فاصلہ ہی اور
کفر و اسلام ایک ہین کسطرح	دو نو فرقون کا سلسلہ ہی اور
امد و شد مین دم کی دیکہہ فری	نفس کا یہہ مجادلہ ہے اور
یا الہی چلا کدہر سے طرف	کہ نفس کا تو قافلہ ہی اور

طامعین تیری قدر کیا جانین
الطیفہ تجہہ مین حوصلہ ہی اور

بلا سی گر نہین رکہتی تو ہم رکہ تیلی پر	خدا کی راہ مین رکہتی ہین اپنا سر ہتیلی پر

مطلع ثانی

دل سوزان کو میرے کہہ تو لیکر [illegible] تیلی پر	پہپہولا بہر کے [illegible] لبریز تیلی پر
خدا جانی یہہ کس ترک قمر کی نذر کی خاطر	نکلتا ہر سحر ہی مہر رکہکر زر ہتیلی پر
چمن مین گون می نوشی کو ایا ہی ابی [illegible]	سبو بردوش غنچہ گل کی ہی [illegible]

ای وہ [illegible] خورشید اسپر پیش نظر
پیرہ ای [illegible] سی ہون جا کی یہی [illegible] پیش نظر
جلوہ حسن [illegible] کیا جلوہ [illegible] پیش نظر
دل ہی [illegible] ای ہمیشہ اینہ پیش نظر
[illegible] ای [illegible] بار [illegible] پیش نظر
ہمیں ایک نظر [illegible] حال [illegible] پیش نظر
دل [illegible] مین ہو [illegible] پیش نظر
جب [illegible] ہمہ [illegible] کہ [illegible] پیش نظر
دل سو [illegible] پیش نظر
[illegible] جب [illegible] پیش نظر

رکہہ سدا زیر نظر آئینہ دل کہ مدام
رکہتی آئینہ کو ہین اہل نظر پیش نظر

شغل آئینہ سی یکدم ہمین فرصت ہی نہین
رہتا کون آئینہ روی یہہ ظفر پیش نظر

ردیف الزای ہندی

غرور سی نہ تو موچہونکو اپنی اون مروڑ
کہ دیکا پیر فلک دیکہہ تیری کان مروڑ

چمن سی توڑ کی پہولونکو پہینکا گلچین
کہو کہ چہین لے ہاتہہ اسکا باغبان مروڑ

گلوری ہنسی جو مانگی تو یہہ ہوے وہ خفا
کہ پاندان سی دے پہینک ساری پان مروڑ

قضا کی پنجہ سی ہرگز نہ چہوڑا اسکی وہ ہاتہہ
اگرچہ شیر کا دی پنجہ پہلوان مروڑ

زبان راز جو ہو دی نہ شمع تو گلگیر
پکڑ کی چٹکی سی کیون وسکی دی زبان مروڑ

تری ہو وہ نسی ہی ہمسر اگر ہو مجہہ پہ رو
تو پہینک دونا ہی ہاتہو نسی مین کمان مروڑ

گمان ہوتا کچہہ اوسکو تو لیکی قاصد سی
ظفر نہ ڈالتا خط کو وہ بدگمان مروڑ

...

جو دیتی آنسو وہنسی آستین ہنگو کی نچوڑ
تو دیتی دامن چرخ برین ہنگو کی نچوڑ

ای ظفر دل کی تکان میں جوڑ

نکرسی لیتی ہی ہر زبان میں جوڑ

ای وہ تیغ دو ہے ابروی پر خم

۵۵

ردیف الزای معجمہ

ہو وی نہ اگر اشک مرا نامہ بر تم
پہونچی مری دل کی خبر کیون کر تمہین
ایشوخ ستمگر یہہ مژہ تیری نشتر
چہتی ہی جگر مین روش نشتر تم
پہنچہ دل کی جراحت کو نہین جانب مرہم

کافر ہی کسی [illegible] نظر سیم
لمبی بہار ہ عشق [illegible]
کل اہم سست قدم اور جنون [illegible]
[illegible] جب ہی قطع ہو دو مین
[illegible] نا پہ [illegible]

دیگر

نہ ڈال میکدہ مین دیکہہ کے محتسب اندہیر
ذرا عذار ہی تو دزم نہ آفتاب کی توڑ
رہی ہی قسم میری وہ بلند پرواز ہی
لڑو ہی اک اپنی عنبت ظفر عقاب کی توڑ

جو نامہ بر سی ہوا اونکا آج کل مین نگار
لکہا ہوا تہا مقدر کا یہہ ازل مین نگار

دل اوسکی زلف سی جا جا کی کیون وہ الجہتا ہے
نہ کرتی اوس سے کہین آ گئی اپنی بل مین نگار

جو بن سنور کی عدو کے بغل مین بیٹھی ہین
تو دل کو دیتی ہین کیا کیا میری بغل مین نگار

نشی مین دیکہہ خط کہکشان ہین سبو جہی
کہ بال آیا فلک کی پڑا کہرل مین نگار

ذرا ہی سامنی میری اگر عدو بگڑی
تو منہہ کو دونا ہی اوسکی ہین ایک پل مین نگار

جو چاہتا ہی رہی آبرو نہی تیری
تو زہر مار کسی کو نہ اس عمل مین نگار

ہماری دلکو جو بدلی ہین وہ دین بوسہ
رہین ہی کوئی ہی ایسی ادل بدل مین نگار

بگاڑ دی ہین کہین نقد ہوش دختر رز
کہ اس چہنال کی رندو پڑا ہی جہمیلی مین نگار

بنا ہی حق نی ظفر وہ تیری طبیعت ہی
کہ دخل کیا ہی ذرا ہو تیری غزل مین نگار

عشق دیوی صراحی شراب ناب کی توڑ
تو رکہدین سب ہے مینا گردن مین حباب کے توڑ

اوٹہین گی ابر جو ساقی یون ہین کیفیت
تو ڈالدی دین کہین توبہ نہ ہم شراب کی توڑ

سوال بوسی پہ دیکر جواب توڑ گی تو
نہ خاطر اے صنم اس خانہ خراب کی توڑ

چمن مین اوس تن نازک سی گر مقابل ہو
تو پتیان ابھی پہنکین گل گلاب کی توڑ

غمو نکی اتنی گران بار ہو سینی گی دلکو
کمر نہ میری دل گرم اضطراب کی توڑ

کرے دل دست قضا مین [illegible]
وفا کرو اس دشمن مین [illegible] ظفر [illegible]

دیگر

[illegible] او سکا آ نا کیا [illegible]
[illegible] زلف و رخ [illegible]
[illegible] قاصد [illegible]

صبح کچھ اور شام ہی کچھ اور
رنگ بدلی ہی کیا زمانا روز

ہم بہاتے کو اشک آنکھوں سی
ڈہونڈ لیتی ہین ایک بہانا روز

کوچۂ زلف مین ہی سرگردان
دل صد چاک جیسی شانا روز

شیخ ہی اور ہر سحر مسجد
ہم ہین اور اوسکا آستانا روز

دی جو وہ حکم ہمکو آنے کا
ہو مقرر ہمارا آنا روز

یاد مین تیری چشم مست کی ہے
خانۂ دل شراب خانہ روز

ای ظفر اپنی تیر مژگان کا
دل کو کرتا ہی وہ نشانا روز

جیسی جاتی ہی مری آہ و فغان دور و دراز
ایسا پہونچی ہی کوئی تیر کہان دور و دراز

دل سی ہین پھر وہ نزدیک اگرچہ ہر جا
میری گہر سی ہی بہت اونکا مکان دور و دراز

نام سی اوسکی نہ ہمسر ہو فلک پر خورشید
آپ کو پہنچی خط کا گلستان دور و دراز

رکھ نہ تو راہ محبت مین قدم بیہدہ رستہ
دیکہیں ای آہ دل بی تاب و توان دور و دراز

جانتی لوگ ہین جسکو فلک نیلی فام
وہ مری آہ کا پہونچا ہی دہوان دور و دراز

مجھکو ڈر ہی کہ تری زلف دوتا کر دل سے
قصہ پہونچا ہی ای آفت جان دور و دراز

کیونکہ مر مر کی نہ طی ہو سفر ملک فنا
ای ظفر ہی یہ رہ عمر روان دور و دراز

[illegible]

۵۷

[illegible]

ردیف السین مهمله

مرہی تکیہ پہ آیا کیا وہ میری خاطر کی پاس
جو تمہی بستر نکرنی دی مجھی بستر کی پاس

مطلع ثانی

کان کو گوہر ہیں رخسارہ پیکر کی پاس

جلوہ گر ہی ایک ستارہ پیہم انور کی پاس
زلف مشکین کو سمجھ کر میں سر ساریہ
ہاتھہ میں ہو سکا اپنا تہاری در کی پاس
داغ دل متصل ایک آبلہ ہی جا ہی
تو نہائی ہووی اپنی شیشہ اس ساغر کی پاس

دیگر

کری ہی آتش دلہای ہیز ار کو تیز
ظفر پوچھ کریکی کیا ہوای کوچہ یار
جنون میں دیکھہ کی ناخن کو تیز خار کو تیز
رو دہیا ہی تو ہا تیز ای جیب و دامن

رہیگا تا بہ دم واپسین نشیب و فراز
کہ دم کی ساتھہ ہی ہی تنفس میں نشیب و فراز

سمجھنا اُسکو اونچا ہی اور کو نیچا
کہیلی کا تجھہ پہ یہہ زیر زمین نشیب و فراز

قدم سنبھال کی رکھنا کہ راہ عشق میں ہیں
ہزاروں بیدل اندوہگین نشیب و فراز

کبھی ہی سر تہ خنجر کبھی سنان پہ سر
دکھائی ہی یہہ تیز طرز کین نشیب و فراز

جو پھر کی آئی مسافر کوئی تو ہو معلوم
عدم کی راہ میں ہی یا نہیں نشیب و فراز

ملا کی خاک میں تہہی گرد باد کی مانند
ہمیں دکھائی ہی چرخ بریں نشیب و فراز

پہری نہ دوڑ تا مجنون ہوا کیطرح ظفر
جو ہو وحشت جنون میں کہیں نشیب و فراز

ظفر جو دیکھتی ہیں ہم نگاہ یار کو تیز
نہ ایسا پائی چھری کو ہمیں سی کمار کو تیز

اوڑائی جلد مرا سر تو کہدو قاتل سی
زیادہ اور کری تیغ آبدار کو تیز

کرینگی دیکھی کس کس کو صید تیر نگاہ
چلیں ہیں آج نہایت ہی وہ شکار کو تیز

مقابلہ میں اگر برق آگئی اسکی
تو پاؤگی بہت اس آتش شعلہ بار کو تیز

غضب تو یہہ ہی کہ ہوتا ہی تیر جب ہمپیر
تو اپنی ساتھہ وہ کرلی ہی وہ رہوار کو تیز

پسند دل کو ہی یوں وسمہ نگاہ کی تیری
شراب جیسی خوش آئی شراب خوار کو تیز

ارادہ دیکھی کیا ہی کہ آج دیکھتی ہیں
وہ چشم قہر سی اس اپنی جان نثار کو تیز

اگر سر گشتہ طالع ہو تو پھر کیا ہو
اپنی پھرتا ہوں دیوانہ تیرا در بدر
حسن بلبل کا ہی جاوہ نامہ لیکر نامہ ہی کسی پاس
سیہ دل اپنا سیاہ ہو گیا اور جیب کی پاس
پہنچا اشک ہی جام صبا ہی کا دیدی کی پاس
جواب میں یہی آئی گروہ عاشق مضطر کی پاس
ای ظفر اوس سلسلہ اس دل دیوانہ کی پاس
دیکھہ کی نادان تیری زنجیر کی پاس

ردیف سین

کیا بر ہا پی ہین کرین بادہ پرستی کی ہوس | گئی مستی کی وہ دن ہوگئی مستی کی ہوس
قتل کو میری ہے شمشیر دو ابرو کافی | میری قاتل کو ہی کیون تیغ دو دستی کی ہوس
خلش دل الیسی اوہنین بانہہ کسی مولا ہی | نہ تو فہنگی کی ہی پروا نہ ہے ستی کی ہوس
خاک ہو چین اوہنین جنکو بگولی کیطرح | گہ بلندی کی ہو خواہش گہی پستی کی ہوس
شمع روتی ہی کہ ہی مگر جلتی ہے | یہی رونے کی ہوس ہے یہی ہنسنی کی ہوس
خاک سی بادہ کشونکی جو بنی جام و سبو | کیا عدم مین بہی ہے میخانہ مستی کی ہوس

ہم وہ آوارہ و سرگشتہ ظفر ہین کہ ہمین
نہ تو ویرانہ کی پروا نہ ہی بستی کی ہوس

یہہ آرزو ہی کہ جیسی دل جگر کی پاس | اسی طرح سی ترا گہر ہو میرے گہر کی پاس

مطلع ثانی

بنا مین کیونکہ نہ گہر یار تیری گہر کی پاس | جگر کی ہوتا ہی دل پاس دل جگر کی پاس
میری طرف سی تو اوس گل کی کان بہر گئے گو | لگی ہی رہتی ہین غماز ادہر ادہر کے پاس
اوٹہی زبانسی کہتا ہوا کہ ہا ہی چلا | جو مثہہ کوئی تیری سوختہ جگر کی پاس
قریب عارض دلدار ہی کہان درگوش | چمک رہا ہی ستارہ کوئی قمر کی پاس
خیال ابروی جانان قریب دل یون ہے | کہ جیسی تیغ ہی رکہی کوئی سپر کی پاس

٥٩

ردیف الصاد

ہمدمو سبزہ خط کا ہی کیسکی سودا
ذبح کرتا ہی اگر مجھکو بچا دامن کو
پیک کا مصحف رخسار پر اونکی دہبا
مری نزدیک سلیمان جہان ہو وہ اگر
خون عاشق سی کری جو منقش ایوان

لکھدو کوئی مجھی برگ گل ریحان پر نقش
ہو جری خوبی سی کہین تیری دامان پر نقش
کیا ہی شنگرف کا ہی صفحہ قران پر نقش
ای پری نام ہو تیرا دل انسان پر نقش
رشک گلزار ہو ایک ایک تیری ایوان پر نقش

ظفر یون ہی اسیران قفس حیرت مین
ہو وی جسطرح سی دیوار گلستان پر نقش

کیونکہ ہو بند حرص مین پاک تسبیح کو کشمکش
کیونکہ اسی نجات ہو تا کہ نہ اس سے چھوٹ جائے
چین سے بیٹھنے نہ دی ایک جگہ پر آسمان
کاکل و زلف و خط مین ہے دلکا ہمارے حال یون

ہوتی نہین ہے دام مین مرغ نظر کو کشمکش
آمد و رفت دم سی ہی جان تسبیح کو کشمکش
رشتی ہی اسکی ہاتھ سی اہل ہنر کو کشمکش
دام مین جیسی طایر ریختہ پر کو کشمکش

لپٹا ہی تجہی چہار گرہ کیا ہی عشق ان گرہ رشتی ہی
ہاتھ سی اسکی دامن وصل جیب تمنی ظفر کو کشمکش

کیا فی وہان کیا مری یار کو تشویش
یاروں نے جو دیکھا مجھی الفت مین ہمارے

تشویش ہے ہی جسکی دل زار کو تشویش
دو چار کو حیرت ہوئی دو چار کو تشویش

محبت مرض عشق کی علاج ہی کہ ہو وسکا
کسطرح چین ہو بیمار کو تشویش
پیر ہر حضرت عیسی سی مری چارہ گری دوا ہو
جب دیکھتی ہی ہو وہ نہین ازار کو تشویش
تیغ تیز کی کیا کری عشق گر دون کو
دیکھ اونکی ہوئی ابرو خونخوار کو تشویش
دکھلائی جو ایک چشم گہر بار جہرا کا
کیا کیا ہو ہر ایک گہر بار کو تشویش
پیدا ہوئی کیا کیا نہ دل اہل سخن مین
سن کی ظفر آپکی اشعار کو تشویش

وفا سی کام وفاداری مین مخصوص
ناتمام گردون ستمگری مین مخصوص
ہوا ایک ایک نگہ ناری مین مخصوص
نگاہ مست ساقی سی عجب سب مخصوص
اثر صوفی ہو میخواری مین مخصوص
برابر بیماری مین مخصوص
ہو مین کیا ہی ہوشیاری مین مخصوص
دل شیدا مین زاری مین مخصوص
وہ ہی یاری مین مخصوص
ہیں ظفر ستمگاری مین مخصوص

نکالا تیری [illegible] تنگ مین ہی [illegible] کا خواص
رکہتا ہی دل بیمار [illegible] کا خواص
[illegible] کہ ہی [illegible] کا خواص
[illegible] عجب [illegible] کا خواص
[illegible] الایق [illegible] کا خواص

بتخانہ میں ہی کیا مری ہمراہ وہی شخص — کعبہ میں بھی دیکھا تو ہی اللہ وہی شخص

رکھتا جگر و دل میں ہے جو درد محبت — کچھ ہی تو مری درد سے آگاہ وہی شخص

دل ڈوب گیا جسکا تری چاہ ذقن میں — رکھتا ہی بدل یوسف تری چاہ وہی شخص

جو مر گئی ورا و تجھی نہ جون نقش کف پا — ادس رہبری یہہ بندہ درگاہ وہی شخص

بہر کاٹی ہی جو شعلہ صفت تکو زیادہ — ہی آپکی نزدیک ہوا خواہ وہی شخص

جسن بن تجھی اک رات بھی رو رو کی متت ہو — افسوس جدا تجھسی ہو بیگاہ وہی شخص

بجلی ہین ہی شعلہ آہ دل عاشق — پہرتا ہی یہہ پرسوز ظفر آہ وہی شخص

٦١

ردیف الضاد

خدا ہی کیا تجھی اپنا کوئی حبیب اخلاص — کہ تجکو خوش نہین آتا بجز رقیب اخلاص

یہہ گل مین سست وفا آشنا ہین دو دن کی — بڑہا ہی انسی ہزار اپنا عندلیب اخلاص

مری مزاج کی کیونکر نہو خلاف علاج — کہ دشمنو سی رکہی ہی مرا طبیب اخلاص

یہہ تجکو ہوتا ہی معلوم تیری دیکھکی ڈہنگ — کہ ہمسی جاتا رہی تیرا عنقریب اخلاص

نہ کوئی یار رہی اپنا نہ ہی دیار اپنا — کری تو کسی سی کری ہم سا یہان غریب اخلاص

ہزار سورۂ اخلاص ہم پڑہین دن رات — نہوگا او بت کافر سی پر نصیب اخلاص

ظفر عجب یہ زمانہ ہی اور عجب ہین لوگ — عجیب انکی محبت ہی اور عجیب اخلاص

نہ توڑی دل بھی یہہ کیا اس مبتلا کو ہی غرض
[illegible] بلا کو ہی غرض
[illegible] کو ہی غرض
[illegible] شفا کو ہی غرض
دل مرا [illegible] خون یہہ فقط مقصود [illegible]
[illegible] ادا کو ہی غرض
[illegible] وفا کو ہی غرض
[illegible] جفا کو ہی غرض

٦٣

اتنا ہی تھی غرض ہی اس دنیا مین ظفر	
پڑتی سو بار آشنا کی آشنا کو ہی غرض	

ردیف الطای مہملہ

دل عاشق جمال ہی مفتون خال و خط	جان وحشی نگاہ ہی مجنون خال و خط
دیا خوب قطعہ رکھا ہی کیا خوب دائرہ	صفحہ پہ روی یار کی بیہ نون خال و خط
خورشید زیر ابر ہی رخسار تابناک	پوشیدہ زیر پوشش مشکون خال و خط
سنبل قرین سوسن ریحان ہی باغ مین	گیسو سی جیسی یار کی مقرون خال و خط
زیبا ہی دلکی کشور حسن و جمال مین	آئین ناز و غمزہ و قانون خال و خط
دکھلا دیا نوشتہ مرا ایکعلم مجہی	مین تیرہ بخت ہون تر امضمون خال و خط

ہر شب تصور رخ جانان مین اے ظفر	
کیا کیا ہین سو جہتی مجہی مضمون خال و خط	

ابر تر گانسی مری جلتی بارہا عالم کا قحط	بہتی مین دریا دیان تہا جہان تشنگی کا قحط
ہمنی رنج اتنی سہی پایا رہا کوئی نہ رنج	ہمنی غم کہای یہانتک ہو گیا اب غم کا قحط
اس دل بیمار کو بیجاؤن یارب کسکی پاس	ہو گیا عالم مین خوبان مسیحا دم کا قحط

نکلی جو اسکو تصور میں کسی مہ پارہ کی
خط بیچا یا اب خط کی طرحسی بگڑی ہوا
سیکڑوں تخماط ہو کر دختر رزسی جراب
ہم بہرک کر دام کی صیاد دین بگری اوڑا
مرگ عاشق کی خبر جب تک مکرر سن نہ لے

بچا ہی اٹھو کسی دشمن گہر کی احتیاط
الله الله ہی ہمارے نامہ بر کی احتیاط
اٹھو گئی اس میکدہ میں شیشہ بہر کی احتیاط
بر ذر اٹھکو بہی پنی بالی و بیر کی احتیاط
وہ نہ اتنی دیکھنا اوس جگر کی احتیاط

ای ظفر سینہ میں بہر کا اپنی شعلہ عشق کا
ہو چکی دل کی حفاظت اور جگر کی احتیاط

اگرچہ ہمنی لکھا اونکو اضطراب میں خط
گلہ کسیکا نہ شکوہ نہ کچہہ فساد کی بات
مری طرفسی دلین غبار کچہہ و سکی
عجب بہار ہی نظروں میں لہلہاتا ہی
بدل کی لکھنی ہیں خط اپنا اسلئی خط ہم
لکھا نصیب کا یہہ ہی کہ نامہ بر لیا
گئی کہ ہر نہیں معلوم رفتگان عدم
ہمارے قتل کو تیغ قضا کھینچی گویا

مگر خط نہیں وہ بہیجتی ہزار میں خط
فقط ہی خط ہی ایسی انتظار میں خط
لکھا ہی مجھکو جو اونسی خط غبار میں خط
برنگ سبزہ تیری حسن کی بہار میں خط
کہ بگڑ آجا ہی کہیں یہہ نہ کوئی یار میں خط
گرا ہی ہوکی دشمن کی رہگذار میں خط
الٰہی لکھہ کی اوہیں بہیج کس دیار میں خط
کھینچا جو سرمہ کا اوس چشم پر خمار میں خط

٦٣

ای ظفر بیرپہ لیا بار غم عشق اوٹھا
اس ضعیفی پہ بھی انسان ہی کتنا مضبوط

دیگر

غلط عبارت و سرنامہ و سلام غلط
لکھا تو خط میں اونسی مگر تمام غلط
کچھ ایسی غلطی ہی مزاج میں اونکی
کہ راست گو بھی کریں تو وہ کلام غلط

ردیف العین

دیگر

نہ پوچھہ اہل جہاں کی ظفر غلط گوئی
کہ ہوتی ہوئی گذری ہی صبح و دم شبا غلط

کی نہیں کیا مجھسی مری یار نے شرط | کچھہ بہی ہی یا دستمگار نے شرط
دین و ایمان و دل و جان لیکر | دینا بوسہ بہی ہی ایکبار نے شرط
شمع کی طرح رہ الفت مین | سر کٹانا بہی ہی سو بار نے شرط
در پہ اوسکی نہ فغان کر اتنی | ہی ادب بہی دل بیمار نے شرط
چپ کا نزہ مرغ حسین دام مین | کچھہ بہی نہ کچھہ ہی تجہی گفتار نے شرط
راز پنہان گر یہ بہی کہل جائیگا | ہوئی گا رسوا سر بازار نے شرط

جتنی ہین بی قول ظفر اب پیمان
انسی کری اب تیری پیرار نے شرط

ردیف الظا

گلی مین یار کی ہمنی رکہا قدم بلحاظ | گئی ہی توبہ ادب آئی ہی توبہ ہم بلحاظ
ہماری شکل نی سب حال کہدیا اوسی | زبان سی کو نہ کہا ہمنی دل کا غم بلحاظ
قلم وہ کرتی ہین اپنا سیر بہی ہاتہ اہی قاصد | اگرچہ کرتی ہین خط اونکو ہم رقم بلحاظ

جب اوس کی حسن مین یوسف ہو نہ کہا عسم | تو کیا چہپا وہ پس پردہ عدم بلحاظ
تہا وہ جو تک اوس کی جواب نازنی و گل | چمن مین جاتو ابی باد صبح دم بلحاظ
ایسی دو نون پہ تہی کہ بہی گلی گر بلبل | ہم اوسکی آئی ہین ہوئی حرم بلحاظ
ظفر پہ تیغ سی اوس مو کمر کی جب بلحاظ | تو ہر جہاں کی اوٹھاتی نہ موقلم بلحاظ

یہ دیوان ہین حرف دحکایات کا موقع

بر کلام کا ایک وقت ہی یہ بات کا موقع
ہو جو بری کا پہچین اور جیسطرح بیان نیک
کر ورنہ موقع ہو تو ہو ان کا موقع
سا رہی ہین جہی ہم پیار پہ بیان کیا ہیں
بہہ اب کسی وان و بیہ ہیں بیات کا موقع
بیہ اب اپنی کہیں راز دل اپنا کا موقع
کیا جائی قریب ہو نہ اشارات کا موقع
جب دو سی ہی او جسد و مرجہا سیا ہی سی
آیا ہی زلف یہ ہین بر اراب کا موقع
رہ اپنی ہین ہم تنہ وال ایسی کا موقع
بیٹین ہین ہناکو نہ کہی فوطان کا موقع
پیچین او ہین ہم ہین اپنی و ظفر
ہو جائی کسی ان ہو ملاقات کا موقع

حضرت ناصح آپ کی باتین ہین بے موقع
نیہن پیا پہنچی جا پہونچا بے موقع
سی ایک نفس پہونچی پیہم ہوا بے موقع
نہ بنیا ہی جا بان سی رو ہوی پری بے موقع
رخ ہو ہوش تب اپنی عشق لے ہوا ہمین بے موقع
دل ہی پہ کان سکے لگا بام مین
ابر تر سحاب سا ہی برسے بے موقع

خوبرو وضع سی ہو سب کے ہی وہ بیدردی کی وضع		خوب تو ہی سبہی خوبان طرحدار کی وضع

مطلع ثانی

خانہ چشم مین سی خانہ خمار کی وضع		نگہ مست مین ہی مست قدح خوار کی وضع

مطلع ثالث

لب مہ تو کی ہی رخ مہر پر انوار کی وضع		ہی جبین یار کی اور زلف شب تار کی وضع
گر مسیحا ہو تو بنجا ہی وہ بیمار کی وضع		دیکہی وہ نرگس بیمار کو جو ایک نظر
بن سکی جیسی ہا وہ سر وخمدار کی وضع		ایسی خوش وضع نہ مسجد مین نہ گی تلوار
دانت ایک ایک ہے اور مین ہی تہوار کی وضع		دہن تنگ سی وہ درج یاقوت کی طرح
ہی مری پیش نظر تیغ کی بوار کی وضع		دیکہون کیا انکہون سی مجہکو کہ میری در اشک
کہ زبان کہتی ہی تیزی مین وہ تلوار کی وضع		کیون نہ ہر بات مین ایک زخم لگی دلبر مرے

وضع داری کا بہت کرتی مین اپنی دعوے
پر ظفر ہمکو پسند و نہین سی دو چار کی وضع

وہی ہون گی خراب بے موقع		جو پئین گی شراب بی موقع
بت خانہ خراب بی موقع		در خدا سے نہ بول اتنا جہوٹ
دیتی ہین وہ جواب بی موقع		ہمتو کہتی ہین بات موقع کی

دیگر

65

ردیف الغین معجمہ

چمک کا ہی کوئی جو رخ گلبدن پہ داغ
دیتا ہی ماہ کو بھی وہ چرخ کہن پہ داغ
کیون داغ تو نہ دی ہمین روز جلنے ہون
انجم سی لا کہون ہین دل چرخ کہن پہ داغ

ردیف الغ

تحسین شراب عیش کی پینی پہ چار حرف
اور اسطرح کی پینی مزہ جینی پہ چار حرف
لا ایک حرف شکوہ زبان پر سخن کا
پیچ ہے اس تم شتہ کی جینی پہ چار حرف
جاتی تو آب نامہ قلم ہی کی جوئی تو
دی کا پیچ ای کشتہ کی جینی پہ چار حرف
العشق کی شرح سی ہی پیا جینی پہ چار حرف
پھلی ہین یہہ ہزار شنی پہ چار حرف
جاتی تو ہو رقیب کو ہی پہ سم
سن جاوے میری ہر کی زینی پہ چار حرف
ناحق جو کینہ رکھتا ہی تو مجھی ای جسود

کی توبہ مے کی بہنی سی مدت ہوئی مگر
ہوگا چراغ تیرگی گور ایک روز

اتنگ شراب کی ہین میری پیرہن پہ داغ
ہی سوز عشق سی جو دل پر حرق پہ داغ

شعر و سخن کا ذوق میری دل سی دُھل گیا
ایک رہ گیا ظفر جگر انجمن پہ داغ

غیر جاتا کہ وہان دروغ دروغ
ہی یہہ تاب و توان دروغ دروغ

نہین اس نقش پا کو دیکھو تم
نہین دیتی نشان دروغ دروغ

ناصحا کچھ ہی کہو تیری باتین
ہمکو کہتی ہین ہان دروغ دروغ

تم نہین اپنی قول کی سچی
دو نہ ہمکو زبان دروغ دروغ

مین ہون تم سی خط غلط ہی غلط
اور ہو تم مہربان دروغ دروغ

لاکہہ مین حال دل کہون سچ سچ
کہی وہ بدگمان دروغ دروغ

گھر مین جانیکی غیر کی فتنہ مین
کہا نہ ای میری جان دروغ دروغ

اپنی نالون سی بلہوس جو کہی
ہل گیا آسمان دروغ دروغ

مل گئی اون سی اپنی کیا مخبر
لکھتی ہین چھتیان دروغ دروغ

نہ ہی راستی ظفر باتین
ای شہید جہان دروغ دروغ

خط مجھہ پہ اور اسنی ہی کی سینہ پہ حرف
روز ازل سی نام ہوس کی ای ظفر
لکھتہ مین اپنی دل کی جبینی پہ چار حرف

دیکھ
ہو گئی اس مرض سی بیسبب عیان ہی موقوف
کیا خطا دیکھی جو جفا کی خط و کتابت ہو موقوف
ہم وہ عاشق ہین عشق کی مرض ہیکی سو موقوف
ہمیشہ ہوتی ہی سبھی ہین ابہی ہی پیار وفا ہو موقوف
یا بغیر یکا ہی اک حرف نامہ صحیح ہو تہ بہ
اور نہ ہی کہتی ہی بیبد و فصیحت ہو موقوف
مین ہون ہیار تمہیں عجب ہیکی اور علاج
سر دی اور جیل پچھی پی نسخہ اوس وجہی موقوف
ہم یہی تمسک کی کہا خط جو وہ مکتوب لکہی
کر دی خط سی کی میری مطلب ہو عبارت ہو موقوف

فتنہ پرداز تری قامت رعنا کا خیال | ابهی ہوئیگا نہین تا بہ قیامت موقوف

الیظفر رکهہ نہ اچها سی محبت کی امید
کہ زمانہ سی ہوئی رسم محبت موقوف

جاتی ہین قاصد بہت کم اسطرف سی وسطرف | آخر اب ہی جاتی تهی ہم اسطرف سی اوسطرف
آتی ہی گور غریبان کیطرف جو تند باد | جاتی ہی با چشم پر نم اسطرف سی اوسطرف
عرصہ ہستی و عدم مین کچهہ نہین ہی دور کا | پہونچ جاتی ہی بیکدم تیا ادم اسطرف سی اوسطرف
تہی طرفدار اپنی سب اوسکی صورت دیکهکر | ہوگیا گل ایک عالم اسطرف سی اوسطرف
کچهہ پتا دل کا نپایا ڈہونڈنی پر تو پہر | سب سی غمخوار و ہمدم اسطرف سی اوسطرف
کیون نہو روزن زار و ن لی ہی لیکر ہاتہہ گر | نرگس و تری وسکی ہیم اسطرف سی اوسطرف

الیظفر پہرتی ہین ساتہہ دلگی ہاتہہ سی
اوسطرف سی اسطرف ہم اسطرف سی اوسطرف

ہو اگر جرم وفای عاشق مخزون معاف | ای ستمگر وہ تو کردی مجکو اپنا خون معاف
دل تو ہی کیا چیز جو تجهہ سی کہون اوسکو عزیز | جان بہی تو لی اگر تو مین تجهی کرد و ن معاف
بانڈ کر تسکین تو اش سمت کی مار کو تا ر | کر دی تو دلگی کی طرۂ شبگون معاف
مین کہان طاقت کہ سر گردن اوسکی سرتا بہ زر | مجکو رکهہ او ارگی سی با بدل مضمون معاف

اور دیکہی

اوس سی بهی مجکو لا کی اگر تو مری کہی معاف
پیغام وصل سی کی کر و دل سی اگر رون معاف
چہرہ بتا تمہارا ہی ہم ہو نہ یار ہا
سر دیا پیارا و نی محبوب جان سی گر مجهو ن معاف
ناتی کا او سیکی عنایت سی کل مین کیا ہی گر کی معاف
ای ظفر سر دیکا سر وہ یار کو وہ معاف

پہنچہ کر لی کا ہو یا عاشق پہ تیر اصاف
ہر سیاہی ای آپ لی کی سرکیا چوب سر دو ن معاف
کسی ہی دل اپنی کی ہر کی سی جیر اصاف
نہین اشکبار ی سی ہی پہر کی دل نہ تمام
نقل اوہ مین ہی جہر و شن دل نہا نہ
تری فراق مین ہی ہا تہی ایک در اصاف
عمر کو نہین ہی جو ہرن اسمن غزن نتی
حو تنہا کر کی بہی تہی

٦٧

تو بر گل سی تر ک فن اوسکا پیر اصاف
ہی جہ کو صبح تند و تیر باد وہ فرو فتن
سینی کو نہ کوئی دیکہی ہی وہ پہر اصاف
جہی کہ یہ حضرت دل خوش فراخ بہجی ہی
پر اسعا ملہ تو پایا اوسکو تر اصاف
چیز تری قد سی ہو ہمسر تو سرو کی سر پر
چمن مین تہ نہیر قمری ہو شکل ار اصاف
کہ اوسکا کیا ہو تری رخ سی شعلہ ہو مہتاب
سینہ کو نہ کی جا کی برق پر اصاف
جو کر کی ہین ایکا لیا سلام ہر
وہ کہو نہ و ہی مین مہر اصاف

اور دیکہی

وہ پہنچی غم سے ہین مجکو امتحان کا خوف
کر کی عاشق جان رکی مین جانکا خوف

مطلع ثانی

عجب ہی دیکھتا ہون یار عشوہ گر کیطرف
چہاں پیرہن جاتا کسی بشر کیطرف

نظر مین جو کسی سمایا ہے وہ پری رخسار
وہ دیکھتا ہی نہین جلوہ قمر کیطرف

ہی خبر ہو قاتل سے اور مین تو
بری نگاہ سی تکتی ہی مرکے سر کیطرف

لگا ہوا ہی مرا دہیان نامہ بر کیطرف
گیا ہی لیکی خط اوس فتنہ گر کیطرف

دیگر

چار قفل پڑے ہوئی ہین تو ٹکڑے
چار طرف

ہوئی یہہ اتکی برس گریہ سی مری برسات
کہ ہی ہر ایک کو سیلاب سے مکانکا خوف

مرا جو دشمن جان ہوگیا وہ جان جہان
تو اوسکا خوف ہی گویا مجہی جہانکا خوف

چمن مین گل کیطرف کسطرح مین دیکھہ سکون
کہ میری دل مین ہے اوس شوخ بدگمانکا خوف

دکہاتی جب سے ہی اوس مہر وش نے گردش چشم
نہین ہی ذرہ ہمین دور آسمانکا خوف

قریب ناقہ لیلا گیا ہی گر مجنون
تو کیا کہی گا کہ ہی اوسکو ساربانکا خوف

ہم اوس سے بوسہ لب کیا کرین طلب ظفر
وہ بدزبان ہی ہمین اوسکی ہی زبانکا خوف

ہین لگی جاسوس وہان اپنی نامہ بر چار و نطرف
جا نا اوس کوچہ مین تو پر دیکھکر چار و نطرف

یہہ بہی ایک مردم فریبی ہی تو اے بے خبر
بزم مین سے دیکھہ لیتا اکنظر چار و نطرف

ماہ پر ہالہ ہی اور ہالہ کی انجم گرد مین
رخ پہ بالا اور بالیکی گہر چار و نطرف

چشم سی ابرو سی غمزہ سی نگاہ ناز سی
تونی ایک فتنہ گر چار و نطرف

یکطرف ہوجا کہ غافل جو ہمین ہے اکنظر
مارتا پہرتا ہی سر اٹہہ ہون چار و نطرف

یہہ بہی قسمت کا لکہا ملتا نہین ہر گز پتا
ڈہونڈتا پہرتا ہی قاصد اوسکا گہر چار و نطرف

اوٹہہ گیا ہی ان پہلو سی گہبرا ہوے
دیکہتی ہین گہر مین ہم ہو کر چار و نطرف

کیا تماشا ہی کہ وہ تو ایک ہی اور اسکا نور
تم جدہر دیکہو ودہر ہی جلوہ گر چار و نطرف

[illegible]

[illegible]

دل پھر کا جو اوس صف مژگان کی سامنے
کیا اس سی فائدہ جو کوئی ایک طرف مرے

پھیرا نہ منہ کو تیر بلی جگر دوسری طرف
جب تک ہو سکی اثر دوسری طرف

دل بھی ہوا نہ اپنا طرفدار ہی غضب
ایک آہ مین ہوا یہ ظفر دوسری طرف

چھپ چھپ کر آتی ہین کبوتر نامہ بر دونو طرف
یک قلم ایسی خط و نہین ہو گئی باہم جواب

لوگ کچھ کچھ ہین لگاتی آنکہ دونو طرف
منہہ نہین پڑتا کسیکا صلح پر دونو طرف

کیونکہ وہ چوری سی آتی ہین کیونکہ ہم چوری سی جاتی ہین
ہم نشین ہو جبکہ جا سو غمزونکا ڈر دونو طرف

میری اور تیری محبت کی نشانی ہی روش
ہوتی ہین خانہ بخانہ ہر سحر دونو طرف

قطعہ

کو بیجا ہے کر اپنی رو بروسی کہدی صاف صاف
ہی بجا دلمین کدورت سی اگر دونو طرف

منہہ پہ تو کچھ اور ہو تم پیٹ پیچھی کچھ اور
ہو صفائی کیا آئین دگر دونو طرف

عاشق و معشوق کی کیونکر نہ کہین آئی ہی آفت
تفرقہ ڈالین جو غماز الظفر دونو طرف

کیون نہو آزردگی اٹھون پہر دونو طرف
ای صنم مفسد جو دین جھوٹی خبر دونو طرف

مطلع ثانی

قطعہ

دیگر

٦٩

ردیف القاف

کبھی نگاہ سی ہی دل اسیم بر کا فرق
کرتا ہی دل کی فرق کو ظاہر نظر کا فرق

ہو دی نہ میری ساتھ وہ بستر پہ رات کو
جب تک کہ درمیان ہو بالشت بھر کا فرق

بلبل پہ ... کچھ بھی ہو نالہ گرش
منطق نہین سمجھتا وہ دل درجگر کا فرق

میری اور اون کی نالہ مین ... کا فرق

ای ہی ہم پاس ... وہ فرق ...
ایا ہی اون کی دل مین کچھ اب ... کا فرق

پوشیدہ دل مین رہ گیا ہی اپنی ہزار رنج
کیا ہی چمن مین غنچہ خندان ہی شاد خاک
اور کیون جہان فانی مین ہمکو ملا دیا
کیا ہوگا اور اس سی زیادہ عناد خاک
پروانہ جان دی ہی جو اس شمع رو پہ تو وصل من
ہوئی مین نہ جا بجا ... نامراد خاک
انصاف ہی جب اہل سخن مین ہو ظفر
کہتی ہی سخن کی اسی کوئی اوستاد خاک

دیگر

نادان تری ہی جو کسی سی ہی اب چاہتا سلوک
تی صاحب سلوک ہی نی رہا سلوک
تھی مین تری ستم زدہ کی ای ستمگار
ظلم و ستم ہی شفقت و جور و جفا سلوک
اچھا کبھی ہوئی دیا میرا ز غم دل

اوس زلف مشکبو نی کیا تو یہہ اچھا کیا سلوک
خط کر کسی سی میرا حال قاصد سی کچھہ کیا
... اور نکالا سلوک
... سی کیا نہین
انداز و غمزہ ناز و ادا سی ... وفا سلوک
... نہین تو محبت ... سی
... کیا ... دیکھا ...
جو او سکی حال زار ... نہین و فلک سی سلوک
... سی کچھہ ... ہی ... کیا ... سلوک
انصاف ... ہی اس ... کیا ہی عجب
اور ... کیا سلوک
... ظفر ... سلوک

مدتسی جبین اور مری دل مین ظفر
ڈالا ہوا ہی وہین نگہ فتنہ گر کا فرق

خدنگ یار نہین کچھہ دل و جگر مین فرق	تو ایک گھر سی کچھہ دو گھر نہ گھر مین فرق
وہ صاف آئینہ دل مین ہی تنظر آتا	نہ ای جسکو نظر او سکی ہی نظر مین فرق
یہہ جوش گریہ سی عالم ہی اشکباری کا	نہین ہی ابر مین اور میری چشم تر مین فرق
نگاہ مردمک چشم یار مین یک جا	کہ خونشا نہین ہو تیغ اور سپر مین فرق
نہ دل مین فرق بری گر فراق ہو برسون	یہہ ہو نہین کہ جو آجائے خط بہر مین فرق
ہوئی مین جیسکی زرد دیکھو اشک ہی زرد	رکھا نہ عشق نی کچھہ رنگ سیم و زر مین فرق

ظفر کہلا یہہ حلاوت سے ہمکو تو بہ کے
نہین ہی وہ لب شیرین مین اور شکر مین فرق

ردیف الکاف تازی

کتنی ہی ہو گئی ہین جم و کیقباد خاک	دنیا کی عز و جاہ کا ہو اعتماد خاک
پوچھا نہ جیتی جی کبھی جسنی ہمارا حال	کیا ہمکو بعد مرگ کریگا وہ یاد خاک
گنبد بنی گا گور پہ مجنون کی دشت مین	لایا سمیٹ کر ہی جو یہہ گرد باد خاک

کس مکان میں مری چشم پری زاد کی نوک ہیں
دل دیوانہ پہ ہی نشتر فصاد کی نوک ہیں
ہای ہی چبہہ جگر چرخ میں پہنچی الفت روشن ہوئی
نیستان وقت میں ہی مری آہ و فریاد کی وہ ہیں
ای شمع ابرو کی [illegible] کی
دل کو سینہ سے مری نکلی خنجر بیداد کی نوک ہیں
کہ مرے دل عاشق میں پہنچی ستم ایجاد کی نوک
صاف دنبالۂ چشم پری ہو بی نکلا نہیں

انسان کے زندگی تو ہی ایک دو نفس تلک
سامان کر رہی ہی کا لاکھوں برس تلک

دامن بچا کے چھوڑتا ایسا ہو تو شرر برق کو
گر آئے آتش آشیان کی مری خار و خس تلک

دل دین ہم اوسکو اپنا جو ہو سود و زیان کے
دو چار سے مو ری دے منہہ اپنے دسترس تلک

ساقی نگاہ مست سے تیری عجب نہیں
مدہوش محتسب ہے اگر ہو عسس تلک

دعوی کرے عشق کا پہنچے اگر خبر
اس عاشق ستم زدہ کی بلہوس تلک

احسان کرے اسیر قفس پر نسیم صبح
ایک برگ گل جو لائے چمن سے قفس تلک

سن سن کے میرا نالہ و فریاد اے ظفر
خاموش ہیں زمانہ میں نے جرس تلک

کہ ہی چہرہ کی جیون سوزن فولاد کی نوک
یہ ہو تو نکلی سی نقشہ اگر ہو باریک
اوس کی مری کا تیشہ بہزاد کی نوک
ان مور کی پی مانی خامہ [illegible]
سخن اہل تعلق میں ہی بنیاد کی نوک
الظفر نکلی ہی جو بات محبت نزدیک
پہنچی قیامت [illegible]

۷۱

دل میں مرے وہ چشم پری زاد کی نوک
اس طرح چبھتی ہی جیون سوزن فولاد کی نوک

تا بسر چرخ برین عشق مین پہنچی آخر
اس مرے تیر آہ دل ناشاد کی نوک

دل میں عاشق کے کھٹکتی ہی ہی دم مرگ تک
ہای دنبالۂ چشم ستم ایجاد کی نوک

وصف عالم تصویر تری نقشہ کا
رکھتی ہی نوک زبان خامۂ بہزاد کی نوک

دل میں لگتی ہی نکلتی ہی جگر میں جا کر
ای ستمگار تری ناوک بیداد کی نوک

اضطراب رگ مجنوں سے یہہ در ہی فصد
ٹوٹ جاوے نہ کہیں نشتر فصاد کی نوک

کس طرح سی یہ چبھی ہی سخن کے دل میں
نکلی ہی طرز سخن میں ظفر استاد کی نوک

پہلے نکلی وہ قیامت عیادت نزدیک
کبھی وہ لیلی میں
محبت غیر میں پہنچی ایسی غیرت نزدیک
کہ نہ ہی او نکی جیا اس غیرت نزدیک
روز محشر سے ہی یہ رات زیادہ ہی دراز
سمجھ اے دل نہ تو صبح شب وقت نزدیک
دور الفت سے ہی بیٹھیں فاتحہ گر جا کے پڑ ہو
کشتۂ ناز کی ہی اپ کی تربت نزدیک
لگتی دو میں ہوں شب ہجر میں
کی آہ میں غم ازغم و حسرت نزدیک
ہی ہم سے کیا چشم مروت ہو بچھی
نکلی ہی ہم دم وفا [illegible]
ای ظفر کفر و نفاق و ستم [illegible]
ہوں یہ زرہ جا میں کر ای ای [illegible]
تمام بھیجیں ای درد و دل کا [illegible]
یہ سارا خانہ شاہ زیک میں چراغ [illegible]

سوائی کنج قناعت جہان ہی ہان ایک
جہان مین ہی تو یہی گوشۂ فراغ ہی ایک

فراخ دستی ساقی کا دیکھنا عالم
کہ دی ہی مستی جو کوئی مانگتا ایاغ ہی ایک

سرشک خون سی یہہ انکھون نی گلفشانی کی
کہ اسکی جیب سی تا دامن اپنے باغ ہی ایک

بغیر نالہ ہو کس سی نشان دہی دل کے
بتاتا ہی یہہ دل گم گشتہ کا سراغ ہی ایک

رہی جہان مین ہمین نیک و بد کی کچھ ہی تمیز
نظر مین اہل جہان کی ہما و زاغ ہی ایک

ظفر ہزارون ملے عالی دماغ و روشن دل
ترا سا پر ہنین رکھتا دل و دماغ ہی ایک

اوس چشم فتنہ زا سی لیتا سبق فلک
کرتا اولٹ پلٹ ہی جو ساتون ورق فلک

ہو گئی نثار یہہ کسی خورشید رو پہ کیا
رکھتا ہی جو پر از درِ انجم طبق فلک

اہل زمین کا ہی تری گردن پہ خون یہہ
ہر شام ہوتی ہی جو تجھہ پر شفق فلک

لاہی گردشون سی میرا ناک مین یہہ دم
کہو کر رہیگا تجھہ جو ہی سد رمق فلک

اوس ماہ وش کو ہم پر کر اب مہربان تو
پہر کیا کیا جو ہم سی ہوئی جان بحق فلک

کیا جانی ہی غرض سی پہ خوشی کیا جہان میز
یہان ہمکو دی رہا ہی قلق پر قلق فلک

جسکو سمجھہ رہی ہین ظفر لوگ کہکشان
نالون سی ہو رہا ہی مری سینہ شق فلک

کیا تھی چمن مین ہو کوئی ای صنم تم شریک
پیدا ہوا نہ تیرا اداؤن کی قسم شریک
ایسا ہوا نہ عشق مین کوئی تمہارا یکدم شریک
صد آفرین ہمین کہ ہوی رنج و غم تم شریک
اپنا ہو ناز و غمزہ و آن و ادا مین ہی
کرتی مین قتل مجھکو یہہ ہو کر بہم شریک
کرتا ہی تم جو روز فلک ہی نئی نئی تم شریک
سمجھی اگر اپنے کو میرا ای چشم تم شریک
کرتا ہی تم جو روز فلک بی نئی ستم شریک
کیا جانی کون اسکا ہوا یہہ تم شریک
عاشق ہوئی یون حضرت دل کی ہو یہہ تم شریک
اس بات مین ترا کی ہو وہی ہم شریک
اوس ذات لاشریک کی قربان ای ظفر
جسکا کہ معدوم الہی ادو سی کی قسم شریک

دیگر

جو خط ہی یار کا سکا زلف سیاہ فام مین ایک
سفید بار یہہ شبا ہی راہ شام مین ایک
بنے ہین ایک مستون نے چشم کی نمنامی لے
ملتی تمہار ایک سبو و جام مین ایک
قطع نعوید بی جو پری سبو کیا ہی
جو وصف خال لب یار ہو نوسہ مین ایک
یہہ اوسکی لوح پہ نکتہ مری کلام مین ایک
کہان ہی سی سرمہ کی تجھہ پہ چشم مین تیری
ازار و ناز و ادا مین ہی ایک سے سے ایک
ہزارون بیانشعون کی بین جرام مین ایک
سیہ یہین مین بہ تیری خواہش مین ہی ایک
یہ چوم یار مین غم و درد و حسرت و اندوہ
ستم ہوا ہی وال اس کی ناز و جام مین ایک
ظفر جو ہو تو یہان ہو نکلین وہان بہار مین ایک

کہوں میں داستان غم اگر دو دن کی دو دن تک	ہو ایک بات بھی پوری ظفر دو دن کی دو دن تک

مطلع ثانی

برابر آتی جاتی ہے خبر دو دن کی دو دن تک	ادھر دو دن کی دو دن تک ادھر دو دن کی دو دن تک
برنگ نامہ پیچ و تاب میں ہیں ہم ہی کیا کیا	ہوئی جو دیر تجھکو نامہ بر دو دن کی دو دن تک
جو آیا گھڑی بھر دو دن تو پھر دو دن نہیں آتا	دلاتا یاد ہے وہ فتنہ گر دو دن کی دو دن تک
ہماری حشر تک چرچے ہیں بلبل باغ عالم میں	تری شہرت ہے اسی اے شوخ دیدہ دو دن کی دو دن تک
ہوئے بیمار ان کے لگی تکتی اسکی چار دن مجھکو	نہ لایا کچھ خبر پیغام بر دو دن کی دو دن تک
پھر ویسا کیا وہ ہنستی ہے جو تھی کچھ آج کل الفت	کہ ہے یہ تو محبت اے ظفر دو دن کی دو دن تک

ردیف الکاف فارسی

رکھیں مشکل نہیں کچھ صاحب تدبیر سے لاگ	سخت دشوار ہے گردش تقدیر سے لاگ
توڑتا آپ ہی تو ہاتھ لگا کر ہیہات	سخت جانوں کو نہیں کچھ تیری شمشیر سے لاگ
خوب کس طرح ہدف پر نہ لگی تیر قضا	اے کماندار وہ سیکھا ہے ترے تیر سے لاگ
شانہ کیونکر نہ جگر چاک پھرے سرگرداں	کہ وہ رکھتا ہے تری زلف گرہ گیر سے لاگ
دشنہ آیا ہے ترا تیز جو ہو کر اتنا	اے ستمگار اسے ہے تیری نخچیر سے لاگ

[illegible] ہے دن جو یہاں کو نکال اور دو رو ... سے لاگ

وہ مسلمان اور ان ظفر صاحب ... بیان کر کے خفیف

دیکھا ہے جو تجھے ... سے لاگ

متن سے ہو جو بلا سے ... خواب لیک

بیکس ... ہیں ... ہوں مجھے ... لیک

حسب ... لیک ... قطرہ ... بادل ہی ... لیک

... نہیں ... ان

... یاد ... پروانہ ... ان

... ہاتھ ... کر ... باغ ... لیک

... ہے ... ہوتی ... دل ... لیک

... ہیں ... بیان ... لیک

... دل ... الگ ... ایک ... اور ...

... ہی ... ایسی ... پیش ... اور ...

حسرت سے ہی لگی ہی جھی میں ایسا ہوا الگ

رکھتا ہی دل ان جہاں سے وہ دل ربا

جھک الگ اشارہ الگ گفت و گو الگ

دشمن جو ہی بغل میں مری دل مرا ظفر

ہو و یگانہ جان سے کہ یہ مجھی عدو الگ

دیگر

کرتی ہو رو رو زخم سے قول و قسم الگ الگ

ہمیں لگا و آپ نے رکھی جو ہا مرا و نٹیا

کرتی قلم ہے یک قلم حرف رقم الگ الگ

تیغ فراق کا اثر دیکھ کہ خط میں نامہ بر

لکھی و نب جدا جدا درد و الم الگ الگ

اٹھی ہیں ہم غم زدہ تیری باقی بعد ... و عدا

ہمی ہی دل لگا الگ دل ہی ... الگ

رہتا ہی جب سے دریا ... ستم الگ الگ

جو کہ مست مئی الست ہیں لوگ
ہو گئی ہیں میں نہیں وہ مست ہیں لوگ
صورت اوس بت کی دیکھکر بیخود
ہو گئی لاکھوں بت پرست ہیں لوگ
تجھ پہ وہ بیٹھیں کب جم کر
کرتی اوس در پہ جو نشست ہیں لوگ
دور میں چشم مست ساقی کے
[illegible] بدمستیں لوگ
اوسکی کوچی میں میری جا نکلی
[illegible]

ہای غضب کہ صنم میں ویسی یادہ الگ جلوہ		اوسنا ہی تجھ سی ہی میر اصنم الگ الگ
جو کہ حرم میں وہی پر دیر میں ہی جلوہ گر		کیا ہوا اگر میں ظاہرا دیر و حرم الگ الگ

یوں تو ستم شعار ہیں جو ہیں جہاں میں خوبرو
پر ہی ظہور ہر ایک کی طرز ستم الگ الگ

کیونکہ رہتی ہمیشہ وہ ماہ جبین الگ تہلگ		رہتا ہی ایک زمانہ سی ماہ جبین الگ تہلگ

مطلع ثانی

یوں میں بنی جہاں مردم گوشہ نشین الگ تہلگ		جیسی صدف میں سب سی ہی در ثمین الگ تہلگ
ڈرہی سی دی گراں ضعف مجاری کا		رہہ جو زمین پہ ہی گہرا چرخ بریں الگ تہلگ
پاتی ہو آج ہم جہاں پہلو ساتہہ ہمکو ویان		بیٹھہ رہینگی جہر یاں ہم بہی کہیں الگ تہلگ
پاس نزاکت اسقدر ہی کہ ہمیشہ اپنا سر		رکہتا ہی تیری پاؤں پر آخر ہیں الگ تہلگ
کردی بدن سی سر جدا لیتا ہی کیوں اوٹہا اوٹہا		رکہہ کی گلی پہ تو میری خنجر کہیں الگ تہلگ
کون ہی جس سی خلط وہ رکہتی نہیں ہیں ہمیں ہو		رہتی ہیں اونکی پاس تو ایکہ یہیں الگ تہلگ
جوش جنون میں پہ گر ہر رہ دوی اسقدر		رکہی ہی شاخ گل پر دیکہہ زمین الگ تہلگ

دلکو نہ ظفر اوسی جو وہ اوچہا لتا پہری
شیشہ ہی نازک اسکو تم رکہدو کہیں الگ تہلگ

دل ہی میرا اسیر زلف یار عجیب
اسکی ہیوں ورنہ [illegible]
اس بلند و پست میں [illegible]
بولی کیا کیا بلند و پست میں لوگ

دیکہہ

ردیف اللام

دل ہی [illegible] نعل ہی سی دل
میری نعل میں جو [illegible]
[illegible]
[illegible]

ہی میری حق مین ابروی خمدار کی اصفہانی تیغ کی شکل

چین جبین ای ستمگر نہ ہی تیغ کی شکل کہینچی ہی سر پر

ہو پیر و جوان نہی وقت جوانی تیغ کی شکل وہ جو ہمیشہ تیغ کی شکل

بنگ آلودہ کند ہی پیداکی تیغ کی شکل

سانپ کی دیکہی کلی کا ہی … تیغ کی شکل

ابرو مین بجلی … تیغ کی شکل

ابرو مین جو ہی … ہوون ہو میری تیغ کی شکل

اول ہی … تیغ کی شکل

ابرو کی تیغ تری کب ہوتی ہی اس نخچی کو

دل سی رکہتا ہاس تنا تی تیغ کی شکل

اگرچہ اثر سی میری شوق شہادت کی

اب بقا مین ہو وی رواں تیغ کی شکل

ابروی پرخم ای ظفر وہ ماہ جبین

کو فلک پر کیونکر ہو نانی تیغ کی شکل

کب ہوا عشق کی ہو وین کی قاتل

ہوون ہون ہم … مجنون لاسی

چل … اس بسمل کی اگر منظور ہی

ای اجل کر دی تامل خنجر قاتل سی چل

وہ بہی کا ہین تا وک اجل سی دل		تری خدنگ نگہ کا جو ہو چکا ہی ہدف
پہرانہ غیر سی اوسکا کسی عمل سی دل		ہزار تعض کی ہمنی عمل کئی لیکن
بہ رنگ شعلۂ آتش مرا ازل سی دل		وہ تفتہ جان ہون کہ سرگرم ہجر ازل سی
نہ کو مکن ہی کہ بہلی مرا جبل سی دل		نہ قیس ہے کہ بیابان مین جی لگی میرا
شب وصال کی وہ یاد کر کی جلتی دل		جلی ہی شمع کی مانند سوز ہجر امین

	ملین ہزار وہ عجز و نیاز سی لیکن ظفر ملی نہ مرا مردم دغل سی دل	

گرتی ہی برق نگہ ابر سیہ مین چہل بل		چشم فتان مین دیا اونی جو ہی کاجل
ماری گرمی کی زبان آئی ہی ہو گی نکل		باہر اوس چشم کی سرمہ کا ہین دنبالہ
شجر خشک مین بن پہول لگا کیونکر پہل		دار پر دیکہہ کی سر یار کا اونی کہا
کبہی تالاب مین دیکہی ہین جو روشن کنول		چشم پر آب مین تو دیکہہ مری یاد دل
محترق تابش خورشید سی گویا ہی زحل		رخ پر نور پر اوسکی ہین خال سیاہ
دن تو ہی رات کی اور رات ہی دن کی اجہل		زلف رخسار پہ اور زلف مین رخسار

	رکہہ قدم عشق کی کوچہ مین سمجہ کر اپنا ای ظفر ایسا نہو پاؤ کہین ہی پہسل	

جب هوتی هی تری ناز شمشیر کی قایل

دیگر

عشق کرنا تو کچهه نهین مشکل

ای پناه اس کا هم نشین مشکل

گر بلا دون زمین سی چرخ کو بهی مشکل

روز فرقت مین علم سی جگر حسین

پر اعظمی هی مه جبین مشکل

جسکا نامی سی هی کهین مشکل

تری دانتون سے کی روبرو آنا

جانتا هی دل نشین مشکل

سبتد اس ای دل سکے آینه سی

ماهتاب آئی هے دور دور مین مشکل

تری بیمار کو سر بستر

کهلنا غنچه کی گره کا ایسنا آسان سی	پر جو عقده دل کا هو کا بیت مشکل سی حل
کچهه کتاب عشق مین سرخی اگر درکار هو	دیده عاشق مین معشوق خون دل سی حل
فکر مین جسکی رهی حیران هزارون نکته چین	هو گیا وه نکته روی یار کی اک تل سی حل
کیا تماشا هی کیا آتش کو تاب حسن نی	جام می مین عکس روی ساقی محفل سی حل

ایظفر جو معنی توحید حل هوتی نهی
هو گئی ایکدم مین فیض مرشد کامل سی حل

کب دوست نادانکی هون تدبیر کی قایل	جو دشمن داناکی هون تقریر کی قایل

مطلع ثانی

وه لوگ هین نادان جو هین تدبیر کی قایل	هین هم تو فقط اپنی هی تقدیر کی قایل
هوتی دل بیتاب کو هی اس سی بهی تسکین	هم کیونکه نهو پهر تری تصویر کی قایل
جو دیکهتی هین برش تیغ نگه یار	وه هوتی قضا کی هین شمشیر کی قایل
چهنتی هی هماری جگر و دل کی هوا پار	کیون هو نه کماندار تری تیر کی قایل
ایک ایک گره مین هین بندهی سیکرون دل	کافر هین تری زلف گرهگیر کی قایل
آگی دل پروانه کی او درد جنون کی	نی هم هین خرانی کی نه جاگیر کی قایل
لکها هی کچهه ایسا که سمجهه مین نهین آتا	هون کیا بت خط تری تحریر کی قایل

۷۹

کهینچا کر وه هی جبین مشکل

هی منزل نقش قدم

جانتا هی تو پنهان نازنین مشکل

نقش شیطان جب اپنی مشکل

لیکن هی ظفر

اس غزل کی تهی زمین مشکل

دیگر

ردیف سین

اب کہان وہ دن کہ تھی ہر رات میری پاس تم
ستی تھی یار کہ تہین ہیلیات میری پاس تم
سکتی ہیں ہر بات میری بیٹھی جب تہین پاس تم
پچھتی ہی کیا ہو وہی سونا میری پاس تم
دنیا ہو وہ جب ہین الہام ہم یہان میری پاس تم
لا نہیں ہو خط او وسیلا کیا خط آن میری پاس تم
بھیجتی ہی یکو نہیں کی شکایت میری پاس تم
پہلے تو گذرا ہو ایک جب محبت کا ہوا ان کیا ای میری پاس تم
وایل ہو مکو بیکل ہوا اور لیا میری
دیکھو یا ہی دل وہ تپش نکلی نکلی ہی
ایکی تپتی ہی جسکو شیشہ بھی لیا دل میری پاس تم
سبکو لگا کر مہر سی ہوتی قسم ٹہرا ایسا اپنا بیان
کیدو تاج کی ہی طرف ... میری پاس تم
تھی صابع ہیں وفا قید میری پاس تم

دیکھیے

”

پھر خط نہیں لکھنی کی یہ لکھ دیتی ہیں لیکن — کہاتی ہیں پیغام زبانی کی قسم ہم

کبھی ہیں جوان جوش محبت میں دل اپنا — سچ کہاتی ہیں سر ہین جو انکی قسم ہم

دل سی تھی آہ تو پھر اوسکو کرین کیا — لی لین اگر انسکو نسی روانکی قسم ہم

گر دونکو جلا دیگی کبھی سوز جگر سی — آہ ای تیری شعلہ فشانی کی قسم ہم

ای غنچہ دہن جانسی ہی اپنی ہمیشہ — ہین تنگ تیری تنگ دہانی کی قسم ہم

جلجای تپ غم سی ظفر جان بلاگی
پر اوف نکرین سوختہ جانکی قسم ہم

جو کبھی بجا لائین ہی وہ بسر و چشم — ہم آپکی ہین تابع فرمان بسر و چشم

تصویر تری روی کتابی کی جو ہاتھ لگی — رکھین اوسی ہم صورت قران بسر و چشم

گر زیب سر و چشم ہو خاک رہ دلدار — ہم مانی صبا تیرا یہ احسان بسر و چشم

سر پھوڑین تری در پہ کہ رو دین پس دیوار — جو تو کبھی منظور ہی وہ یہان بسر و چشم

گو پھر نہیں بیٹھا مگر آتا تو ہو قاصد — خط اوسکا لگا لین کسی عنوان بسر و چشم

بالین پہ کیا رنجہ قدم تو نی ہمارے — تیری قدم ای سرو خرامان بسر و چشم

ہر روز تمنا ہی یہی بوس مین آنکھیں
جاتا ہی ظفر مہر درخشان بسر و چشم

پیارے ہم کہتی ہین تمہین ایک بوسہ دیجیے
دیکھو تم

اخلاص میں دیکھو دیکھو تم
ورنہ ابی رکھ جاوگی

حال مرا جو پھیکہ ہی سو وہ سمجھی ہی
پوچھتی ہو کیا
بالین پر ایک

لحظہ میری او بیٹھو دیکھو دیکھو تم
ہمکو ہمارے

کر سکا قلم جب جرم و خطا کسو لکھی ہو
لکھا گیا

لکھا ہی تم نکو لکھو تو خط کو دیکھو تم
سینہ میں ہم

دیکھتی ہو کہ پیکان پی نیزون کی

درد دل اپنا سنا جاینگے ہم
درد سر اتنا ہی دینگے ہمنشین
جون صبا خاک اوڑا جاینگے ہم
چمن دہر سی [illegible]
یا تو دل لیجاینگا یا جاینگے ہم
کون جا سکتا ہی اوس کوچہ مین
زہر ہی دیگا تو کہا جاینگے ہم
[illegible] کی کہا جاینگے ہم

پتیا کوی وہان تک غم خوار
الغرض سب سے کہا جاینگے ہم

دیگر

دو[illegible] کو [illegible] کی اور اونکی الفت کو سلام
عشق کو [illegible] اور محبت کو سلام

مطلع ثانی

۶۸

کرتا ہون غنچہ چاک مین اپنا اپنا تو دیکھو تم
حضرت دل کیا کرتی ہو شکوہ اپنی انکھین دکہا نیکا
کچھہ لکھو تقدیر مین جو کچھہ دیکہنا ہی سو دیکھو تم
مینی کہا جی چاہتا ہی یون آج پہرا دون منہہ سے منہہ
کہنے لگی وہ آئینہ لیکر اپنا منہہ تو دیکھو تم
آئینہ مین ہر ذرہ کی وہ جہر لقا ہی جلوہ نما
غافلو اپنی غفلت سے اب آنکھین کہو لو دیکھو تم
ایک نظر بہر دیکھنے پر یہان آنکھین نکالی جاتی ہین
اسپر بہی ہم رہتی ہین ہین دیکہی ہمکو دیکھو تم
دیکھہ چکی تاثیر ظفر تم اپنی آہ و نالہ کے
گر ہی اثر کچھہ رونی مین تو پہر بہی روکی دیکھو تم

جبکہ روتی ہوئی اُٹھ جاینگے ہم جو ہی منظور کہین یا نہ کہین شوق مین اوس چمن خوبی کی جو نصیبو بہن او نہانی مین الم	بزم مین سبکو رولا جاینگے ہم اونکی نظرون ہی سی پا جاینگے ہم دیکھنا جیسی ہوا جاینگے ہم دلکی ہاتھون سی او ٹہا جاینگے ہم

[illegible]

[illegible]

پیتی ہیں خون دل کو بجای شراب ہم [illegible]
کھاتی ہیں ... [illegible] ... کباب ہم
[illegible]

ای ظفر جو ہیں سلامی حضرت شبیر کی
دو جہاں میں ہی تہ و بالا اونکی نخوت کو سلام

دل مرا ہوتا بجا ہے دلربا ہے سرد و گرم | چل رہی ورنہ ہے انکی اب ہوا ہے سرد و گرم

مطلع ثانی

صحبت گل یک بلبل ہی سی گیا ہے سرد و گرم
آج کل ساری چمن کی کچھ ہوا ہے سرد و گرم

ہے زمانہ میں کبھی سرد کبھی گرمی لا
دیکھتا کیا کیا فلک رہا ہے سرد و گرم

سرد مہری تیری ہم ہو گئی دل سوختہ
اشک حسرت گنگھ ہے جو بہہ رہا ہے سرد و گرم

سو دل کہتا ہوں کیوں ہیں کہے ہر دم آہ سرد
گفتگو پر میری آہ ہوتا بجا ہے سرد و گرم

کیا کہیں دل کی تیری ہی گرمئ سوز
یوں میں تو کہہ بیٹھا ہو کر خفا ہے سرد و گرم

دیکھ وہ مہوش ہیں کہے چاند سی رخ میں ہم
اسلئے ہمنی مزاج اوسکا لکھا ہے سرد و گرم

آہ سرد ہی گہہ نالہ ہائی آتشین
باغ دل میں چل رہی کیا کیا ہوا ہے سرد و گرم

سرد مہری ہے ہمسی اور گرم جو غیر سے
خوب ہی وہ تو ہمیں دکھلا رہا ہے سرد و گرم

دل میں اپنے سوزش غم ہے لبوں پر آہ سرد
معتدل میری لئے لازم دوا ہے سرد و گرم

اعتدال طبع کو تحفہ تجربہ ہے ظفر
تمنی جو اپنی غزل میں لکھ دیا ہے سرد و گرم

موقوف اکل و شرب غم و اشک ہی آپ ہے
کھاتی ہیں یہ طعام پیہ پیتی ہیں آپ ہم
کرتی اگر نہ دوستی ایک بادہ خوار سے
ہوتی ظفر جہاں میں پھر کیوں خراب ہم

دیگر

ردیف النون

کر ز انکھوں سے ای جاتی ہے اوسکو انکھ کا تل
مثل خون شدہ دل کا ہوتی علاوہ ... [illegible]
مرتی رنگ حنا ای جو ... [illegible]
یہ ہیں

کاپ اوٹہی دیکہکے خورشید قیامت ہی صبح
وہ قیامت ہی ترا داغ جدائی دلمین
کعبہ و دیر مین ہم ڈہونڈتی پہرتی ہین صنم
کررہا ہی وہ ظفر جلوہ نمائی دلمین

دیگر

ہم اگر دشت مین بادیدۂ نمناک پہرین
تو نکلی نہ اور آج ہوی یون خاک پہرین
دیکہکر لالہ و گل لوٹ بچی نہین کیونکر
باغ مین پہنچی وہ سرخ جو پوشاک پہرین
آتی ایکدن ہی نہ گر مہری وہ خورشید لقا
دن نہ جب تک مری ای گردش افلاک پہرین
دیکہیے ہین صوفی اگر دختر رز کو بیچیلد
تو میری طرح لگاتی ہوی وہ تاک پہرین
خاک گردش زدگانی جو بی ساغر سے

اوٹہہ نہ سکا گر ہمسی تمہاری عارض کا تل چہپکی مین
خوب نہین ہی چرب زبانی دیکہا یہہ گلگیر نی رات
کاٹی زبان شمع پکڑ کر کیا سر محفل جہٹکے مین
قصد کری وہ یہہ کہ اوڑ جاون اور اوڑ کر اوسکا نشانہ ہون
دیکہی جو تیر اوس صید فگن کی طایر بسمل جہٹکے مین
زخم نہین منظور ہمین سلوانی دلکی چاک کرو رگ
پہیچہی سوئی کو لیکر تم ہو کیون بیکل چہٹکی مین
وہ بہی ہین کیا گل جنکو اپنی ٹوٹنی کی ہی اتنی خوشی
چہنتی چہنتی گلچین کی سب جاتی ہین کہل چہٹکے مین

لاکہہ زر قلب ایک نفس مین اوس سی ظفر اکسیر بنی
رکہتی اثر ہین خاک کی بہی یہہ مرد کامل چٹکی مین

واقعی بات کی مشکل ہی سمائی دلمین
ساتہہ ہر نالۂ دل کی ہی نکلتا شعلہ
دل مین گر آئی تیری منہ سی برا کہہ مجکو
نالہ و آہ میری ہوگئی دو نغماز
ہم ہوی دام محبت مین تہ یہہ گرا خم

لب پہ آئی ہین جو سب وقت کہ آئی دلمین
کیا بلا عشق نی ہی آگ لگائی دلمین
پر نہ کہہ میر بطرف سی تو برائی دلمین
تری الفت نہ گئی ہمسی چہپائی دلمین
رہ گئی اپنی تمنا ہی رہائی دلمین

۸۰

تو نہین جاتی عجب کہ وہ لب جانان پہ
نظر اونکی نہ پڑی
شبنم آلودہ نہین وہ جو سحر گل پہرین
سکی نظر و نہین وہ خیال عرق پہرین
اور دیوانہ ہین پہر ہین باد ل صد چاک پہرین
ای ظفر ہم جو پہرین

دیگر

[illegible]

۸۱

نہ کیونکر زلزلہ آئی زمین کیونکر نہ ہجای | کہ رہتی درد دل سی مضطر زبیر زمین ہم ہین
ڈری ایسی نگاہ گر یار تہہ تیری لف کو کافر | سمجھے آستین کی تار مار آستین ہم ہین

پرستش ان بتون کی ترک ہو مشکل ہے کیا ممکن
ظفر سمجہی ہوئی پیاسی ایمان دین ہم ہین

تیغ ابرو سی نہو کیون صفہان قبضی مین | جب کہ ہی نیم نگہ سارا جہان قبضی مین
گہر خدا کا ہی یہہ دل کون ہو اسپر قابض | کیونکہ کرتی ہین خدا جانے بتان قبضی مین
کام کیا قابض ارواح کا یہان یہی ہی | غمزہ یار کی کر لی مری جان قبضی مین
غم دلدار کو کسطرح لگا لون دل سی | آگیا اب تو ہی ہے اکلی یہہ مکان قبضی مین
ابروی یار سے ہرگز مرا قابو نہ چلی | گرچہ آجای فلک کی ہی کمان قبضی مین
جبکہ شرح غم دل اپنی بیان کرتا ہون | نہین رہتی مری اوسوقت زبان قبضی مین

پہر کسطرح ظفر اوسپہ نہین سکتا قبضہ
آگیا خانہ دل اوسکی جہان قبضی مین

دہی ہی جان جہان اس جہانکی پردی مین | کہ کر رہا ہی ستم آسمان کی پردی مین
تری ہی دل کی سراپردہ مین پردہ نشین | جو دیکھتا ہی تو دیکھہ اس مکان کی پردی مین
نہ کیونکر ہو دل عاشق مین یار جلوہ فروز | چہپی ہی ماہ بہلا کب کتان کی پردی مین

کہیں جمال کسی کا نہانہین ہم اوسکو دیکھ پردی مین
نہ ہٹائی پردہ بہی پردہ دیکھا ہی سبکی پردی مین
نہ رہا ہی مرا دل بہی آشنا اسکی پردی مین
بہت یار نالہ و آہ و فغان کی پردی مین
نظر جو پردہ نہ دیکھا عجب تماشا کی پردی مین
بہان اپنی آگ گیسوی عنبر کی نشان کی پردی مین
نہ عشق اپنی چہپی آگ اسکو دکہان کی پردی مین
ہزار رنگ کی آکر نہ دیکھ ان کی پردی مین
جنون ان کی پردہ دری کی پردی مین

آئی وفا ہی تن نا توان کی کیا کیا رنگ
زمانی کی بہبون بیرون کی پردی مین

قطعہ

دیکہا ہی ہم بہار و خزان کی پردی مین

دیگر

کسی ہی یار عدم ادہر مین ہی جیتا ہون

تیغ کرسائی ایک ہندی کہچا ہما م لیتا ہون
دل اوسکی زلف سی ویکہا سمجہ کی دی وہ کافر
مین اپنی سر پہ عاشق کسکی الزام لیتا ہون
تصور ہی جو تیری چشم کا مین ہاتہہ مین ساغر
کوئی گل ہی جو لیتا ہون گل بادام لیتا ہون
نرگس در دیدہ آئی ہی جو پیدا آتی نہین نیند
سحر تک کروٹین مین ہو کی بی آرام لیتا ہون
رولا یا ہی مجہی کیا کیا خیال اوس چشم گریان کا
اگر مین ہاتہہ سی ساغر کوئی جام لیتا ہون
ہزارون بوسی ویکی روی و گیسو کی تصور
لیتا ہی صبح سی تا شام لیتا ہون
ظفر جانون نہ کیونکر دیکہ پہلو مین
ہمت ای بی عشق مین سو کام لیتا ہون
کدائی نا کام ہی

دیگر

نور حسن سی تری جن مین کی عجب گو ہم ... پھر چراغ ہو شمع وگل پھر چراغ ہون

دل مرا پہ یون جون سر پل چراغ ہون ... پیالہ ... بحر موج زن

جوش ... گل چراغ ... بلبل ... [illegible]

پھر چراغ گو پری ... کوئی ... ہو ہو ... گل چراغ ہون

کی داغ ہای عشق مین گل چراغ ہون ... محفل اپنا ہو یا انجمن

جو معلوم اونکا ٹھکانا کرون	تو خط لکھہ کی قاصد روانا کرون
کرون مین محبت کا دعوی تیرے	عدو اپنا گر ایک زمانا کرون
کہان ایسی قسمت کہ مژگان سی مین	تری زلف مشکین مین شانا کرون
بہانی لگون کیونکہ آنسو وہان	نہ جب تک کہ مین جی بہانا کرون
تری ہاتھ سی دشت وحشت کی مین	جنون کب تلک خاک چھانا کرون
کرین بلبلین نغمہ سنجی ہزار	نہ موقوف مین بلبلانا کرون
قناعت کرون قطرہ اشک پر	یہی پیاس مین آب ودانا کرون
خرد کچھہ کہی ہی جنون کچھہ کہی	کہو مین کہا کسکا مانا کرون

یہہ دنیا ہی ماتم سرا کیا اسی
تصور ظفر عیش جانا کرون

سوز تش غم سی جب سے مر سینہ کی گل چراغ ہون
چارہ گرو نکی عقل کی کیونکہ نہ گل چراغ ہون
بادہ کشون کی بزم کو جب ہو فروغ ساقیا
گردن شیشہ شمع ہو ساغر مل چراغ ہون
گور شہید گلرخان باغ جہان نین ہو جہان

ای ظفر اونین جو حضرت شاہ ... [illegible]

سوا تری کسیکو ہی ... خط لکھی ہم ہوون

سا ہی وارستہ کا لا ہو ... ایک ہی چشم ... ہوون

مین سی ہو وی ... تری چشم ... ہوون

الہی عاشق نہ ... [illegible]

تیری ... [illegible]

[illegible]

ظفر ہو سجدہ گہ اک خلق کی نقش قدم جسکا
زہی قسمت ہماری وسکی ہم خاک قدم ہوں

وہ دنبالہ کھینچا سرمہ کا اوس مہرو کی آنکھوں میں
کہ ماری رشک جسکا یہ ایک آہو کی آنکھوں میں

فلک پر جب کبھی ہمنی ہلال عید کو دیکھا
بعینہ پھر گئی صورت تیری ابرو کی آنکھوں میں

تصور میں لب لعلین کی تیری رو رہین ہین ہم
نہ کیوں تو ہو کی قطری ہن جگہہ آنسو کی آنکھوں میں

تماشا ہو کہ جاری دمک خامہ قلمی رنگ کی
کھینچی تصویر تیری حلقہ گیسو کی آنکھوں میں

کہ یکی ایک پلین دیکھیا وہ خون ہزار و
انتشکی ہی جو سرخی اوس تیرہ خو کی آنکھوں میں

صدف میں ہین گہر ہم رنگ مرجان تب دو چاسکی
تیری عندیہ کی بوندین ہین ہو کی آنکھوں میں

ظفر اوس لب پردہ نشین کو میں کہاں کہوں
نہ دلمین ہی نہ ہی کوئی جگہہ قابو کی آنکھوں میں

کرتی ہین قتل وہ نہین جو اوسی محبت رکھتی ہین
ہم بہی اوکی محبو نہین امید شہادت رکھتی ہین

کرتی رہین گر آہ و فغان ہم کچھ تو تاثیر او نہین
لیکن آہ و فغانکی کب ہم تاب طاقت رکھتی ہین

حسن ملیح یار کی آگی ہو جاتا ہین پھیکی سی

ایمان زبان و دل جو تو نے مانگا ظفر کیا چاہئے والی عالی ہمت رکھتی ہین

جو کہ جنون مین بہی افسانہ اپنی ابلہ پائی کا
نوک زبان سب وسکو خار وادی وحشت کہتی ہین

منہہ ہی گل کا کیا جو مقابل تمہی ہو وی رشک چمن
اوسمین نزاکت ہی وہ کہان جو آپ نزاکت رکہتی ہین

مشک و نمک سی چاہتی ہو مرہم میری دل کی جراحت کا
چارہ گرانی کیون یہہ تلاش سنگ جراحت کہتی ہین

کرتا ہی بحر موج زن آشنا ناحق دعوی بذل و عطا
ہوتی ہین وہ چین بجبین جو بخشش و ہمت رکہتی ہین

پردہ سی فانوس کی باہر رکہتی ہی جب شمع قدم
جل مرتی ہین پروانی کیا دیکہو جرات رکہتی ہین

جانتی ہین ہم خیر و شی جو کرتی ہو مہر گوشی تم
کانون پہ ہاتہہ آپ عبث اپنی ملاحت رکہتی ہین

ہاتہہ پڑا جب سنگدلون کی کاہکو یون رکہن لگی
جیسی اپنی شیشہ دل کو ہم بحفاظت رکہتی ہین

شمع و گل کی خاک کیا ہی گور پہ اپنی اونکو ظفر
دل اپنی سوختہ جان جو داغ حسرت رکہتی ہین

مارتا لاہین ہین کس کس نازسی وہ نازنین
چاہتا ہی جی پہر اوسکی گرد گردی کر پانوین

خواب مین بہی تم جو میری پاس لو آتا ہین

مطلع ثانی

وہ جو ہی ایک ہو نیک سا انسان مین
وہ ونیک دری ہی کچھ ہیہ دل کی کان مین
چڑھی اوس لب پر ہی ایک تازہ بہار
کہا ہی قران خط ریحان مین
منہہ مین ہی کانونکی جہالا لا زہر کا
اوسکی ان زلفون کی ہوا سایہ مین
بیٹھ گئی دیوانون کی ہی پریون کی سنبل
ایسی دیوانون کو پری کی کان مین
دیکھ کر اون لبون کو ہی آب حیات
جا بجا خضر اوس کی لب پر ہی مین
دیکھ کر زنا چشم جوان
جان مانہ ہی کا وصل کا مرا

ہماری قتل کا شاید اوٹھایا ہی بیڑا		وہ بزم غیر مین جو پان کہا کی ہنسنی ہیز
ظفر وہ بزم مین میری ہنسی گی بات ونیہر جو ہنسی ہی ہین تو کچھ منہہ بنا کی ہنسی ہیز		
آپ کیا اور ونسی لنگی اور وہ کیا دیگی ہیز		ہمتو دل کیا جان بہی ای دل رباد یکی ہیں

مطلع ثانی

ناصحو گر جلوہ اپنا وہ دکہا دیگی ہیز سور ہوگی جلن نیسے کیونکر بتا کر ہم مجہی تم ہمین کو سوگی لیکن ہم نہ کو سین گے کبہی تم دکہاتی ہو ہمین تو خط کو کیا باغ سبز کہو ئی ہلی ہی آنسو وتمہی ہمارا آبرو ہو گی ملکہ حضرت دل ان دغا بازون کیا تم کرد ای عندلیبو باغ مین نالہ ہزار		کیسی ہی دانا ہو دیوانہ بنا دینگی ہیں میری نالہ دیکہنا تمکو جگا دینگی تمہین ملک بہ جب کو سوگی ہم کو ہم دعا دینگی ہین کل کہلا کر کچھہ تماشا ہم دکہا دینگی تمہین دیکھہ لینا خاک مین ہم بہی ملا دینگی تمہین یہہ وہ ہین عیار جب دیگی دغا دینگی تمہین نسکی غنچی جگہ کو ہین یہہ اوڑا دینگی تمہین
	ای ظفر زخم جگر پر جب وہ چہڑکین گے نمک اس محبت کا مزا ابہی چکہا دینگی تمہین	
نی فرشتون مین نہ تو ہم جان مین		نیک و بد جو ہی سو ہی انسان مین

آہ کیا ہی گویا الف ہی جان مین
موت کا گر ہوتا علم سی علاج
کا ہکو مرتا کوئی یونان مین
دیکھ تو خال اون ہونٹون کی درمیان
گر زحل دیکھا ہی میزان مین
زہری مخفی ہی شیر کا ہی بال برگ ریحان مین

کہ اوسکو یاد دلا کر وہ بہت سی ہین
بکہا یا تیغ نی اوس ہم پہ ...
شیرا مین لطف ہی ای جان ... بہت سی ہین
اگرچہ یہ غنچہ لب ... بہت سی ہین
دیکھو
الف اوس روی کا ... سورہ والیل ہی قران مین

مطلع ثانی

جوش وحشت نی مری گہری نکالی پانو مین

جانے کو ہون تو نہین ہیر تمکی و الی پانو مین

پانو تم رکہتی نہین کہتی پہرتی ہیر کہین

تنی کی مین ہین حنائی ہمنالی پانو مین

اوس مہرا بنا اونکی اسد ری قسم کا نکالا پانو مین

پیر یہہ کیسا ہوا کا گوری پانو کالی پانو مین

بری تو پای نگارین پامال ناز سی

کیون چہپا پای ہی یہہ دیکہی دیکہی کی پانو مین

جب ہی زانو مین اوسکی مہندی کی کی لگی

دیا کیون کسی نازکی اوجہالی پانو مین

پرتری ای نازک اوری ہی کتی مین خوبان جہان

سی جنون پانو کی تیری ہم گمان پانو مین

گشتی ہی کوئی بل ہین لگی داعو کی	اگرچہ انجم چرخ ہمین بہت سی ہین
بلا ہی لف سی چہٹنا محال ہی ل کا	رقیب کرتی اگرچہ جتن بہت سی ہین
عکسی میں دیکھتی نزاکت نہ ہمنی ہیر سی	جہان مین اور بہی نازک بدن بہت سی ہین
ہوای شوق تیری بہ رنگ نگہت گل	وطن سی اپنی ہوی بی وطن بہت سی ہین

مظفر نہ پوچھی سخن کو تیری کیسا سخن

جہان مین کہنی کو اہل سخن بہت سی ہین

خط ام قاصد جو دیا اوس قیامت گر کی ہاتہ مین	دی جواب خط وہ خط کی پرزی کی ہاتہ مین
زلف تیری ہی بلا کافر کی سکتا ہی نہین	کوئی سن مار سیہ کو ماری ڈر کی ہاتہ مین
بہر گیا ہی خونسی عاشق کی شگر ہاتہ	یہہ نہین مہندی لگای تو نی بہر کی ہاتہ مین
ہو گیا اوسکو زیادہ حسن پر اپنی غرور	کیون دیا آئینہ اوس شنگ قمر کی ہاتہ مین
دیکہین اپنی ہاتہ ہی کرتا ہی کس کس کو قتل	آج ہی شمشیر اوس بیدادگر کی ہاتہ مین
فی خبر دلکو ہماری ہی نہین دلکی خبر	جب سی دل ہمنی دیا اوس فتنہ گر کی ہاتہ مین

بعد مجنون کی جنون کا کون ہوتا دستگیر

عشق دیتا گر نہ ہاتہ اسکا ظفر کی ہاتہ مین

ہو گئی طفل اشک کی نتر نکالی پانو مین	رو کنا انکا بہی ہی اسکی لی پانو مین

کوئی تو ظالم ہر اک تیغ زن والی پانو ہی

اوس گلی مین جو گئی جب ہی تو ظفر دیوانہ

اوس گلی مین جانی کو نی ہی والی پانو مین

پہر ہماری گرمی و تاب عدار ابتین

بل لبی تیری کی سی شرار ابتین

ہو بری ہی جسم پر مژگان جون ابتین

دل جلو کی ہی عجب پیشگی تعداد ابتین

دشت غم مین ہی عجب گرم جرم عشق کی بعد ابتین

مین گر ای دہن کی سی جمع دار ابتین

واسطی پروانہ گل ہی تری رخ نقوش انتین

کیا عجب گر ابن ابری کسی سینہ نار ابتین

یون خطوط جبری کی امید و دیوانہ دل

دشت مین بای کی ہی توبہ ابتین

کیا عجب ابد بدم پیدا ہون خار ابتین

[illegible]

شعبدہ بازیسی سوز عشق کی ہی کیا عجب	میری آہ آتشین بجای نار آتشین

آہ آتشبار میری ہی تماشای ظفر
پہلجہڑی اسکو کہو یا نار آتشین

قاصد خوف ہی یہہ کیونکہ خط اپنا لکھدون	ہون رخود رفتہ خدا جانی کہ مین کیا ان لکھدون
آگ کاغذ کو لگی بلکہ کبوتر ہو کیا ب	خط مین مضمون جو کوئی سوزش دل کا لکھدون
اتنی خط مین لکھا مجکو ہوی مجہسی خطا	پہر ہین لکھنی کا کہنی تو مجلکا لکھدون
دیکھکر حال مرا کہتا ہی حیران ہو طبیب	کچہہ مرض ہو مجہی معلوم تو نسخہ لکھدون
یون تو خط کو میری کب دیکھتی ہین وہ لیکہ	ہان مگر نام لفافہ پہ عدو کا لکھدون
خط تو یہ ہی ہاتھ کا لکھا کوئی لا ہی تو اور ہی	خط غلامی کا مین اپنی لب رعنا لکھدون

وہ جو کہتی ہین کہ دل کسنی لیا لکہہ بہیجو
کیونکہ بن دیکہی ظفر نام کسیکا لکھدون

نظر کیون آ کسی جہپتی کی وہ چہل بل جو سینے مین	کہ زیر تیغ دم کب ہم تہ مقتل جو رہے مین
سکہائی کسنی چوری چشم تر اشکو لگی ارکو	ہوی یہہ جو ریسی انکہہ کا کاجل جو رہے مین
جو بہ آنا انکہہ ہمسی جا بہ گی دہنی مین ہی سیا شوق	جو ڈسیا ہی تو اب ہم کوئی بل جو رہے مین
جو لائی ہی جوہر فقط دختہ ثریا کا	ستاری چمکنا لگی ہی ہیکل جو رہے مین

[illegible]

مطلع ثانی

[illegible]

۸۷

[illegible]

کون بنائی صورت انسان سانچی کی ہاتہون سی
بہتی دست قدرت

ہمنے یہہ ظفر ہی اپنی کانی چادر ہی
باتونکی بان مانی والی اور ہی ہین
یہہ بہی نگ ہی یہہ ایک بات کہون کر مانو وہ
ایسی بہت تہی

پاس گل کی چمن دہر مین جب دیکھی خار
ہمنی جانا تہا کہ ہین اہن یا عین کی
نالہ میرا وہ قیامت ہی کہ اوٹہہ بیٹہین گے
خفتہ کنج عدم نیند اوچٹ کی لاکہون
تیری میکش نہون سیر اگرچہ ساقی
می کی ٹہلیان یہہ کرور دٹیون ٹکی لاکہون
خاکدان ہے یہہ سپہر اپہانسی مسافر کوئی
لگیا صاف گئی گرد مین اٹ کی لاکہون
گرد چاہ ذقن یار ہی کائی خط سبز
گر پڑین کیونکہ نہ دل پانو رپٹ کی لاکہون

دل رنجور کو میری غم الفت نی ظفر
صدمہ پر صدمہ دی جہیلی یہہ جہیلی ہین

دیکھہ کی صورت ظاہر کی پہچاننی والی اور ہی ہین
ہی جو حقیقت باطن کی وہ جاننی والی وہی ہین
چہانی پہلی مجنون نی یہہ خاک بیابان مدت تک
اتنو خاک اس دشت جنون کی چہاننی والی وہی ہین
صلح کل ہی مذہب اپنا اپنی کسی سی جنگ نہین
معرکہ آرا ہو کی لڑائی ٹہاننی والی وہی ہین
ہم نہین رکھتی لاکھہ اگر ہون خار بیابان دامنگیر
دامن ہی اس دشت جنون کا گر دانی والی وہی ہین

یار ہای جلوہ دل کی بدولت ہمی
ہمرہ یا لال عقیقوں سی ہی یمن کا دامن

خون اس صید محبت کا نہو کس سی ہر سٹ
لالہ ہی دہر میں کوی نہیں اوس صید فگن کا دامن

ای لطف اگر ہو تو ذوق آب معانی سی ہی
ہو نہ خالی مری دریای سخن کا دامن

وله

سوارہ و الیل کی ہیں کر رہا گردان ہون
سوارہ و الیل کا تب بلا گردان ہون

لگی کیونکہ نہ بات ای شکرین لب ہر بہیہ مجہکو	کری ہی تو نہ فقیر و نکو میری شامل مذاقو نمین
ہنسی مین ہی ستم وہ غنچۂ لب کا بند ہو جانا	کہ ہو جاتا ہی دیکہا کہو لنا مشکل مذاقو نمین
نہو ہوس و کنارا وسی تغیر بہیر ہمکو فرا اصلا	نہ حاصل ہی اصلا طونمین نہ ہو جا حاصل مذاقو نمین
تری موج تبسم کم نہین شمشیر و خنجر سے	کری ہی ہنسی مستی ہا دلکو نو بسمل مذاقو نمین
جلا نیکو میری وہ شمع رو دیکہو تو غیرو نسی	کری ہی گرم جو شی کیا سر محفل مذاقو نمین
سوال بوسہ پر رنجش ہو تو کیا لطف بوسکا	فرا جب سے کہ ہون تو سہی ہم سایل مذاقو نمین
تجہی ہوتا ہی ایکدن الفیہ موت کی واقف	رہی ہی نا ہر نفس دنیا کی کیا غافل مذاقو نمین

وہ کیا لطف سخن خالی مذاق اسکا نہو جسکو
فرا ہی شعر خوانی کا ظفر کامل مذاقو نمین

اشک گلگوں سی مری جامۂ تن کا دامن	پر گل اسطرح سی ہی جیسی چمن کا دامن
جب صبا لیگئی اوس طرۂ مشکین کی شمیم	بہر گیا مشک سی صحرای ختن کا دامن
کیا عرق ہی کہ سی دہو کسی جبین پونچہا	ہی ستارو نسی جو پر چرخ کہن کا دامن
غم پروانہ مین رو رو کی سحر تک آخر	بہر دیا شمع نی اشکو نسی لگن کا دامن
کس ستم دیدہ کی انکہو نسی مین پونچہی آنسو	خونسی رنگین ہی جو اوس غنچہ دہن کا دامن
آج وہ کر لی ستم مجہپہ مگر حشر کی دن	ہاتہہ میرا ہی اور اوس عہد شکن کا دامن

دنیا مین قرآن کو ہی ای مہ ترا گردان ہون
بجہہ گردانی مبارک ہو تجہی کو زاہدا
مین کبہی ہرگز نہ تسبیح ریا گردان ہون
جان من مین یا سی کہین آونگا پہر کر یہین
مین ترا گہر کا کبوتر بنکی گردان ہون
میری ہاتہوں سی ظفر چکر مین ہی وزیر تیغ
گردش طالع سی مین وہ آسیا گردان ہون

وله

ہمی مضبوطی سی جو کوئی صنم مین پانو مین
توڑ کر دیر و حرم مین پانو مین
دور کر دو تیلو دی کیونہ وہ نقی زلف
ہی ہمہ کا فر بلا اسکی تا کم مین پانو مین
سو مخمنی ای جاکینی کہکشان چشم مست
سوئی ہم ہیلا کی وحسن بحیہ عدم مین پانو مین

گل کری کیا روکی بجہی ای تو
مین ہزارون ترنگ گلستان جیب مین
در ایای موسم گل اور جنون کی ہاتہہ
نازنانت ایک پی ای نہین بیان جیب مین
چاہی مین دل سودا زلف کا تو
مین نی ہر تی ہزارون نقد ایمان جیب مین
دیکہتی کو تو سمجہہ کر مری یا
خوار کیہ تو اپنین مین تو ہی ہہان جیب مین
ہر کسی پر کیوں نہ منہہ ای ظفر چاہتی
دیکہی منہہ کو ڈالکر اپنی گریبان جیب مین

ہوگئی آنسو خاہی تو لی دہوئی ای نگار	کیا سمجہہ کر حوض آب اس چشم نم مین پاؤن ہو
عشق کی ہی سخت منزل دیکہئی طی کیونکر ہو	ہاتہہ لگا وہ سکتی نہین یہان دو قدم مین پاؤن ہو
ریزہ مینا ہی سبزہ زیر پا اوس گل بغیر	ہم نہین رکتی کبہی باغ ارم مین پاؤن ہو

پڑہ کی بسم اللہ جو بہا دو مرسہا ظفر
ڈالتی ہم عشق کی دریای غم مین پاؤن ہو

دل مضمحل ہی ایسی خنجر سی چہیڑ دون	اتنا ہی دم نہین ہی جو نشتر سی چہیڑ دون
ای فتنہ گروہ قصہ کہ اور جا جیسم ہو	شکر جو تو اور ادہی نیشتر سی چہیڑ دون
ڈرتا ہی میرا دل کہ وہ برہم ہو کہین	مین کیونکہ زلف یار کو اوس سی چہیڑ دون
ہی چمن چنگ چرخ بہ مین یکتا کی تار	مضراب نالہ دل مضطر سی چہیڑ دون
انگور زخم دل کا بہرا آئی اگر تو مین	پہر اوسکو ناخن غم دلبر سی چہیڑ دون
مجنون وہان کی تو سن وحشت کو منہہ ہی کیا	رخش جنون کو مین جو برابر سی چہیڑ دون

بہتر ہزار تذکرہ سی ہو وہ ای ظفر
کچہہ ذکر شاعری جو سخنوری سی چہیڑ دون

بہہ نہین آنسو مری ای چشم گریان جیسمین	ہین بہری کی بد و دو غلطان جیسین
سینہ صد چاک عاشق کا جگر کی داغ سی	رکہتا ہی جون صبح خورشید درخشان جیسین

دیگر

گرد ہون یا غبار ہون کیا ہون
خاک ہون خاکسار ہون کیا ہون
نہین معلوم لاغری سی مین

۹۰

رنگ گل ہون کہ خار ہون کیا ہون
اپنی ہستی کی اعتبار سی مین
ہون تو بی اعتبار ہون کیا ہون
نالہ عندلیب ہی بی اثر کیا ہی
نالہ سن مین ہزار ہون کیا ہون
نازش سینہ کا وی سی
جون نگین آئی سینہ کا وی سی
مین اگر نامدار ہون کیا ہون
اتنا ہون ہوشیار غفلت مین
مین اگر ہوشیار ہون کیا ہون
جان نثاری سی کی ای شاد ظفر
مین جو اوس پہ نثار ہون کیا ہون

دیگر

رکہتا او ظفر اپنا ہی صبح و شام ہون
یار و نہ تکیہ بہار انعام ہون

دی ہی ہوتی جسی تری نگاہ چشم مست
بیہوش کی وہ بیہوش ہو تو ہوتا رہا اصلا نہین
ای ظفر تو شوق ہی پی ساغر صبا عشق
اس شراب نا بہ مین بہ انہی کا اصلا نہین
تیرا ایک یار ہون تو بیان ہون ولیکن
عاشق دار ہون تو بیان مین بیان ہون
سب مری انجمن مین بیان مین ہون

بی دستگیری آپکے ہوتا نہین قدم
شیرین لال خضر سی کرتا ہون کام جان
آگی تمہاری لب کے گوارا نہین کہ مین
جھک جھک کی آستان معلی پر آنکی
صیاد پر جفای زمانہ مری لئی

رکھتا اگرچہ پاؤ بہت اہتمام ہون
کرتا بیان جو انکی شیرین کلام ہون
منت کش مسیح علیہ السلام ہون
جنتا ہون پست و تباہی عالی مقام ہون
اسی بچاؤ تا نہ گرفتار دام ہون

گھبرای کیون نہ دل گنہگار ہو نہ ای ظفر
ساتھ اپنی دیکھتا عجب اک ازدحام ہون

مین کہون کیونکر کہ شوق وصل یار اصلا نہین
کچھ مقید تو ہی جس سے مری دل کو قرار اصلا نہین

مطلع ثانی

جانتا ہو نہین اوسی ہی یار اصلا نہین
ہی جو وہ ابرو عرق آلودہ ہنگام غضب
نسکر باری سرگران مجھسی نہین کوئی ہی
ایک غم دوری ترا ہون پھر میری ہاتھ
دلکی داغون کو گنون کی تری جفا کی شمار
کیونکہ مین پاتو نہین کہ تمکو دیدون دو انال

پر کرون کیا دل پہ میرا اختیار اصلا نہین
کوئی تیغ اس سی زیادہ آبدار اصلا نہین
مین کسیکی خاطر نازک پہ بار اصلا نہین
ورنہ تنہای مین کوئی غمگسار اصلا نہین
بیوفا کرتا وفا روز شمار اصلا نہین
آپکی قول و قسم کا اعتبار اصلا نہین

ساقی منجھدار ہون تو دشت مین ہون
گو وہ مین سرو سمن ہی تو بیان مین ہون
عشق خوار ہون تو سوچی یار
سبزوار افشان ہی تو بیان مین ہون
ایک بیمار ہون تو مسکین
گل ہی پاسین نگاری

۹۱

جگر افگار ہون تو بیان مین ہون
سب تری بزم مین پی ... تقصیر
ایک گنہگار ہون تو بیان مین ہون
مست و بیہوش ہون تو بیان مین ہون
اور ہوشیار ہون تو بیان مین ہون
مرا غمخوار ہے تو دون میں را

دل کا غمخوار ہون تو بیان مین ہون
ای ظفر خار ہون تو بیان مین ہون

شہر میں شہرہ مری وحشت کا ہی یہ آج کل
زلف تیری لی سکی کون اسکو ہمسر ہاتھ میں
کوبکو پہرتی ہی یہ پتھر لیے ہاتھ میں
عاشق مفلس سی کرتی ہین کنارہ سیمبر
رہتی ہین اور اسکے بغل مین جسکی ہو زر ہاتھ مین
خون شہید ناز کا بیری ہین مرتی مین کم
جانی رنگ حنا قاتل تجہی کر ہاتھ مین
اب جو دعوی پارسائی کا ہی تجکو اے ظفر

[illegible]

یہہ جا سونکا ڈر ہی ہمکو عمازونکو اندیشہ	کہ چہپ کر خواب مین بہی وہ سیم طلعت ملتی ہین
نگین نے نام پایا دیکہہ کتنی سینہ کاوی سی	بڑی رنجی ملتی ہین بڑی محنت سے ملتی ہین
تصور سی کہبی تصویر اونکی دیکہہ لیتی ہین	اب وہ بہی جو ملتی ہین تو اس صورت سے ملتی ہین
نہین ممکن کہ چہوڑی وہ ستمگر غیر کا ملنا	بلا سی وسکی گر ہم خاک مین غیرت سے ملتی ہین

کہون وہ چار باتین مین جو دلکی سامنی اونکی
ظفر ایسا کہان وہ دو گہڑی فرصت سے ملتی ہین

کہان حبیب ہین باتین حبیب کیسی ہین	اوڑ اہین وہ بہی تو گہاتین رقیب کیسی ہین
نہین ہین انکہین وہ بیمار ای دل بیمار	کہ اونکی وصفین طبیب کیسی ہین
قفس مین بند ہی کیا جانی کونسا ظالم	صدائین آتی مگر عندلیب کیسی ہین
گلہ کی خو نہین اپنی وگرنہ تجہسی تو	شکایتین ہمین ظالم نصیب کیسی ہین
ارادہ عشق کی منزل کا ہی جنہین اونکو	جو دور کیسی ہین اونہین قریب کیسی ہین
جگر کی اٹکو پینی ہیں میری مجکو حضرت عشق	دکہاتی انکہین ہمیشہ ادیب کیسی ہین

ظفر ڈر اوسی کہ جنکی ہی شتر غیب دل مین
اور اونکی باتین بظاہر غریب کیسی ہین

دل بندو نہ دنیا کہبی مین ترسا کافر نہ ہاتہہ مین	تو کلام اللہ بہی گر آئی لیکر ہاتہہ مین

[illegible]

نمک استقدر ہی مری باسی ہی پیری وہ کیسی
ہزار نیکیان تمام کی ہیں سر کو نہیں
رند و ہیچ طبیعہ زن ہی عزت عیش و راحت ہیں
ہو تی ہی سیکی [illegible] تمام انجام کو نہین

ربط

جب خندان ہیون تو یہان ہین ہون
اور اگر گریان ہیون تو یہان ہین ہون

مطلع ثانی

مست و مخمور ہیون تو یہان ہین ہون
اور ہشیار ہیون تو یہان ہین ہون
اور لیکن جسم ایک بیکسی و بیکہ دل
سب میں گیا ہیون تو یہان ہین ہون
ایک بیکار ہیون تو یہان [illegible]
ستم ایک [illegible] میرے

۹۳

	ظہور معجزہ تہا یہہ کہ جس سی پہیر مینا ظفر ہوا قدم ختم مرسلین کا نشان	

جب تک کہ صفا ہی تم ہمین صاف و صاف باتین	اب دل ہی بر کدورت ہین سب خلاف باتین
تیری زبان خنجر میری لب جراحت	آپسمین چاہتی ہین ہون وہ انشگاف باتین
میدان عشق مین ہین لکو دہی سب	کرتی ہین جو دلاور روز مصاف باتین
سیکہی ہو گفتگو کا یہہ قاعدہ نیا تم	کرتی نہین کبہی جو بی لام و کاف باتین
ہو جاتی پست دیکہی رفعت جو کوہ غم کی	کرتا ہی آسمان پر کو کوہ قاف باتین
کرو امتحان وفا مین اکیر و زر بلہوس کا	کیا کیا بنا ہی ہی یہہ ہنگام لاف باتین

	لطف کلام تیرا جانی ہی اہل باطن کہلتی نہین ظفر یہہ نی انکشاف باتین	

ساقی کہین جگہہ ہمین آرام کو نہین	ہو کیا ہوائی کی کہ ہوا نام کو نہین
جب سی لیا ہی بوسہ نرگس چشم مست کا	ہم منہہ لگاتی اپنی کبہی جام کو نہین
قاصد ہماری سامنی باتین بنائیے	کہہ سکتا جا کی یار سی پیغام کو نہین
کیا کیا کری ہی عاشق ناکام پر ستم	خوف خدا کچہہ اوس بت خود کام کو نہین
کیا دیگا ہمکو بوسہ لب شوخ غنچہ لب	ضبط بس ہی دیتا جو لب دشنام کو نہین

غم کا غم خوار ہیون تو یہان ہین ہون
یون تو سب شگفتہ ہین اور [illegible]
عاشق زار ہیون تو یہان ہین ہون
مجھسی بیزاری تو وہان ہین ہون
جان سی بیزار ہیون تو یہان ہین ہون
عاشقو نہین ہی [illegible] سر تو ہی سا
سب ہین سردار ہیون تو یہان ہین ہون
[illegible] سر تا سر [illegible]

کیا عجب کچہہ سنگ باری ہو
تحفی زیار ہیون تو یہان ہین ہون
سب ہین سرگرم بازار [illegible] ظفر
ایک بیکار ہیون تو یہان ہین ہون
ورکم
جب تصور ہوا تو کانون [illegible] اکنکہ مین
کیون ہو کان [illegible] کانونکی [illegible]

طرفہ کہنی دو دو رو تکو ہم نبی الہی
اگر جانو کہ ہوگا نہ حاصل اپنی کہنی میں

دیگر

یاد وفا کیجیو میں مری ہم تو نجات ہون
کہی ساتھ ہیں
مینی تیکی

منی دل میں تم ہی رفون کیا سجا میری بنو
چمن کی ہی کیا طوفان خونبا ہی
عشق کی خون میں ہر دم قلزم دو جیحون کی
جب سی دیکھی ہو
جو عیون دو نکوم منہی منہی نگاہون سی
اسیر کیا ہی

ہی بہتا خواب میں دیکھون تجہی بہر کیا کرو
جبکہ یوسف کے مرقع میں کہین دیکھی شبیہ
کہینچی کیا اوس سے اے دل کم نگاہی کا گلہ
خانہ چشم اپنا زاید صورت بتخانہ ہی
جب تجہی دیکہی ہی آئینہ مجہی آتا ہی رشک
بعد مردن لگے ہی یہ ہونگا چشم وا میں دیکھنا
چشم فتان سی تیرے یہ چشم نرگس کیونکہ ہو

خواب ہی میرے نہین آیا کہ طلعت آنکھہ میں
بہر گئی اے خوبرو تیری نشانہ بیت آنکھہ میں
جب ہوا وہ ہمرہ کی مروت آنکھہ میں
یہہ سمائی ہی تو کی اپنی صورت آنکھہ میں
گو کہ وہ کہتا نہین نور بصارت آنکھہ میں
اسقدر ہی تیری نظارہ کی حسرت آنکھہ میں
یہہ کہان ہے اوسکی شوخی و شرارت آنکھہ میں

تو بتا ہی چشم اپنا ہی کسیکی خاک پا
ان ظفر ہمکو نہین مرمہ کے حاجت آنکھہ میں

ہے کیا دلبر تیرے شمایل اپنی کہنی میں
پہری ایک ہاتہہ بہی پورا تو اپنا کام ہو جام
کوئی بنیاد ان فی پا نمائی اوسکی کہنی کو
کہینچ کیا اضطراب دل ہم اپنا وقت بناتے
نکل کر خانہ زنجیری ہوا نکی میں ہم
خدا جانے کہ ہم دل سوختہ کیا کیا کہین

کر حبابی ہمہ ہوا اپنا ہو دل اپنی کہنی میں
کرین کیا ہم نہین ہے دست قابل اپنی کہنی میں
قصور اصلا نہین کرنیکا عاقل اپنی کہنی میں
نہین ہین سست پا مانند بسمل اپنی کہنی میں
نہین ہین متصل آواز سلاسل اپنی کہنی میں
زبان اپنی نہین چون شمع محفل اپنی کہنی میں

دیکہا ہی جہاں کہ چشم کی مقصود کہانی میں
ہو سہ لعل
تیری آنکھ ہو خوابہ میں بیمار رات
اوسکی سیہ تیرہ
ہے دہ مخمور ان کہانی میں
کہتی ہیں
تیری بیٹی نہین سکی
بلکہ ہم ترنیم اپنی سیکھی ہیں
سمجھتے ہیں ہم اپنا کہ دون کہانی میں
کیا بہیکی یہ بہکی
شمع کیا چشم کی میں
بیٹھی اپنی ہم شمع شمع شمع ہون
اور صفائی
میں سیکھی ولا ہم

خفا ہو کر جو قاصد کے مری تحریر پڑتی ہیں
تو پھر سب فاتحہ تیری جوانی پر پڑھتی ہیں

نہیں ہوتا مسخر وہ پری پروا کیا کچھ بھی
بنا ہم روز ایک افسون نے تسخیر پڑھتی ہیں

مصور دیکھتی ہیں جب کبھی تصویر کو تیرے
تو بس وہ درود ای عالم تصویر پڑھتی ہیں

مبارکباد ہم دیتے ہیں انکو عید قربانکے
گلے پر رکھ کی خنجر جبکہ وہ تکبیر پڑھتی ہیں

کبھو ملا سے جا کیا ہے نہ دو انکو پڑھایگا
کہ ہم لاحول سن سنکر تری تقریر پڑھتی ہیں

غنی ہیں خاکسار اتنی کہ پڑھ کر پھینک دیتے ہیں
اٹھا کر جو کبھی وہ نسخہ اکسیر پڑھتی ہیں

زباں پر ذکر ہی ہے کسی وے مخطط کا
ظفر ہم رات دن قرآن مع تفسیر پڑھتی ہیں

مری آنکھوں سے آنسو اس طرح برسوں برستے ہیں
کہ جوں ساون کی موسم میں جہاں میں مینہ برستے ہیں

رولاتا ہے جو اسکا خندۂ دنداں ہمیں تجھکو
تو جا ہے اشک آنکھوں سے گہر لاکھوں برستے ہیں

جو آ جاتا ہے کوچے میں ترے پہنے بنا دیوانہ
تو پتھر دست طفلاں سے ہزاروں اس پہ برستے ہیں

تماشا دیکھ تو ان دونوں کا مژگاں میری آنکھوں
کہ بن ساون ستی ہیں یہ بہا کب دوں برستے ہیں

کبھی ہے تار بارش دیکھ کر میخوار مستی میں
الٰہی یہ مینہ پر یہ فلک سے کیوں برستے ہیں

غضب ہے یا ان عارض اور بلا زلف عدو افشاں
یہ بجلی یوں چمکتی ہے یا دل بادل یوں برستے ہیں

بہت ٹکڑے جگر کی سینے میں ہم ہو جاتے ہیں
مرے ہوتے ہیں انگارے ظفر جوں جوں برستے ہیں

اگر ہم ہی وفا کا پاس تو خوبان عالم کو
تو ہو کر بدبر کی یون ہو وفا ہم کسکو کہہ بیٹھین
وہ زلف و کاکل و چشم سیہ سب ہین بلا جان
اگر آئین کہین کالی بلا ہم کسکو کہہ بیٹھین
بڑا وہ ہی حقیقت مین جو سمجھا اپنی کو اچھا
بری رنگ ظفر ہم ہین برا ہم کسکو کہہ بیٹھین
ہی کی حجاب عقل کی ساغر کی پیچ مین
نظر ہی کان تشنہ کی ساغر کی پیچ مین

مطلع ثانی

ہی نازکی کی دل تری کا فر کی پیچ مین
مسطح جیسی تشنہ ہو پیچ تر کی پیچ مین
کرتی نہ کیون نگلہ نامہ اعمال ہم سیاہ
کیا ہی ... اسکی بعد کی پیچ مین
حلق نہین کہ ہو وفا مجھسی ترک ہو

۹۶

کب تلک ظلم اوٹہا مین تری الفت جاتی
لی سراب جان ہی سی یا تہہ اوٹہا ہم مینز

جان نکلتی ہین جو صحرا مین تو اشک جو بسر
گور مجنون پہ ظفر ہیول چڑہاتی ہم مین

ہوا مین کافر عشق اتنا جب خود نما کا ہون
مری تو قتل کو تیغ نگاہ یار کافی ہی
نہ کیون درد و چراغ گور میرا بیجان ہو
مری جی دل مین ہی درد وصل یار در زمان
غنی دل ہو گیا میرا بدو اخاکساری کی
طلب گرہی تو ہی آب دم شمشیر قاتل کی

خطا کیا کی تری بدجو مجرم ہون خدا کا ہون
غرض کیا مجکو کشش جو شمشیر قضا کا ہون
کہ مین مارا ہوا پیچ و خم زلف دوتا کا ہون
نہین محتاج مین یاروطبیبو نکی دوا کا ہون
ہوس مین سمجہا خاک نسخہ کیمیا کا ہون
نہین ای خضر جو یا چشمہ آب بقا کا ہون

کوئی جیسا ہی سادہ دل ہو ویگا زمانہ مین
ظفر امیدوار اوس عوض فاسی مین فنا کا ہون

کسی آشنا اور ناآشنا ہم کسکو کہہ بیٹھین
کسیکو کیون کہین کچہہ ہم اگر کہنا ہو کچہہ ہمکو
نہین یہان اہد و بلا تو بہتر ہی کہ کچہہ منہہ
نہ گل مین ہی نہ لالہ مین رنگینی جو تجھمین

برا ہم کسکو کہہ بیٹھین بہلا ہم کسکو کہہ بیٹھین
تو قسمت کو کہین اسکی سوا ہم کسکو کہہ بیٹھین
خدا جانی نشین ساقیا ہم کسکو کہہ بیٹھین
ترا ہمرنگ ای رنگین ادا ہم کسکو کہہ بیٹھین

ہی بہہ تو ناصحا مری جو ہر کی پیچ مین
وانہو تمین تری کی وہ جہلک ابی ابر و نی پیچ و تاب
تو ہر کی پیچ مین نہ ہم ترکی پیچ مین
آنکہو نکو دیکہہ ایمین بول اونہا وہ مست
کیا کشتیان پہری ہین سمندر کی پیچ مین
ایکدم پہ تو نہ باندہ ہوا دیکہہ ای حباب
ہو گا ہمدم ہوا تر ادم ہر کی پیچ مین
بہتی ہین جیکو دیدہ پرخون مین دمبدم
واغ جگر سی لالہ ہم ہر کی پیچ مین
وہ کمی جا ہر کو دیکہہ کر تیغا بیہہ جاسرا
ہوگا ان چشم یار سی تشنی کی پیچ مین
دوائین جبرا یمان و دل خانہ خراب ہی
ہر کفر مری اور ادہر ہی وہ دلبری تجھمین
اسما ظفر وہ دار کہان ہی کہ مری آہ
یکدم ہر اسکی دل مضطر کی پیچ مین

وہ ہم سے دمبدم کیون لکھنے ہی قلم چراتے ہیں
کہ اونکی تیغ سینی کب ہم دم چراتے ہیں

زیادہ ہر مجھے ہوتا ہے یہ ضبط گریہ سے
کہ پانی زخم دل ہی دیدۂ پرنم چراتے ہیں

کبھی جو بیٹھتے ہیں آن کر وہ میرے پہلو مین
تو گویا کیا نازسے بناکر دم چراتے ہیں

بلا ہین طفل اشک چشم سرما تیری
کہ آنکھوں مین سے کاجل دیکھ یہ ہم چراتے ہیں

کہ بن ہین چور چور انکو تیری عارض پر
مرا دل دیکھ تیری گیسوئے خم چراتے ہیں

گلستان مین ہین بادی جو باد صبح کی جھونکے
زر گل مین اُڑا لیتی در شبنم چراتے ہیں

ظفر دزدان معنی کو جو تھی خوف ہی تیرا
وہ تیری روبرو مضمون کسکا کم چراتے ہیں

نہین معلوم جیسی کسکی پلک آنکھوں مین
جسکی ہی کل سے کھٹک آج تلک آنکھوں مین

مہروش دیکھ کی یہ رنگ سنہرا تیرا
کب بھلی لگتی ہی کندن کی ڈلک آنکھوں مین

عکس مہ جیسی کہ ہو جلوہ نما دریا مین
یون دم گریہ ہی دیس رخ کی جھلک آنکھوں مین

کسکی ہی نام مسیح کہ ہر قطرۂ اشک
رکھتا ہی دانۂ سبحہ کی ڈلک آنکھوں مین

دیکھی یارون نے جو یہ چشم پر آب اشک فشان
پھر گئی جام لبالب کے چھلک آنکھوں مین

چشم پر آب ہون کیونکہ نہ مجھی ایا ماہ
لگتا ہی یک دھواں سا یہہ فلک آنکھوں مین

خاک پا سید کونین کی ہی وہ سرمہ
کہ لگاتی ہین ظفر حور و ملک آنکھوں مین

۹۷

سنگی جفا ہو وہ مرا حال زبون تو کیا کرون
لاوے سکھون تو کیا کہون چپ رہون تو کیا کرون
ہو تو فسونگر ایسا مین کرون مسخر ایک جہان
پر نکلی جو اُس پہ کچھ فسون تو کیا کرون
خاک کرون جلا کی دل آئینہ رو جو صاف ہو
ہو وہ مکدر اور بھی اس سی فزون تو کیا کرون
جانتا ہون کہ غم ترا یار مری ہو گا ہی ... قطرۂ خون تو کیا کرون
... کرون چپ ... جب کہو مین رو ... تو کیا کرون
... چھوڑی نہ ایک تار بھی دست جنون تو کیا کرون
کرتا ہون گریہ ... دل کی ... تو کیا کرون
ہو جو زیادہ اور بھی سوز درون تو کیا کرون
نالہ و آہ مین مری جب نہ اثر ہو ای ظفر
نالہ کرون تو کیا کرون آہ کرون تو کیا کرون

[illegible]

کار اپنا نبہا جائین تو کدہر جائین
معلوم نہین رستہ جائین تو کدہر جائین
[illegible] خواہش [illegible]
ہم دونون ہی پردا جائین تو کدہر جائین
[illegible] کا تیر کا [illegible] کان کا [illegible] ہون کا
ای چارہ طرف ہو جائین تو کدہر جائین
ای عشق ادہر اپنا [illegible] کی آرزو [illegible]
اور تونی ادہر کہینچا جائین تو کدہر جائین
رنج و الم و غم نی اندوہ نے حسرت نے
ہی آگی ہمین گہیرا جائین تو کدہر جائین
صحرای محبت مین خار غم فرقت کا
ہر گام پہ ہی کہٹکا جائین تو کدہر جائین
دنیا کی ظفر الجہن مین ہم بہول بہلیون مین
یہ بہول گئی رستہ جائین تو کدہر جائین

لب شیرین کی بوسی ہی وہ چاٹ کہاتی ہی
ہلاوی سی فلک کیا اور زمین کیا میری سینی سی
بنی کیا دل کا سوا حسن کی بازار والونی
نکالا ہی نشا ہمکو کہ بحر غم مین ہم غوطی
ذ کہا تو جرسی خم اور کا اور جین چلا پہر
جو دولت سی قناعت کی غنی ہین شکر کرتی ہین

کہ جب یاد آتی ہی ہو بہنہ ای کباب کہاتی ہین
کہ جگر اس کی اس جگر کی دو بوٹیان کہاتی ہین
یہہ جہوٹی قسمین سوداگر کی رہ باشی کہاتی ہین
کبہی انگہاٹ کہاتی ہین کبہی اوس کہاٹ کہاتی ہین
کہ جو یہہ مال بد کہاتی ہین پٹر کر کہا کہاتی ہین
اگر وہ خشک نان جو ہین کر باٹ کہاتی ہین

سگ دنیا مین دیوانی حذر کر ظفر انسی
کہ جو چرتا ہی منہہ انکی یہہ اوسکو کاٹ کہاتی ہین

رفیق اپنا بجز غم کہین تو کسکو کہین
پری جمال پری حسن سی پری رخسار
سوای قبلہ ابرو وغیرہ چاہ ذقن
وہ زلف اور شب یلدا دراز مین یکسان
نہ پہیرا منہہ کبہی میدان عشق مین سنگی
گرفتہ دل ہی جو غنچہ تو گل پریشان حال
ہزار دل نی ظفر کیں پریشان ہم سی

بغیر آہ کی ہمدم کہین تو کسکو کہین
ہمنشین پری کا نہ عالم کہین تو کسکو کہین
ہم اپنا کعبہ و زمزم کہین تو کسکو کہین
زیادہ کسکو کہین کم کہین تو کسکو کہین
ہم اپنی دل کو نہ رستم کہین تو کسکو کہین
چمن مین ہم خوش و خورم کہین تو کسکو کہین
بہلا برا نہ اسی ہم کہین تو کسکو کہین

زلفین جہنکی وہ دار و دار اپنی باتون
دیکہا [illegible] اپنی بات اپنی باتون
زلف سوچ [illegible] اپنی باتون
[illegible] اپنی راتون اپنی باتون
[illegible] ہو اخوار تیری
[illegible] اپنی باتون

ہم اپنا چراغ حیات اپنی باتون [illegible]
نہ [illegible] خط [illegible] دوات اپنی باتون
[illegible] اپنی باتون [illegible] دل کی [illegible]
[illegible] اپنی باتون [illegible]
وہ مضطر [illegible] مین بعد از وفات اپنی باتون
ظفر [illegible] اپنی بات اپنی باتون

پیسکر لی ہین وہ ایک سکی سو نہ پاتین
نکال لینی ہین تو ہمین چیکی تو پاتین
روانہ تیر یا ہون جہان اپنی ساتھ سکی
سیرسی لی جاتی ہیں پہر الجمن اس ہر دو پاتین
پیار سی او کی اور جی بہتی ہی تو ہو تو
پیاری جو ساتہ پہ بی جو بیکی ہو کی تیسی
نہ کی پیکان اسی اتین ہیں تیغ وہ تو پاتین
زبان حال سی کیا اسکا لوہا پاتین
سب ہیں بین ہیں جس تیغ میں لی سر
سبی صفات تیبن اور جو پاتین
تیغ بر پاکی نہیں ہیں سرتی ہی اجا دل کہ
جو سیتی ہی ہی ہیں دم تر ہیں سیانو بیکی وپاتین
دو دو کی اہی ناخن پاکی سی ل اس کا انشا بتاوہ

اوس گل ترکی گلشن جو زر ہنکتی ہین	ساتہہ ہی قطرہ شبنم بہی گہر ہنکتی ہین
ہوتی روئیدہ ہین کیاتہ ادہر لہ دگر	منہہ سی وہ پاکی پیک اپنی جدہر ہنکتی ہین
طایر دل کو جو کر باہنین منظور شکار	وہ مدام کیون ادہر تیر نظر ہنکتی ہین
بعد مردن بہی ستم ہی کہ صبا جہو کی	دو بیجا کی چمن سی مر بر ہنکتی ہین
ایک مین کیا ہون کہ شمشیر ستم سی ہر روز	جیسی دو چار کی وہ کاٹ کے سر ہنکتی ہین
لائی تو مین تیری کو چمین کی گل خاک نصیب	دیکھی پہانسی وہ آپ اسکو کدہر ہنکتی ہین

مشکل مطلب کے نہ نکلی تو کرین کیا یار ان
قرعہ میری لیی وہ زر ظفر ہنکتی ہین

بیکرون باتین بناتی ہی کوئی یون ہو ہوا وون	بن مقدر کی تو کچہہ بہی نہین ہوتا یون دون
نہ تو مر سکتی ہین ہم اور نہ جی سکتی ہین	کچہہ بن آتے نہین ہی رشک مسیحا یون دون
کبہی یون ہے بہار اور کبہی دون ہے خزان	اس گلستان مین ہمیشہ ہی تماشا یون دون
کوئی دیندار ہوا ہو کوئی کافر کیا کام	وہ تو یکسان ہین ہمین ایی بت ترسا یون دون
اب یہان ہی وہ یا بیچ دی اپنی تصویر	دل کی ہی صورت تسکین دلاسا یون دون
خواہ وہ قتل کری خواہ سکتا چہوڑے	دست قاتل سی ہی سب مجکو گوارا یون دون
وہی جگہ تو بہلا ہو وہ جاہی تو برا	ہو نہ لی مرضی حق الظفر اچہا یون دون

٩٩

کہ آسمان سی گرتا ہی ماہ نو پاتین
طفر قمار محبت مین اپنی بازی پر
عجب بنا ہے تہی پہلی کی سامنی پاتین
عشق کی رہ مین خرد کی جیب پہٹتی پاتین
ہر بہانی ہی تو مشکل سی ہیٹتی پاتین
جگر و دل تو اپنی ہین اپنی پاتو وہ بہی کبہی
کس طرح انکہو نسی نکلتی پاتین
دونی ہم اور انکو مین اہر اجران ہون
دیکہا ترستا مین اونکو مین آگ جلتی پاتین
ابر تو بہی تری آنکہو نسی گر نکو زخم
رو کی تو ان کو تی اسی نہ ہلتی پاتین
دیکہہ یار بر الم کی ار اپنی جگر سی تو ہی جہون
ار قدم پر تہا جہاں کی اہر تو نی جہون
دیکہا حیرت اور ہی میری بدلتی پاتین

کون جا سکتا ہی تیرے دل جلونکی خاک پر	جو قدم رکہتا ہی وہ پہر اوسکی جلتی پانو میں

پانو جمنی دے ذرا اوس خاک در پر اے ظفر
پہر مری جون نقش پا کب ہاتہ سی نکلی پانو میں

حال نہین کچہہ کہہ سکتا میرا کون ہون کیا ہون کیسا ہون
مست ہون یا ہشیار ہون مین ہون نادان ہون یا دانا ہون
کان سی سب کی سنتا ہون اور منہہ سی کچہہ نہین کہتا مین
ہوش بہی ہی بیہوش بہی ہون کچہہ جاگتا ہون کچہہ سوتا ہون
رند ہون مین یا زاہد ہون یا صوفی ہون یا میکش ہون
عالم ہون یا جاہل ہون یا مومن ہون یا ترسا ہون
کیسا رنج اور کیسی راحت کسکی شادی کسکا غم
یہہ بہی نہین معلوم مجہی مین جیتا ہون یا مرتا ہون
کار دین کچہہ بن نہین آتا دعوی ہی دینداری کا
دنیا سی بیزار ہون لیکن رکہتا خواہش دنیا ہون
یار ہی میری دل مین اور مین کعبہ مین تنہائی مین
گہر مین وہ موجود ہے اور مین گہر گہر ڈہونڈہتا پہرتا ہون

ذکر بوسہ طلب پہ دل کو ...
رخ روشن پہ نہین وہ زلف مین ہی ما عقرب مین
مری احوال پہ رووے می مجہین رات و قمر
۱۰۰

ہین در پہ تیری رہتی ندوون عنبر گوہر گہر	اسطرح بی وفا تیسی وسی ملک کی چہوڑدو

قسمت مین ہی مرخاک بیابان جنون کی
ہو یہا لکہنی لکہی تو ظفر یہانک کی چہوڑ دون

وہ ہمیشہ انکہین جو بہو کر گری نکالتی ہین	تو منہہ سی ف ہنین جہوٹی بڑی نکالتی ہین
خبر ہنین ہمین کسپر خفا ہوی ہین آج	مگر کسیکو وہ گہر سی گہڑی نکالتی ہین
وہ ہم تحفون گویون مین نکالتی گہر گہر	چمن سی جیسی کہ تی چہڑی نکالتی ہین
ارادہ ہی کہین ہمان آج جانی کا	وہ پہنی کو جو بالی چہڑی نکالتی ہین
نسمجھو اشک کی قطرہ مگر یہہ چشم کی راہ	ہم اپنی سینہ کی پیکان اڑی نکالتی ہین
ہماری دلکی ہین کہلتی گلجہڑی اوسنی	ہزار زلف مین وہ بل پڑی نکالتی ہین

ظفر حسب ابی ہی رو رہا ہمین تو انکہو سی
ہم آنسوونکی گہڑی کی گہڑی نکالتی ہین

ہین اب کہان ہماری وہ سیر چمن کی دن	کرتی ہیں سیر ہین ہجر امین اسیم تن کی دن
تشبیہ دون اگر رخ روشن سی تیر مین	پہر جائین آفتاب سپہر کہن کی دن
کہتی ہی دل اسی وس گل رخسار کی بہار	کیا دیکہتا ہی ہین ابہی دیوانہ پن کی دن
خورشید روی یار سی کرتا ہی سرگذشت	کیا لگ گئی ہین شعلہ کو شمع لگن کی دن

کعبہ جای ہی رات زنجیک دراز بسی ہوئی
گرہ جای نور حسن سی وہی ہم تک دیکھین
عجب عشرت و نشاط کا موسم گذر گیا
او کیا گذر گیا نیکی رنج و محن کی دن
ہمیری جو بہو کی عشق کی کہین پیچیدہ و ظفر
یہ لونہ ہم کرا وسکی مین میری انکہین وین

دیگر

کسدن ہم اوسکی وصل کی تدبیر مین ہین
اپنی قصہ تقدیر مین ہین
پری کیا کہین کہ ہیو تاکہون کہ عالم تصویر ہی وہ شوخ
کسی تصویر مین ہین
جو بات و ہین ...گسی بسم سی وہ ناتوان
فریاد کیا کرینگا عاشق دلگیر مین ہین
ورم یہی ہماری عاشق دل گیر مین ہین
جانی ہی خاک رہ تری قدر خاک پا

101

یانچہوی اوس مین وہ اکسیر مین ہین
دیوانہ تیرا نالہ زنجیر کی طرح
رہتی کا قید خانہ زنجیر مین ہین
عالم کو چین ابروسے قاتل کی دیکھنا
جوہر یہہ خوشنما کسی شمشیر مین ہین
ہی کون سی گرہ کہ ظفر جس گرہ کی بیچ
باندہ ول اوسکی زلف گرہ گیر مین ہین

دیگر

آہ مین جو خ کینہ وری لون
ان جفاون کا بدلا ہ کا
دیکھو جب تک نہ مین نظر سی لون
اونکی آنی کا ہو یقین تہ ہجی
اشک دامن مین بہر گہر سی لون
کام پیمان کا چشم تر سی لون

اوسکی مژگان کا تو نہ پہنچا کلیجہ دل اپنا ضعیف
پیدا جو تجکو بنیک کر پہر ہی کرین
اپنی نصیبو نجونہ سب دو ہم نقش عشق
ایک ورا پیدا وق ای وہ جیسے پیدا کرین
دی صفا کر بال و پر نو شل مرغ زبان
لیمانی ہم پرواز بام یار پر پیدا کرین
عاشق سر بازیری ذہن بجز سر
لب چاکر گرونی پیدا و کر پیدا کرین
پہر ہم کیا کر جاتی ہین کچہ جمن ہم اوس یار کی
روز ہر بجز کوی ای ظفر پیدا کرین

دیگر

ادہر ای جو وہ سراپا ناز	پانو تک مین بلائین سر سی لون
قصد لون گر جو نین مین اپنی	اوسکی مژگانکی نیشتر سی لون
وہ خبر پہنچی ہین کب مجکو	ہان مگر مین ادہر اودہر سے لون

بات کچھہ دلبر سے کر جو تو
چاہتا ہی کہ دل ظفر سی لون

کیا ہوا گر تیری حسار کو ہم چومتی ہین	جو مسلمان ہین وہ قرانکو صنم چومتی ہین
جوش وحشت مین جو بیٹہے اپرپا نا ہو وقد	خار صحرای جنون سے ہر قدم چومتی ہین
لیکی یکتب تری نونکی بلائین ہر روز	ہاتہہ ہم اپنا تیری سرکی قسم چومتی ہین
حرف مطلب کا نہ ہستک جا خطری قاصد	خط کو ہم یار کی بادیدہ نم چومتی ہین
کچہہ تقاضا ہی فرا بہہ جو کہ زخم جگر	ہو لکر منہہ لب شمشیر الم چومتی ہین
کاٹین ہونٹہہ اپنی نہ کیون ہم کہ لب سنگ سے	منہہ کو منیو تری ہاتہہ کی ستم چومتی ہین

جا کی کیا کعبہ مین چومین حجر الاسود کو
ای ظفر سنگ در یار کو ہم چومتی ہین

ہو وین جس پہنچو اب ہم وہ تا اگر سہی کرین	بستر راحت پہ یون کہنو مگر کم سیدہ کرین
انکہہ رہتی ہی ہمیشہ اونکی تہری ہمنشین	دیکہتی کس روز وہ ہم سی نظر سیدہ کرین

ہمی تمنا ہی صدا ای ہمتی ہمی پوچہو ہم کیسی کیا
ہوئی جس کیسی ہم بیان پہر تو ہیں

دیکہی سلسلہ ای صدا ای ندیم ہمی ہمی پوچہو ہمی ہمی ہمی
کس کی ای ادہ دلکو کیا کر یاری دل لیکہا صاف ...
جو کچہ دل مین ای ہمی ہمی ... ہمی تا جو ہم ادہم

[illegible]

رہین حیا سی منہہ سی ہرگز نہ تہا کی تم ہمنی پوچہو ہم سی پوچہو نہیں

جو قصد وصل کا ہی اے حضرت دل تو پوچہی لگے بیدبر کیا ہوگا حاصل

جلو وہان کرین جلکی بخت آزمائی تم ہمسی چہو نہ ہم تمسی پوچہیں

بلا سی کوئی گر تیرا بہلا ہے ہمین کیا غرض ورہمیں کام کیا ہی

ظفر اب کسیکی برائی بہلائی نہ تم ہمسی پوچہو نہ ہم تمسی پوچہین

خط و پیغام کی باتین تو کچہہ بہی ہین	قاصد امید ملاقات تو کچہہ بہی ہین
ہم خوش اوقات وبد اوقات ہمین کسکو	اپنی اید و ستبو اوقات تو کچہہ بہی ہین
زلف رخ پر جو سرکی تو وہ شب کہنی لگے	دن نکل آیا ہی پورات تو کچہہ بہی ہین
کچہہ نہ کچہہ بہی کرتی ہو ہمیشہ لطف	انکی ہمہ عنایات تو کچہہ بہی ہین
وہ تو دو چار گہڑی رہی اور یہہ ساون	آگئی اس گریہ کی برسات تو کچہہ بہی ہین
ہوتا ہی آپکی انداز سی مطلب معلوم	ورنہ بندہ مین کرامات تو کچہہ بہی ہین

جو کہ منظور اوسی ہی وہ ہوویگا ظفر
کیا کرون مین کہ میری ہاتہہ تو کچہہ بہی ہین

بہی ہو سکتا ملک و مال و زر ہی اپنی ہوا	ہین ایک زندگی اپنی مگر ہی اپنی قابو

مطلع ثانی

دل سودائی اپنا ظفر جسکی زلف کا تہا
کیا زلفون نے اوسکی باندہ رکہا ہی قابو مین

دیگر

کوی رقیب پیارا ب دیکھی نہین ہم
بہکاتی تہی جو انکو شیطان وہ کہان ہین
ہی شہر اور بیابان آباد جنکی دم سی
انسان وہ کہان ہین حیوان وہ کہان ہین
انکہون مین رکے روتی تہی ہم بہی ہنستی اتو
ہی موج زن جو پہلی طوفان وہ کہان ہین
کچہہ اور ڈہب کا ہم سو اب لوگ دیکہتی ہین
پہلی جو ای ظفر ہی انسان وہ کہان ہین

دیگر

گرچہ پہلی رنگ ڈہنگ وہی غنچہ لب کا دیکہ لین
کیونکہ دل دین جب تلک نہ پہلی ڈہب کا دیکہ لین
دونو حاضر ہین دل و دیدہ ہمارے اوسکی
جو بنا چاہین مکان اپنی ڈہب کا دیکہ لین
بہول جاوین یاد جو ان بہنی تیغ کہنچے

ایک نظر جلوہ جو پنہان ہین نقیب ان کا دیکہ لین
ہاتہ یا نو انکو لگا کی تو سہی او نکا رقیب
جملہ بر ہی ور ادا و اس سے او ر سب کا دیکہ لین
عشق مین گر سر دینا تا شوق غضب کا دیکہ لین
بیوجہ بو درد و حسرت و رنج و تعب بہی
خوب سر و قد کو نسبت ہین ادا کی اپنا عجب نکہ
جو دو ابر و اونکی ہیں یاکر چہ عبث کا دیکہ لین
دیکہی لو ایسے ار نیند آنکہ ہین شعلہ او ن کا دیکہ لین

دیکہی ان انکہون نی ہین پور ہی انکہین یا سحر
جلوہ حق ہی ایک شی مین ذرا انکہہ تو کہول

کیا دکہاتا ہی مجہی تو واری بہل انکہین
کس لئی دین مین غفلت انی تجہی غافل انکہین

شغل پوشیدہ کیا کرتی ہو کچہہ تم ہی ظفر
سامنی کرتا نہین جو کوئی شاغل انکہین

بزرنگ بحر و موج ہم جہا تو ہی وہان ہم ہین
لگی پہرتی ہین تیری ساتہہ مانند سایہ کی
اکیلا کوچہ قاتل مین کب ہین چہوڑتی تجکو
جدا رہتی ہین تجہسی کیا ہوا گرچہ بظاہر ہم
جہان ہین جنکی چرچی ہین مین عشق کی باتین
رقیبو ادی محنت نہ ملی ایک ہی دیکہا

نہین ہین تجہسی جدا ہین ہم جہا تو ہی وہان ہم ہین
الگ تجہسی نہین ایکدم جہان تو ہی وہان ہم ہین
وہان کیا دل پر غم جہان ہی تو وہان ہم ہین
حقیقت مین ہین باہم جہا تو ہی وہان ہم ہین
خود آرا شہرہ عالم جہا تو ہی وہان ہم ہین
غلط کہتی ہین سب ہمدم جہان تو ہی وہان ہم ہین

ظفر اپنی تصور کی بدولت سچ ہی کہتی ہین
نہین جہوٹ اوس سے کہتی ہم جہا تو ہی وہان ہم ہین

ہی جو گل گہر مین اپنی مہمان وہ کہان ہین
جو خود دو خواب سے ہین مصروف راتدن ہین
کچہہ لوگ اونکی در پر اتو گڑی گر ہین

جو کہو گہٹی مین یارب وہ سادہ ہان کہان ہین
حیوان انکو کہتی انسان وہ کہان ہین
ہتی نرم دل جو پہلی وہ بابان کہان ہین

اپنی جلوہ جو دیکہلاتی نہین ہو
جو اپنی نہین تو اپنا ہین یہ جو
دیکہی

ان سی جلوہ گر ہین سب ایں
نظر مین ہون

مطلع ثانی

تماشا ہوی کی جو اودہر شمع رو کی [illegible]
نہ ہوئی صورت پروانہ کیا [illegible]
مصور تصویر سکان یاری جب [illegible]
وہ دیکھا [illegible] دیوانہ [illegible]

دیگر

[illegible] دوسرا کوئی نہین
اور دل [illegible] کوئی نہین
[illegible] کوئی نہین

جاتا دشت ہی کو گہر مین ہون	گہر سی از بسکہ بیخبر مین ہون
کیا ہی حسرت بہرا بستر مین ہون	پرولی کرتا ہون روزہ دل خالی
آدمی ہون کہ جانور مین ہون	کسطرح اوڑ کی تم تلک پہنچون
غرق طوفان چشم تر مین ہون	کون جائیگا تننگی میری
کاتبکی اوسکا نامہ بر مین ہون	روز جاتی ہین وسکو غیر کی خط
عشق بازی مین نامور ہوں شاہ	جانگدازی مین شہرۂ آفاق
اوسکو آگ اور بال و پر مین ہون	شمع و پروانہ کی ہی مجہسی نمود

قطعہ

تو شب تا رہی سحر مین ہون	رخ نی جو زلف سی کہا شب کو
پیچ مین تو ادہر اودہر مین ہون	زلف بولی کہ صید تو مین دام

دین و دولت کو فخر ہی مجہسی
پی رو فخر دین ظفر مین ہون

ہم اونکی آسیہ ہے کیا کیا مہو لی اتہتی ہین	مجہ ابہلا ہمیں کہہ کہہ کی وہ تو جو ہر
سیاہ بخت مگس وار سر کو دہنتی ہین	وہ بوسہ خال کا دی ہین ہمین تو ترستی
برا ایمان ہے سدا اونکی منہ سی سنتی ہین	نصیب ہے کہ لاکہون بہلا یون پر سجی

[illegible] اور [illegible] کوئی نہین
[illegible] نکلا ہو ادہر ہی نظر و ہین [illegible] کوئی نہین
[illegible] پہنچا [illegible] جان کی نصب
[illegible] عدم کی [illegible] کوئی نہین

105

اسطرف [illegible] جہتک [illegible] پہرا کوئی نہین
آشنا ہین [illegible] ہین اپنی غرض کی آشنا
خوب دیکھا ہی اپنا آشنا کوئی نہین
ہم کسی کو کیون کہین منہ سی برا
ہمین سب سی ہین بری ہمسی برا کوئی نہین

مقطع ظفر

دیگر

سادہ رخون پر [illegible] بہرتی ہین
[illegible] ہو وسا [illegible] دل کیون
دیکہو [illegible] ہی [illegible]
ہاتہون [illegible] ہین
[illegible] ہم [illegible] اور کب چلتی
[illegible] دل [illegible]

ظاہر اپنی الفت اور غمخواری منہہ سی ہین

ایک بات مین دیکھی تھی سو سو مکر و فریب

غضب ہی کچھ مکاری منہہ سی ہین

ہمسی جو ہی سرگرم محبت اند تو کچھ وہ مہر تھا

دیکھنہ کی دشمن کیا گیا اپنی جبین جلتی پہرتی ہین

کب دم جنبش عرق ٹپکتا مونہی کاکل سی ہی تیز

کافر مار سیاہ مین یہہ تو زہر اوگلتی پہرتی ہین

میری طرف سے پہر گاتی ان شعلہ رخونکو ہین وہی

گرمی کی یہین شدت مین جو ہنکھی جہلتی پہرتی ہین

گہر مین ہماری ہی ہجو اور مہر تھا کی آتی کی

با نوز مین پڑہتی ہین ہم لیا ہی وہ جہلتی پہرتی ہین

طاقت جیتنی پہرنی کی ہی پر ہین اب کسکو ظفر

لیکن با عث ہمت اپنی کچھ ہم چلتی پہرتے ہین

جتنی جتنی لوگ جہاتی اپنی یاری منہہ سی ہین

اوتنی ہی ونکی ہم بہی کرتی خاطرداری منہہ سی ہین

منہہ کی میٹھی دلکی کڑوی اہل دنیا دیکھہ لئی

جہوٹی جہوٹی کرتی خوشامد آگی ہماری منہہ سی ہین

١٠٦

دیسی کرتی خاطرداری منہہ سی ہین

انا کسیا یا ہین ہم ترا شون سو
ہی منزل کیا ہی جی کی باتون مین
سے دلا زندگی کا لطف بیان
ہی تو ہی عاشقی کسی باتون مین
سیہ چہرا دو [illegible] ان لبی سی ہی دل نالان
ہیجو دی [illegible] کسیا جو نہی ہے چیکو دل ہم سب

زلف و رخ ہی شام و سحر		یہہ نہ کہین گر کیا کہوین
رخ کو تیرے خورشید کہین		ماہ انور کیا کہوین
حسن تیرا سبحان اللہ		اور اسے دلبر کیا کہوین

چہوٹی وہ تو بنالی ہین
باتین ظفر پر کیا کہوین

تمہاری وصل کی جو آرزو مین مرتے ہین		اسی طلب مین سی خنجو مین مرتے ہین
ہماری خاک کی سی ئیدہ کیون گل ہوتی ہم		تری تصور روی نکو مین مرتے ہین
تمہاری پاس اگر آ کی جی گئی ہی ہم		تو یہہ غضب ہے کہ رشک عدو مین مرتی ہین
ہماری زندگی و مرگ کا سبب وہ ناز		کسو مین جیتی ہین ہم اور کسو مین مرتے ہین
نہی ہین جام و سبو انکی خاک سی ہم تی		جو رند خواہش جام و سبو مین مرتے ہین
ارادہ کرتی ہین مرنی کا جو بغیر اجل		وہ حیا کی کوئی بت تندخو مین مرتے ہین

کبہی وہ بات نہین کرتی اے ظفر ہمسی
ہم آہ اس ہوس گفتگو مین مرتی ہین

تہی جب تک کسی کی باتون مین		ہین تنہا اپنی جی کی باتون مین
بر مین دلبر ہی جب ہو دسی تو کیا		دل لگی دل کی باتون باتون مین

107

کہتے ہین سنگ کہ سب جلوی خدا کی ہین
بنانی ہی
نہ دانی وہ عجب ایک چاند سی صورت
دیدار او سر فرخ لقا کی ہین
کی مشتاق

منزل مقصود تک مشکل ہین پہنچنا
وہ منزل کہیں کبھی ظل ہما کی ہین
سایہ دیوار سر پر ہی دلا خستگی
ممنون احسان عکس روی دل ربا کی ہین
مقتل کیا جو زندہ وہ کیا خار کیا گل کیا گوہر کیا

ادا [illegible] اور سر ابر کہین ادا کی ہین
لطف ادمی سے باتون مین

کہ پی روانہی ہادی کی اور اپنی رہنما کی ہین
جیسی شق القمر کہتی ہین او نہین ایک ہی او نے
کہ جو اعجاز اوس محبوب رب خیر الورا کی ہین
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا ہی کیا کہنا
ظفر ہم خاک پایان چاریار مصطفی کی ہین

دانا ہون یا کہ نادان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
کہتا ہون آپ مین ہان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
ٹھہرا و آدمی یا مجکو بتا د حیوان
کچھہ ہی کہو مری جان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
بد ہون کہ نیک ہون مین سب اپنی واسطی ہون
کیا تمکو کام یاران جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
بنگر ہون یا شرابی صوفی ہون یا کہ زاہد
ہی سب عیان نہ پنہا جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
مایوس وصل جانان آفت رسیدہ ہجر
سرگشتہ و پریشان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون

رنجیدہ ہون کہ خوش ہون مین دل تنگ یا شگفتہ
ہان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
محروم وصل دلبر رنجور درد فرقت
سرگرم آہ ہون مین
کو گریان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون
خندان ہون مین
سمجھی ظفر خراسان جو کچھہ کہ ہون سو مین ہون

١٠٨

سینہ بند دل ٹوٹ گیا کی تاب تیغ نگاہ سی
اس سی زیادہ ایجاد کی کی ایک انداز جان
عشق میں کیا میں دل او ٹہکانا کل جہان
ہاتو پہ عدہ ای اب ای دوا کی جان
و لیکہ

ایک تماشی عالم کی آئینہ ہی دکہائی دیتی ہین

دل میرا اور جام یہہ تیرا ای جم ایک ہی طور کی ہین

نقل کنفش پاء رہیہ کسکو ماہ تو سی کہتا ہتا

فرق نہین کچہہ ہم تم دونو پرچم ایک ہی طور کی ہین

رند اگرچہ مین مست می تو زاہد مست نخوت ہین

دونون کی رنگ ایک سی ہین اور عالم ایک ہی طور کی ہین

باتین کرو اغیار سی تم اور ہماکو ہی سی کیا بات

ہمسی کیون ہی پردہ ہم وہ محرم ایک ہی طور کی ہین

خانہ دنیا خانۂ گردون نجا نہ شادی تہی کسیدن

ظفر سدا سی یہہ تو سرا ہی تم ایک ہی طور کی ہین

دنیا سی جسکی رنج و الم ہی وہ ہای جان

ہوتی اگر نہ عشق کی آتش خمیر مین

پہلو سی بیٹہی بیٹہی وہ جانا نجی او ٹہہ گیا

پیکان تیر یار سی ہی اپنی زندگی

ای جان تو اگر نہین آتا تو ایک دن

پہر آسمین کسیکی کو ہی اپنی کہای جان

رکہتا نہ اپنا قالب خاکی ہو اپنی جان

ٹہنڈی سی پہر کی سانس کہانی دل ہای جان

ای چارہ گر جو دل سی جائی بن تو جائی جان

آئی کہین قضا سی پہر کی قضائی جان

جانتا سی جو اول و دل آوارہ ہی کاجون
وی قتل عشق نہی ہی ابہون ہی
نیم بسمل ابنا دل
لیا ہی کون کیا ہی وہ اب
میان مین ہو دو جہت نقطہ سا کہون کا
او نکی نگاہ و دو نمکان کا ہیرا سینہ ہنسا
اب لا کی کون راز محبت

۱۰۹

ہی تری سمجہہ مین آنا مشکل ہی ناصح
ای سر کوئی تجکو اب سمجہای کون
کون پہرا نی
نہ پڑہہ ہی نہ ہجا تی تو ہم لوہر ہون
تو خط ایک
غین ای نہین کہو پہر جائی کون
وتکو تشنہ
خط تو واد سہی کون

ہمراہی تیہین پیغام زبانی بہیجی ہو
مر قاصد کا
اور کاتب کی ہاتہہ قلم کروا ئی کون
خط لکہ
بیچہہ ای منہہ سی کبہ کی ابر ماتم
دونکی طرح
دربار تو چہونی لاکہون قسمین کہائی کون

یون تو ہمدم پنجہ شانہ عقدہ کشائی کرتا ہی
زلف جو الجہی دسی ہی اب اسکو کہو سلجہائی کون

غیر سی ملکر تو نی جو ٹہرائی ہی معلوم ہی سب
پر جو تیری جی مین ہی وہ اپنی زبان پر لائی کون

یار نہین غمخوار نہین ہمدرد ظفر اب کوئی نہین کنج غمین ایسی گہٹی دل کو میری بہلائی کون	

اپنی وفور اشک سی ڈوبی کوہ بتد بگیر پانی مین
غوطی کہاتا تا خجالت سی ہی بلکہ سمندر پانی مین

ستونی گرداب جو دیکہا دریا مین تو یہہ سوجہی
روح کسی منجوار کی ہی یہہ کہاتی چکر پانی مین

سیر دریا کسکو خوش آئی تو جو ساتہی پاس نہو
موج دریا کہنچتی ہی سو مجہپہ خنجر پانی مین

اشک کی قطری دیکہہ کی اپنی چشم تر مین یہہ سوجہا
واہ بنی کیا موتی مین یہہ سب کی اندر پانی مین

سنگ بلا و محنت سی کب سینہ صاف مکدر ہون

دیگر

محبت کا جو کچھ افسانہ لکھون
مدعا بلبل و پروانہ لکھون
مجہی درکار ہو وہ صفحہ ماہ
اگر وصف رخ جانانہ لکھون

بہولی ہین ہم کو ای اہرو جفا باہمی تجریب ہین
سینی والی ہم اس جہجر بہلی سی کی ہین
جہیکی ہی ولی باوبا ہی کا سدو نی نکال کرکی ہین
اوری کا ادیکہا سی کا لوری کی بیہر ابوتی بہلی ہین
ابہنک وشت کہان ارینا سر ابہلی ہی ہر بہلی کی ہین
ہنی ہین اپنا افسوس ہمیشہ لا ہین
وہ ون اس کنبہ ہجری جو اہر بہلی کی ہین

گر یک بیک جاتی ہین تجہسی ایک ذرا دور اپتنگ | تو فلک غوطی ہی ہی چشم نم کہا جاتی ہین
دوہی بہنی تیرے پہر ہین سہ یکف مانند خنجر کا | جو یہان یکبارگی دام و درم کہا جاتی ہین
ہیچ جو پوچہو ہین ہی روز ازل سی سبز بخت | سبزہ رنگونکی محسب ہین جو سیم کہا جاتی ہین
پوچہتی ہو حال کیا ای ہمنشین دیکہی کس طرح | ہڈیونکو رو رو کی بہہ رنج و غم کہا جاتی ہین

آی اون جہوٹونکی منہہ سی کیونکر بدبو اطیر
جو بشر ہر بات مین جہوٹی قسم کہا جاتی ہین

دشمن بغل کا ہی میری پہلو مین دل نہین | ہو اپنی تنگ دل کی ہاتہہ سی پہلو مین دل نہین
سوز فراق سی کیا جل بجہا کہین | سرگرم اضطراب جو پہلو مین دل نہین
تسخیر دل کی واسطی زرچاہئی تجہی | کچہہ حکم زور پنجہ و بازو مین دل نہین
ای چشم یار طاق ہی جادو مین تو مگر | کسکا گہر ہوا تیری جادو مین دل نہین
سودا ہے ایک نگاہ پہ دلکا چکا ہوا | ای شوخ بکتا دل کی ترازو مین دل نہین
گر آنکہہ مین ہے اوسکی عجب کیا گو بانکپن | تیلا وہو تا گیا ہر آہو مین دل نہین

پہرتی ہین مدتو سی ظفر ہم ڈہونڈتی
پایا ہی کوئی نہ قاتل بدخو مین دل نہین

انسو کوئی بلا مزہ تر بلی کی ہین | کیا ہی تیر بر لڑ کی بہہ او پر تلی کی ہین

تنہا ہی یا باغ مین وہ گل اہر کی ہین
کس کی نظر کی ہی آرزو مین پہر ین
وہ آئی پیا سوسکی دل و دیدہ مین
وہون دیکہنے کی ہین بلکان پیر ہنوپا
دیکہی ہی کیا کی اون بلی ہی بلا آلی ہاتہہ پانون
چست وچالاک ایسی ہی ہین

111

ہوں جا پنین یا مہی جنون کی فتر کی ہاتہہ پانون
قدم کی کس عاشق کی نشاری پانو سی
اودی کہ نہین کی چیر مین ہر کی ہاتہہ پانون
ہم نصیب تمہاری ابیرو مستی پہر فراج
ہم تیری کتنی ہی اوسن پیداوری کی ہاتہہ پانون
اوسکی دیر پہ کم کرین کیونکر قاصد سینت دیا
کام وہان کرتی ہین یک نظر کی ہاتہہ پانون
پوچہا نا نبی لا یا چالی نامہ کا جواب
لطف ہی میں تیری نامہ بر کی ہاتہہ پانون
کہوہ ہجرہ کی تو نہیر دینی کو محبت
ایکدن رہ جائیگی تو ہین اوتر کی ہاتہہ پانون
ہاتہہ پانو نکا لگی تیری یون اکر فسر
کاٹی واجب ہین ایسی ہی مزکی ہاتہہ پانون
دست و پا او نکی دیا ہی بات مین دو کی
مارتی ہین ہم تیری ہیات دوپہری کی ہاتہہ پانون

دست و پا ادکی باندھی ہاتھ یہ و دو گز
ہاری مین ہم پڑی ہان دو پہر یا تہہ یاؤن

جا کی ہوئی ہم بن قش کو جہہ تنہائی دہر تک
خوف سی پہرا نجامین کیون ظفر کی ہاتہہ پاؤن

دیکہکر کچہہ جو پہٹ گئین انکہین	قدر من پہر وہ گہٹ گئین انکہین
ایسی روی بروئی جا نکو ہم	روتی روتی اولٹ گئین انکہین
شوق دیدار دیکہنا ادن کا	دل سی اگی چہٹ گئین انکہین
جہاڑ کر پنجۂ فرہ کیا وہ	دلکی پیچہی لپٹ گئین انکہین
چشم بد دور حسن یار یہ ہین	ایک عالم تجہ دپٹ گئین انکہین
جب مقابل ہوئین وہ انکہونکی	دل مین آ ہو کی کہٹ گئین انکہین
سیدہی انکہوسی کیون نہین ملتی	کس گہنہ پر پلٹ گئین انکہین
جب چمن مین وہ انکہہ یاد آئی	گل نرگس پہ چپٹ گئین انکہین
شوق دیدار دیکہہ عنوان پر	مہر کی جا چمٹ گئین انکہین
رکہتی تہی سرمہ سا جواب تہ خاک	خاک مین اونکی اٹ گئین انکہین

دیکہی دنیا کی جو ظفر بد و نیک
سو قدم پیچہی ہٹ گئین انکہین

جہان تو جائی ہی پیاری رنگ یہ ہان [illegible]
اگرچہ نا توان ہین لیک تر اسان کرتی ہین
[illegible] مرد کی بدنیا کون وہی لوگ میں اچہی
جو ای ہاتہ سی کچہہ جنتی بہی جرأت کرتی ہین
کہون مین اور کیا اونکو ظفر اوپی جو اچہی
[illegible] ہی جہوٹی کی وبی جو بدذات کرتی ہین

دیگر

[illegible]

ضعف او سکی نی حرکت ہی اور نہ ہی جس پہلو مین
چین دل بیتاب بغل مین کیونکہ مجھی پیر لیٹنی دی
تا نہ بیٹھا مین لاکر اوسکو میری ٹھونس پہلو مین

دل کو اپنی کشتہ کر اکسیر ہی کچھہ تو سہی ہی
یار یکو کیا مارتا ہی دل مار مہوس پہلو مین

درد پہلو آج ظفر کچھہ کرتا ہی بی چین مجھی
کیا جانی وہ یار ہمارا بیٹھا ہی کس پہلو مین

رقیب بد نظر کی ڈالو خاک آنکھون مین
فزون کحل جواہر سی وہ حقیر ہی ہمو
نظارہ سی جبین کی ہی بصر افزا تو مین لیکن
خدا کی واسطی صورت دیکھا جا کر دیکھا ہی تجھی
جو ہر شب آہ کتی ہین میری ای ماہ طلعت ہم
کھینچی مستونکی ہاتھو مین کوئی شمشیر عاشق کش

تم اپنی خاکسارو نکی رہو نمناک آنکھون مین
جو اوڑ اوڑ کر ہو تکو چبھتی ہی مری خاک آنکھون مین
کھٹکتی ہین عدو جیسی خس و خاشاک آنکھون مین
کہ میرا آ گیا دم ای بت نمناک آنکھون مین
لا کھٹی رات ہی جو انجم افلاک آنکھون مین
لہمان تحریر سرمہ ہی تیری شفاک آنکھون مین

تماشی دیکھی ہین گر ظفر کوئین کی تجکو
لگا خاک کف پای شہ لولاک آنکھون مین

ویضہ

جو ہم بیمار مین مر تا مزا ہی ہونگی تو ہون
کسیکو کیا ہی ہم اپنی خراب ہونگی تو ہون
کبھی تو ہاتہ سی اپنی شراب عشق مین
رقیب تشنگی سی جل کر کباب ہونگی تو ہون

ظفر وہ روی کتابی ہی عنو دیکھین
جو خوردہ گیر ہیں اس کتاب ہونگی تو ہون

اس غزل پر سب بجا ہیں آفرین

دیکھ

ہی تصور تیری تمر کا لگا جو دلبر انکہہ مین		چہپ رہی ہین بیکڑون نشتر پہ نشتر انکہہ مین

مطلع ثانی

کوئی تو رہتا ہی اپنی ماہ پیکر انکہہ مین		ہی جو تاریکی طرح پتلی منور انکہہ مین

مطلع ثالث

ہیچ کر مجکو نہ سمجہی تو ستمگر انکہہ مین		جو بصارت ہین کہون تجہکو مقرر انکہہ مین
ناگہان وس خال لب کا یون تصور آبندہا		اوڑ کی پڑ جاہی کسکی جیسی کنکر انکہہ مین
یاد دندان مین جو روئے ہم تیری ای کجر حسین		بنگئی انسو ہماری صاف گوہر انکہہ مین
کیون ہین دلبر لگا تا ہم سیہ بختون کی تیر		سرمہ دنبالہ دار انشوخ دیکہر انکہہ مین
عشقمین بخت و دل و لخت و جگر کی دور		لعل بہی ہی ایک اپنی لال پتہر انکہہ مین
ہی جو بن تیری نہ اپنی نظر دمین سیاہ		بنگیا ہی سرمہ نور ماہ انور انکہہ مین
کیون نہ ہر لحظہ سمایا اپنی انکہون مین رہے		ہی برنگ مردمک اوس ماہ کا گہر انکہہ مین

	خاک مین ہمکو ملائیگی یہ رنگ نقش پا وہ جو ای مین ظفر سرمہ لگا کر انکہہ مین	

بوسہ و رخ دو ہین		دل ہم اپنا دین تمہین
درد دل اپنا صنم		کیون نہ ہم تجہسے کہین

[illegible]

قطعه

بعد استاد ذوق تیری سوا	رکھتا فہمید شعر تری کون

لکھہ اسی قافیہ مین اور غزل
تجھسی بہتر اب اظفر ہی کون

نہین رکھتا ہون یہہ خبر ہون کون	اور کچھہ ہون کہ ہون بشر ہون کون
زلف تیری جو کان لگتی ہی	جانتی وہ نہین مگر ہون کون
تیری دامن سی گر لپٹتا ہون	پیرا ہون مشت خاک در ہون کون
کیا بتاؤن تجھی مین ای ہمدم	پُر ہنر ہون کہ بی ہنر ہون کون
وہ جو کہتا ہی مجکو کون ہی یہہ	آتا بیدید کو نظر ہون کون
کبھی گہر مین جو آئی تو میری	مین بہلا شوخ فتنہ گر ہون کون
نہین کہلتا یہہ آج تک مجپہ بہید	آگیا وہان سی مین کدہر ہون کون
کوئی جو کہتا ہی وہ آتی ہین	پوچھتا اوس سی جانکر ہون کون
بندہ بادشاہ مطلق ہون	گرچہ رکھتا ہون تاج زر ہون کون

کوئی پہچانتا ہی ہی مجکو
شاہ ہون یا گدا اظفر ہون کون

دیگر

115

کل جو دیکھا گہر کی تیری دیوار مین روزن
لاکہون ہی پڑی سینۂ افکار مین روزن
تیر نگہہ ناز سی مین تیری ہزارون
چھلنی کی طرح ہی میری دل زار مین روزن
شب دیکھہ کی ہی تی ستارونکو ہم مست
کتنی ہین دل چرخ ستمکار مین روزن
پہونچی جو میری نالۂ شبگیر کا ایک تیر
ہون سیکڑون اس گنبد دوار مین روزن
سوراخ کری دل مین نہ کیون اشک کہ موتی
[illegible] مین روزن
روزن کیطرح اپنی کہلی رہتی ہین آنکہین
ای جو نظر آج دربار مین روزن
سوتی ہی ہو سوراخ ظفر دل مین جو دیکھو
[illegible] مین روزن

ہر نفس کو دراوری کرتا ہی سرکشی
ہر روز اس حریف کو دیتا شکست ہوں
وہ مست ہوں گیا ہی اگر یا عشق کبھی
ہر دن ہی تو سا میں نہ وارست ہوں
ہستی کی بتکدہ میں ظفر نکلا ہو اسرور
روز ازل سی مست شراب الست ہوں

دیگر

پان کہا کر جو رقیبوں سی کیا کرتا ہیں
رنگ لاتیں نہ تیری کرتی جیا کرتا ہیں
دیکھو تقدیر جو ایک بار ادہر آتی ہیں
جاتی ہیں لاکھوں ہی وہ مجکو ستا کرتا ہیں
سنو جا ہیں میری درد کو ... کرتا ہیں
کیا تماشا ہی ... کرتی تکمیں وہ ...

دیدہ تر کو جو پونچھا میں نے رکھکر آستین	بہگئی بنکر حباب اور موج بنکر آستین

مطلع ثانی

موج دریا ہو گئی سدو جہ بسر آستین
روز و شب رہتی ہی میری چشم تر پر آستین

موج طوفان خیز و سکوں دیکھکر کہتی ہی خلق
اوسنے پہنی ہی قبا کی ایسی جھنکر آستین

مرد ہمسر ہو سکے تیری قد دلجو سی کیا
کیا چڑہاتی ہی تو ای رشک صنوبر آستین

خار صحرا نے اوڑائین دھجیان دامن کی کیا
چاک ہی دخت جنونی ہی سراسر آستین

اشک اپنا ہی گواہی مردمان طوفان ہے
چھوڑتا ہرگز نہیں یہہ طفل اشتر آستین

تیغ کو تکتی ہیں وہ سرم وکی جا بنا ہے
جیب و تسا کھلکی ہی اعلا کبرا آستین

مجکو ڈر ہی یہہ مبادا کوئی دامن گیر ہو
خونسی آلودہ ہی تیری ستمگر آستین

ابر نیسان کیوں ہو خجلت سے نہ پانی ظفر
طرفہ تیری کلک کی جھڑتی ہے گوہر آستین

زاہد نہ بادہ نوش ہوئے نہ می پرست ہوں
رہتا شراب عشق ہی سی مست ہوں

کہتا ہی میرا نالہ کہ یہہ بام چرخ پر
چڑہ جاتا میں ابھی ہوں موج ایک کرتا جستہ ہوں

گردش میں ہوں سپہر کے مانند روز و شب
ایک لحظہ بہر کہیں نہیں کرتا نشست ہوں

مانند گرد باد جنون کے پا تھہ سی
کیا کیا سند میں دیکھتا بالا و پست ہوں

دل اپنا میں جو کسی کا لیکر لا کسکو بانیں
نہ ہم جانان میں ہی دلا ... کرتا ہیں
کہیں منظور ... کرتا ہیں
کیا انکی ... بادی ... کرتا ہیں
... ابی ... کرتا ہیں تیری
... دل بار ... کرتا ہیں

... ہمیں ...
... کرتا ہیں
... جا بی ہیں
... زبان ...

قطعہ

دیگر

... جو اوس زلف ... بیج
... لی ... ہیں

نہ ملا قطرہ مے دور میں تیری ساقی　　　　خون دل پینے رہے پیاسے ہی پیکے چمن

چشم میگوں وہ ہمیں یاد جو آئے تو مرے　　　　آگئی صاف نظر ابر اٹھنی کی چمن

کوئی سمجھائے وسی مہر بطرف ٹی نمخوار　　　　آتنی آتی ہیں افسوس کسیکی جی میں

مجھے دکہلاتا جو اپنی قد رعنا ایار　　　　کبھی آتی نہ میری سرو سہی سے چمن

وہ جو نکلی تو سارے ہی فراموش ہوے　　　　پھر رہے تھے مری سکو جو کبھی کی چمن

وہ جو آئی ہی تو کیا آئی ندم بھر ٹہری
الظفر رہگئی ارمان تو جیکی چمن

مت ہمیں لا تو ہنسی کھلوا اب جو پہوٹیں پھلیاں　　　　ایکدن ہوگا کہو کی ہاتھی میں پھلیاں

مطلع ثانی

پھوٹکر روتی ہی ہم ہیں جسکے پہوٹیں پھلیاں　　　　دل ہی ٹوٹا ہاتھی پیاہجو ٹوٹیں پھلیاں

عہد پیری تک حفاظت ہم نے کی اپنی جگر　　　　تیری زنبور ستم سے پر نچہو ٹیں پھلیاں

دیکھکر یار ہی نشتین رنگوکہتی ہیں مست　　　　منہ میں چرخ پیر کی کسطرح پہوٹیں پھلیاں

کیونکہ ہو جاتی ہیں بالکل نہ لی رونق ظفر
رہزن پیری نے لوٹی دانت کی ٹوٹیں پھلیاں

ہمدم ہوا اٹھہ پہر عشق میں غم کہاتی ہیں　　　　کسکو ملتی غذا ایسی جو ہم کہاتے ہیں

ی و ناب اپنا دل زار ہی کیا ناکیا کیا
یاں نہ غم تو کی میری کیا جو جو سم کہاتی ہیں
آہ کیسے ہیں ارہ آجاتی جو طفیانی ہی
ہمی کا افلاک ایسی پیا دیدہ تر سے کہانا کہاتی ہیں
پیشکسو ہیں اسطرح سے دل عشق میں ہم کہاتی ہیں
عجب میری ہے کیا ہم وہ جیسے پیار و درد ہم کہاتی ہیں
حیا ہی ہیں حضرت محبت میں ہم ہم کہاتی ہیں
جیسی ہے پیکو ایسی اپنی ایسی کہا ہیں
جبرہ ہی ہی اپنی ایسی پیکو کہا ہیں
تہم اتے ہی محبت میں ہم کہاتے ہیں

اے ظفر وہ نہ سمجھو جو ہم کہاتے ہیں

ولہ

جو نگاہ دل کی نکلوں ابھی نیرن سی ہیں

117

پوچھوں

تو کو یار کی کہ رخسار گل کلشن سے

میں پوچھوں

صورت آئینہ ہیں تم ہیں تم

مرتکہ خون کہے

یار کو دامن سے میں پوچھوں

کہانتک دیدہ خونبار سے

اے میری زیبائش تن قابل ایں
غبار کوی

جانانہ کیونکر اپنے تن سے میں پوچھوں
جو خون آلود

اے شمشیر قاتل کی تو ہو نہ دو
مجھی کیا کام

جو مری لب دشمن سے میں پوچھوں

عجب ہی میکدہ مین جلتی ہوئی ہین مستو تکی
درابادل کیبی گر ساقیا جھکر رہی ہین
ہوئی وین بروی حمد ار بہ جبید نی ہم تین
کمان چھٹ سی یہ بلا ہم پہ برستی ہین
شب فرقت مین کیا کیا آہ آتش بار تی ہین
سحر تک ایک انگارے سی ای کا فر بہتی ہین
تصور ہی در دندان و لعل لب کا جو بہ رہی
سدا ہکوتی ہم لعل و در و گوہر برستی ہین

جو ہر آئو ہر نطتی ہین اور دم پہ ستم برستی ہین
جنون رحمت یہ جی بری بدولت تن عظمانی
وگر نہ ابر بہاران سی کیبی گوہر لگتی ہین
ہمیشہ لعل ہی جی توجہم تر بر تی ہین

دیگر

الظفر فتوی وہ ایک ہمین ہو گئی ہین
نہی ایسی محفل جانا مین کیتی مین ہی

الہی ہر تار دامن کا بزنگ موج دریا ہو
جو چشم اشک بار اپنی ذرا دامن سی مین پوچھون
جو پوچھون خاک تن سی ای جنون کس چیز سی پوچھون
جو پیراہن ہو میری پاس پیراہن سی مین پوچھون
مسی آلودہ لب سی گر پسینا الظفر پوچھون
تو شبنم باغ مین برگ گل سوسن سے مین پوچھون

ای بتو تم ہمی اہل بغض و کین ہوے ہین		اور ایسی دشمنی ایمان و دین ہوے ہین

مطلع ثانی

عیش کی سند ہی جو تستی زمین ہوے ہین	بندہ پرور ہمیں یہی بدوہ گین ہوے ہین
ناصحا بیٹہا نبا باتین یو ہین بیفائدہ	یہ سخن تیری تو اپنی دلنشین ہوے ہین
ہمسی کرتی ہین عدو کیسا ہی سی کلام	کیا تماشا ہی کہ دہین شرمگین ہوے ہین
رات جاتی ہی گذر اختر شمار ہین ہمین	یاد سی غافل تیری امہ جبین ہوے ہین
کب ہین ہوے ہماری واسطی تیغ قضا	دیکہکر کب قبل وہ چین جبین ہوے ہین
خال کاجل کا بناتی ہین وہ جب رخسار پر	ہمدمو محفل ہین جسید ہم نگینہ چین ہوے ہین
دیکہتی ہین کب بیر حور نگوائی کافر کہہ ہم	کہا کی مکا دلبہ لی دم بس ہین و مین ہوے ہین

نکلتی ہین کر کر کے دل سی نالی کی اہی تیری
کر بہتی ہین جو بادل الظفر بہت نہ تیری

دیگر

کو چہ جاناں مین ہم کر یہ کیا ن پیتی ہین
اشک وہ بو پیتی ہو بوجھیا مروہ مان وہ ماہ وش

د یہی نہ بتوا ہی سرکنہ بیک جو جبر اجل
ہم ایسی کا ایسا ہین ای آسمان نہیں نو ہیں
سرنامہ غرض ...

[illegible]

بی کیا دل کا سودا حسن کی بازار والوں سی
پہر قسمین جہوٹی سودا گری کی بارہ باٹ کہا کر
بیٹہ نکال ساری اشنا یکو کی جہجہ غم مین ہم غوطی
سبہی اس گہاٹ کہاتی تہین پہر اوس گہاٹ
سپاہی ہین

تہو کرین کس کسکی کہائین دیکہی جو ان رہ		کوچہ دلدار مین ہم ناتوان بیٹہی تو مین
	پوچہتی ہو تم ظفر کو یہان وہ اتی یا نہین اپ او نہین کہتی ہین کیا ابہر یہان بیٹہی تو ہین	
ہم اہ درد جدائی کہین تو کس سی کہین غبار دلین ہی لگی ہماری جانب سی سمجہتی ہیں اسی نارسائی تقدیر ہماری دلین ہی سوزش غم نہان حقیقت شب ہجران و روز فرقت ہم ہمارا قصہ پہر غم سنی تو کون سنی		نصیب تیری برائی کہین تو کس سی کہین عزیز و بہر صفائی کہین تو کس سی کہین جو وہان نہین رسائی کہین تو کس سی کہین جو تو لگی اگ لگائی کہین تو کس سی کہین نبا لی تو مین وہ کہائی کہین تو کس سے کہین یہہ رنج و درد جدائی کہین تو کس سے کہین
	جو دوستی مین ہوئی ہی اپنا حال ظفر عدو ہی ساری خدائی کہین تو کس سے کہین	

لب شیرین کی بوسی سی کبہی وہ چاٹ کہاتی ہین
کہ جب یاد اتی ہی ہم ہونٹہ اپنی کاٹ کہاتی ہین
ہلا دی ہی فلک کیا اور زمین کیا میری بیتابی
کہ جکر اس سے اس چکی کی دو نو پاٹ کہاتی ہین

خفی اور کا اور ہمین سی چل پہر
کہا تی ہین پہر کہاٹ کہاٹ کہا تی ہین ... دولت سی
عاشق کی غمی مین ... گروہ

۱۱۹

نان جو بہین کر کہاٹ کہاتی ہین
ٹک دیا مین دیوانی عذر کرائی ظفر
گر جو جہانی ہنہ انکی پاؤں کو کاٹ کہاتی ہین

ہم تک پی کر مین ... اپنی گہر مین
دو نو طرف ہم جانب محبت کا اثر
ہم پانی ہم پی ہمدرد ہین ... تر پین
کہاتی ہین جس طرح ... رنگ قرمین ہین
ہم بیٹہ چاک ... اپنی کی طرح
دریا ہی ... ابر کا جو کہ ... مقابلہ
ایسی گہر مین کسی درجہ گہر مین ہین
دو دان وہ ... گہر مین ہین

دریائی اشک تا بفلک ہو بخارات کو
کھولیں نہ چور پانی نکالنے نہ بات کو
رہتی گرہ میں دام کی و زلف خم بخم
پیتا ہی ای خضر لب سب کا حیات کو
کیا لی گئی نہ رشک سی شمشاد و باغ میں
وہ سرو قد دکھا کی اگر اپنی گات کو
پروانہ کو جلا کی کیا ما کی بزم میں
جھانسی آگ شمع تیری التفات کی
کوچے میں عشق کی ہیں برابر شہ و گدا
سب پوچھتا ہی یہاں کوئی ذات صفات کو
ہوتا نگین کی طرح سے نام روشنی
کرتا دل پہ نقش جو یک بات کو
دیوان ظفر کا دیکھ کی کاتب میں کہہ گیا
لکھیں کہاں تلک تری ہم کلیات کو

رہتی فلک کی طرح ہمیشہ سفر میں ہیں خط دیکھتی جو میرا کف نامہ بر میں ہیں بہکانی والی آپکی میری نظر میں ہیں		گردش زدونکو تیری نہیں ایک جا قیام کرتی ہیں دو سکی تا نسمہ قلم انکی پہ وہ آنکھیں جو یون چرائی ہو تم مجکو دیکھکر
	لکھدون جو دو گہر میں پہر قاصد ظفر لاتی جواب نامہ میرا دو پہر میں ہین	

ردیف الواو

کبہی دل کی ہماری بات سنو جب ہماری صنم نبات سنو تنگ ہی عرصہ حیات سنو تم اگرچہ ہو نیک ذات سنو کبہی میری بہی واردات سنو ہمنہ سی رندونکی تم صفات سنو		تم کسی دن سنو کہ رات سنو لب شیرین کا دو کے کیا بوسہ غافلو تم ذرا سنبہل کی چلو تمہیں یہ بدصفات کچھہ ہی کہیں سنتی جہگڑی ہو روز غیرونکی شیخ کیا جانی دخترِ رز کو
	ای ظفر گوش دل سی تم اپنی قصہ دور بی ثبات سنو	

١٢٠

ساتہہ اوسکی تم جہری نہ پہیرو
در میں اسکی زمین میری نہ پہیرو
ساتہہ اوسکی تم جب ٹک
سیکھو تم ساتہہ میری نہ پہیرو
سنتی ہو تم جو حضرت دل
آنکھیں اوسکی تم میری نہ پہیرو
اوس گلی میں ہو تم کسی پہیر
تیغ ابرو سی تم نہ پہیرو
میرا دل بات میری نہ پہیرو
سنتی ہو تم جو میری نہ پہیرو
یہ زبانی مضطرب دل میری نہ پہیرو

اور اگر جاو بن لڑی نہ پہرو	کیا غضب ہے کہ تم بجا و کہین
الغرض جاو کوی قاتل کو تم جو دل کی اگر گری نہ پہرو	

اگر خوش وضع ہو تم اور خوش ادا تو نہین ملتی ہو
تو ملکر ہم سی برو سی کیون بری باتو نہین ملتی ہو
لگی ملنا شب وصل آپکا ہی رو برو مگر مشکل
ہزاروں منتوں سی تم کئی راتوں مین ملتی ہو
نہین آتی یہان جسدن کہ ہوتی ہی ذرا بدلی
عدو سی جا کی کیسی برساتو نہین ملتی ہو
جو ملکر تم سی وہ چاہین ملادین خاک مین ہمکو
تو پھر ابحضرت دل دو ملاقاتون ملتی ہو
بہت سی اپکی ملنی کی ہم گہاتین لگاتی ہین
کہین جب ہمسی تم یکبار سو گہاتون مین ملتی ہو
مشابہ ہم بھی سب ڈھنگو نہین مین فرہاد سی دیکھو
اگر شیرین سی تم ایجان سب باتو نہین ملتی ہو

۱۲۱

دیگر

مطلع ثانی

محل میں کاہی ان شان کا تو قابل فنا
کر دیا ہی کر دیا خاک میں تم ان کو
کرتی کی کان میں ہی ان تو تم ان کی
عجب کیا فیض صاحب دل سے ہو تحریر تجھ کو
گریباں کو تو کی صحبت نے کیا رونی نازنیں
اوسی کی نسبت اوس کی ہو تم ان کی
دل پر ہو زخم سینہ میں ہماری ای وہ انہارہ
تصویر کو جو کچہ ہی نہ تصویر ہر ان کو
بے مثل اوس صنم کی دیکھی گر تصویر کا علاج
تو ہم دیوانہ دل ہی پانو میں زنجیر ان کو
کہا میں جب زنجیر زر کو وہ ایک ...
پہل دنیا ہی پارس ای ظفر تاثیر ان کو

بیت

کیا دیکھی کوی اوس رخ روشن کو یار دو ...

۱۲۲

بیٹھاوای رفقا مجکو ناتوان ہوں میں	اوٹھاو جلد نہ اتنی قدم ٹہر کی چلو
لکا لا خط کی ہی لکہنی کا تمنی وہ عنوان	کہ اوسکی پڑہنی کو تم ساتھ نامہ کی چلو
فرو ہوی نہیں آتش ہماری دل کی ہی	ہماری خاک پہ دیکھو پتا نو دیر کی چلو
بہت سا رہی جان کی جہگڑی مین جان دی یہ دوا نہیں	تم آج حسرت دل فیصلہ ہی کر کی چلو

خمار ہو کی کہاں تک بہت رہی خفگی
بس اٹھو مشفق من خوش ہو کہ ظفر کی چلو

ہر بات پر جو میری تم بات کاٹتی ہو	محفل سی شاید ابنی مجکو اوچاٹتی ہو
تم زیر سقف گردون یارو کرو گذارا	کی دیکی واسطی یہاں چہت گہر کی پاٹتی ہو
بس واسطی خدا کی ای ناصحو سدا رو	تک تک کی کیوں ہمارا تم مغز چاٹتی ہو
تیغ نگہ لگا واسں جا پہ پارہ دل پر	دیکہیں تو ہم بہی کیسی جو رنگ کاٹتی ہو
دیوانو نسی یہ اپنی کہدو کہ خاک اوڑا کر	کیوں گرد میں ہمیشہ گردو نکو اٹتی ہو
جس روز تلخکامی سنتی ہو کچہ ہماری	اوس روز تم مٹہائی یاروں میں باٹتی ہو

اوس لعل شکریں کی بوسہ کی چاٹ تمکو
ایسی ظفر لگی ہی ہونٹونکو چاٹتی ہو

ڈرتا ہوی گر نہ جوہر عزت و توقیر اپنی کو	تو ہمیشہ تیغ کو میں تیز شمشیر اپنی کو

[illegible]

گری ہیں یاد ساغر صہبا کو بادہ کش
دریا میں دیکھتی ہیں ظفر جب حباب کو

رضے وہ شوخ بد جو دیکھیں کس سے ہو — اوس پر غضب کا غصہ فرو دیکھیں کس سے ہو
بیٹھے ہیں یار بزم میں بھر بھر کے جام مے — خالی سبو پہ سبو دیکھیں کس سے ہو
کعبہ میں گر نماز کسی نے پڑھی تو کیا — سجدہ ادا تیری سنگ در دیکھیں کس سے ہو
شمشیر و خنجر آپ کی دونوں ہیں آبدار — سیراب اپنا تشنہ گلو دیکھیں کس سے ہو
ناصح نے میرا چاک گریباں تو سی دیا — لیکن یہ سینہ چاک رفو دیکھیں کس سے ہو
خاراگداز نالہ ہے آہن گداز آہ — دل تیرا موم جو کبھو دیکھیں کس سے ہو
وعدہ تیرا رقیب سے ہے اور ہمیں سے ہے — سچا اپنے قول کا تو دیکھیں کس سے ہو
کبھی چشم تر بہ دم گریہ ابر سے — جاری بجائے اشک لہو دیکھیں کس سے ہو

اس آرزو میں خاک ہوئی کتنی خاکسار
صاف اے ظفر وہ آئینہ رو دیکھیں کس سے ہو

برق تڑپ جائے آہ پر شرر کے روبرو — ابر کی جھڑ جائے شیخ چشم تر کے روبرو
لگ گئے دوں تو خط سے گر قاصد مرے خط کا جواب — پھینک دی قیمچی سے وہ خط کو کتر کے روبرو
اشک سے لاتا ہوں تجھ بن چشم میں ہست یار — لائے ہے جس وقت ساقی جام بھر کے روبرو

[illegible]

فراق یار میں دیکھیں ہو نہ کیونکر ہو

مطلع ثانی

نوائی وعدہ کا سچا جو ہو تو کیونکر ہو

[illegible]

۱۲۳

کہ تم ہی شمع وگل ہو عزت گلشن ہمارا ہو
ظفر ہیں وہ گل شاداب گلزار محبت کا
جبیں تم اشک خون کہتی مرداں میں ہمارا ہو
چراغ وگل نہ لاؤ تم مزار ہمارا گور پر ہمارا ہو
یہ ہم اندھیری ہمیں ہی دولتی میں کا ہمیں ہی دولت تم تسکین ہماری ہو
نہ کیونکر ترو تر ہو تا غل ہر سوز فرقت ہماری ہو
کیا ہی عشق نی کشتہ ہمیں ادس ہو قاتل
شمار سنگ اگر دل میں کوئی روز ہمارا ہو
اونی میری اگر میں ہو کر دوشمنی نی بیان نا کہو

جگر پہ زخم تو کہاں ہی مگر مرا حاصل
کرم کہاں کہ ستم بھی ہو کرتی ناز سی ہم
جہکاتی ہیں نہیں آزار دراستی شیوہ

نمک فشاں ہو نہ وہ چشم تو کیونکر ہو
جو یہ بھی ہو تو غنیمت ہی دو تو کیونکر ہو
چمن میں سرو جو ہو سر فرو تو کیونکر ہو

ظفر جو ہو نہ محبت میں دل کو راہ
وہ میری حال سی آگاہ ہو تو کیونکر ہو

دیگر

بجا نیکی نہ تم دہ کہیں اور نگاہو
پہ کچھ رہی کا ڈھب ای ہمیں اور نگاہو
ای جو ہر بو میری در اشک ہی نہ
گر ہی تو کوئی در ہیں اور نگاہو

عجب ہی مصحف رخ سی ہو گر اخلاص کسو کو
کہاں درس چشم وحشی ہیں یہ تحریر حاشی کا
جو کشتہ گردش چشم سیہ کا ہی تیری بل
بغیر از بیں کم جا ہو نظر میں تو ل تو جسکو
عزیزو ہیں ہیں باتی ذرا ہم تو محبت کا
وہ آرام دل جاوں نہ جب تک اپنی پہلو میں

وہ ہند واور یہ قرآن کام کیا فرق ہی مند کو
سیہ ریشم کی ڈور ہی مگر باندہا ہو گو
سیہ پوشی وہی تم نی کیا ہی حرمتو
کہ کچھ پاسنگ کی حاجت نہیں ہی اس ترازو کو
سفید ایسا زمانہ نی کیا یکبار تو ہو کو
کہو آرام ہو کیونکہ ہماری درد پہلو کو

کہ جو وفا ہی محبت ای کہیں عجب نصیب نہیں ای
عجب کوئی نامہ حبیب ... اور نگاہو
ہم کس ... اور نگاہو
... اور نگاہو

ظفر یہ شعر پردرد ایسی ہم جسکو سنا ہیں
کبھی وہ سر کو پٹتی ہی کبھی پٹتی ہی زانو کو

بظاہر دشمنو نسی کہتی تم ان بن ہمارا ہو
کیا ہی وصل دوس لعل سی مالیدہ نی مجکو
مگر باطن میں دیکھا تو نہیں دشمن ہماری ہو
نہ کیونکر ڈھیر بزہ یا کل سو ہن ہماری ہو

دیکھا ہی ... ایک ... ہو
... اور نگاہو
وہ ... اور ...
... ہیں ... اور ...

دیگر

... ہیں ... کیا نہیں
... وہ ... ہو

چاہئی کہنا پردہ دارو ہی پردونکو پردی ہو
کسکو مہمان گہر مین رکہو گی اپنی ایسی تکلف سی

آج نئی دالان مین یہہ بند ہوتی تم پردی ہو
بگڑ ساتہہ رقیبونکی تم بزم مین جام صہبا کو

شرم و حیا کی کیون یہہ اوٹہائی آنکہونسی دیکہو پردے ہو
ہمسی ہی یہہ پردہ تمکو آتی ہین جب گہر مین ہم

ڈالتی ایک ایک پردہ پر تم ہر جا دو دو پردے ہو
دیکہتی ہین ہم چلمن مین سی آپ ہر جا جہانکتی ہین

چہپ کر سب سے بیٹہی ہوئی تم ظاہر مین گویا پردے ہو
دیکہتی ہین جو تمکو ہمیشہ اپنی چشم تصور سے

چاہو تم بہی پردہ ہو اونسی ہزار چاہو پردے ہو
مثل شمع فانوس کب جلوہ تمہارا چہپتا ہے

بیٹہی ظفر سی چہپ کر کیون ای پردہ نشینو پردے ہو

محفل شادی ظفر آج ہی ہو کل ہی ہو	گہر ترا شاد دیکہا گہر آج ہی ہو کل ہی ہو
رات کو ہو رت جگا دنکو ہو صحبت شہا	دہوم یہہ شام و سحر آج ہی ہو کل ہی ہو

زیادہ وجود میں حسن و جمال میں تم ہو
پری کو لاتی ہیں ... عجب خال میں تم ہو
[illegible] زلف ابرو کی پر خم
دکھاتی ہو ستارہ ہلال میں تم ہو
[illegible] زلف کو کیوں جھنجھٹ میں تم ہو
جواب اسیر بلا ہیں ... یال میں تم ہو
پوچھا تم نے کبھی ہم ہی ہائی کہ تم ہو
[illegible] و ملال میں تم ہو
ستم کی جا ہی کہ ... کو ابستہ کرتی قال
ہمیشہ خون دل پامال میں تم ہو
وہ اور رکھتی ہیں دل میں زیادہ ہم سے تم ہو
جو بول اوٹھتی ہیں میری عوض حال میں تم ہو
تمہاری سامنے ہی تاب گفتگو کس کی
کہ دیتی ہو سخن اور بول چال میں تم ہو
ہماری حال دل کو دیکھا کی واہ ظفر

باو بندہی ہتی تم باو کا جھگڑ باندہو
ہوتی ہو بارکش منت دنیا کیوں تم
زاہد و شیخ کی رندو نمین باندہو گر
ہم جو اک بات کہیں تم مین تمسی بہ تغ
دست و پا تارسی زاہد کی ہیں ایسی زندو
بہول جاو تو بلا سی مجہی پر یہ در تئے

باولو بات کا بیٹھی نہ نہنگر باندہو
دم بنی پانچی نہ گدہو جرمن لنگر باندہو
او جو کہتا ہو کوئی ہول کم جھگڑ باندہو
ہمارے تم کا بول کی بہکڑ باندہو
تم بنا تو معتر او سی لگڑ باندہو
مجھہ بہ بہتان نہ کوئی ہنکی بہلکر باندہو

اے ظفر دل کی دہوئین میں ہی نہایت تلخی
تم خمیرہ اوسی ٹہیر اوکہ نکڑ باندہو

کون کہتا ہی تو کلفت دل مضطر سے دہو
زخم دہوئی میں مری منظور کرای جاگر یہ
دہو سکی تقدیر کی لکھی کو کوئی کس طرح
تو نی اے غافل اگر دہو یا بدن سا را تو کیا
جوش گریہ دہو سکی کیا داغ دل خون گشتہ کو
محتسب میخانہ میں آیا لئی سنگ ستم
رو سیاہی کو جو دہوئی نامہ اعمال کی

لیکن اے گریہ ورق خاطر دلبر سی دہو
تو اوسی قاتل کی تو اب تم خنجر سی دہو
نہیں وہ حرف دین جو لکہی کی تختی سی دہو
دہو سکی تو میل دنیا دل کی تو اند سی دہو
دہی سی بار ان اشک سیاہی لالہ احمر سی دہو
سا قیا لب تہہ اتو شیشہ و ساغر سی دہو
ای ظفر اپنی فور اشک تتم تر سے دہو

مطلع ثانی

[illegible] ٹکڑی کلیجہ ہو گیا ... دل کا ہوا حال ... تم بالا ہی

[illegible]

[illegible]

جب ہی ... حال ... جی اوسکی ... ظفر ... کہا

سابھا تھا ... ناری یاں

ایضاً

سب جھوٹ کہو ... ای ... کہوں ...

... تو قیمت ... ہی ... جب ... ایں ...

... جاں ... کی ...

ہم بولا ئین نہین تو غیر کو تم
یار وجس طرح سی بنی اوسکو
کچھ فسون سیکھو الیا حضر تدل
جب گیا منی دل کر ون حاضر

سا تھہ اپنی بولا کی لے آو
حال میرا سنا کی لے آو
اوس پری کو اوڑا کی لے آو
تو کہا منہہ بنا کے لے آو

یہہ غنیمت تم ای ظفر سمجھو
دل جو اوس سی بچا کے لے آو

پارۂ دل پا کو ہی لخت جگر ہو نجا تو دو
سنکے آہی پانہ آہی ہم مو وہ بیخبر
کہا جہو کو نسی ہوا ہے تن لاغر میرا
خوب سر گردان ایا حضرت عشق آپ بی
وصل کی شب تم گر جس ہی کنار اپنی اقلین
قدر و قیمت کچھ تو ہو معلوم در اشک کی

کچھ نشانی میری ہان اوسکو مگر ہو نجا تو دو
بر او ہی یکبار تم میری خبر ہو نجا تو دو
گر او ٹھا پاہی مجھی تو اوسکی گھر ہو نجا تو دو
لیک مجکو منزل مقصود پر ہو نجا تو دو
گور کی اوسکو کنار ہی تا سحر ہو نجا تو دو
جوہری بازار تک تم یہہ گہر ہو نجا تو دو

جو کہ ہونا سو ہو پر دامن دلدار تک
ہاتھہ اپنا ایکدن تم ای ظفر ہو نجا تو دو

اوس پری جفا کی طرز بیداد کچھہ نپو چھو
جو وہ ستم کری ہی ایجاد کچھہ نپو چھو

خون ہو ہو یوں ٹکڑی جگر ہوی تو یوں
مووی بدن نہ نظر ہوں نہ میرا دل
تجکو بہی اگر ہم نظر ہو کہ تو یوں ہو
الودہ بجون قاصد اشک ہے بیمار
معلوم ہمین دل کی خبر ہوی تو یوں ہو
بجز دن پہ کرم ہم پہ ستم واہ دی اخلاص
دو دن ہو جو ادہر جو ادہر ہوی تو یوں ہو
جانی نہ بس از مرگ نہ دل نکی کام جانان
الفت ہو تو یوں قیس جو گہر ہوی تو یوں ہو
نی دل کو نہال آہ کوی جرگی اب ہو
شاید کہی آرام ظفر ہوی تو یوں ہو

دیگر

کرتی ہو مری ... تم تو نہ سن ... کو ہی ... بجل نو کرو
... ابرو کی ... ہو نا مل نو کرو

ہنسی آتی ہی اگر تکو ہنسو تم شوق سی یارا
ہمیں ہم رونیکا ہی ماجرا کہتی ہیں کہنی دو
وہ کہتی ہیں نہ یار اچھی لگی ان ظلم و جفا سی ہم
اگر عشاق ہیں ہمکو پر جفا کہتی ہیں کہنی دو
مرو کو میری تجھ ار و نکو میرا حال کہتی تھی
نکالو کہ کان شکوہ تم وہ کیا کہتی ہیں کہنی دو
ظفر اب لی ہی بوسہ تم اونکی لعل میگوں کا
اگر وہ ہمکو بی شرم و حیا کہتی ہیں کہنی دو

تمہاری خونِ نگاہی خال زلف مجھکو حضرت ناصح
بلا سی گر گرفتار بلا کہتی ہیں کہنی دو
نہ پہچانی نام سنتی تھی ہمارا وہ نکی ان سی تھا
اگرچہ وہ ہمیں نا آشنا کہتی ہیں کہنی دو
کہیں جی میں برا ہوں میں وہ بھلا کہتی ہیں کہنی دو
مجھکو جو برا مجھکو برا کہتی ہیں کہنی دو

دیگر

ذکر کیا بحسرت دل ہو مجھسے اوس گل کو تم
گر تی ہو نالی اگر تم مثل بلبل تو کرو
دیکھو پھر کیا کیا پریشان ہوتا ہی سنبل حال
ایک ذرا گلشن میں وا تم زلف و کاکل تو کرو
کمر کی شمشیر نگہ سی گر نہیں کشتہ مجھی
تو بلا سی زخمی تیغ تغافل تو کرو
گل کا سوز دیسی بلبل کی جو رونق چراغ
کہہ دو جہو کو نسی صبا کی تم بہلا کل تو کرو
کہتا ہی مجنون تر اگر کونسی کو چیکی تری
مارتی پہر نہیں ہو تم اگر غل تو کرو
لکہتی ہو تعریف وسکی زلف پیچاں کی اگر
ابظفر اپنا قلم تم شاخ سنبل تو کرو

قتل عالم کو کرو تم اور قضا کا نام لو
دی تو تہمت ملو دیکھو خدا کا نام لو
غم مجھی کھانی کو دو اور خون ل مسی کو دو
ای طبیبو نی غذا کا نی دوا کا نام لو
یہہ خطا تشانہ سی ہو برہم کری وہ زلف کو
اور خطا وار وہیں تم اس بے خطا کا نام لو
جو تمہاری جیمیں آئی ناصحو فرماؤ تم
پہر نہ میری سامنی ترک وفا کا نام لو
خون عاشق سی گر ورنگین جو ہاتہ ای گلرخ
پہر کبہی ہرگز نہ تم رنگ حنا کا نام لو
حضرت دل ابکی گر چتی چہٹو اوس زلف سی
پہر نہ جیتی جی تم اس کالی بلا کا نام لو
ای ظفر چشم و نگہ یا غمزہ و ناز و ادا
کون دل کو لیگیا اوس دلربا کا نام لو

... لطف و کرم سی کہیو
خط ... بھی ... قلم سی کہیو
... سی کہیو
کیا ... پیار ... غم سی کہیو
... ہو سی
... حال ... سی کہیو
اونکا ... بادہ ... ختم سی کہیو
[illegible]

خط تیرا تیوری نا حق بدل کر پہیک دو
غیر کی ہاتہو سی کہاؤ پاد لسلیکی مری
رکہو اسی انکہو نہ طفل اشک کو آغوش مین
پہینکتی ہو چہیڑ سی چہلہ اگر میری طرف
سوز دل میرا نہ لکہا جای منشی بکقلم
ہینستی ہو اسکو کیا انجم گردون پہ دانت
تیغ بہی قایل نہون ہم اس تمہاری جان لکی
تنگ ہون دنیا سی تنگ مین کرو ہر گز نہ آہ

دیکہہ تو لو یوین ہاتہہ مین نہ ملکر پہیک دو
ہم گلوری کہا نہ منہہ مین دین تو تم اوگلکر پہیک دو
پانو پہیلاتا ہی یہہ اپنا بستر مخمل کر پہیک دو
کر کی چہل بل یہان پہیکو یہان سی نکلکر پہیک دو
تم قلم اسی کا تو ناچار جل کر پہیک دو
یہہ تو وہ دانی ہین تم جنکو دلکر پہیک دو
سر سی عمامہ کو تم اپنی اچہل کر پہیک دو
پتہرو نسی تم اگر اسکو کچل کر پہیک دو

ایظفر کیسا ہی کوہ غم اگر ہو عاشقین
صرف ہمت تم کرو جسدم نہ ہلکر پہیک دو

بدزبان یا ہو عیب یا بد اطوار اسمین کوی ہو
بیچتی ہین جنس دل ہم عشق کی بازار مین
ہو وہی جان نرخ جسی دی شربت دیدار تو
دو ہی جگہہ دلمین او ہی تو جسی سوز مین
تیری چشم مست کو جو دیکہی ہو جای خراب

جو کہی گا دوستی ناچار اسمین کوئی ہو
شوق سی لی جسکو ہو درکار اسمین کوئی ہو
ایک انار اور سیکڑون بیمار اسمین کوئی ہو
نالہ ہو یا آہ آتشبار اسمین کوئی ہو
خواہ صوفی خواہ ہو میخوار اسمین کوئی ہو

١٢٩

جان مری نظارہ کی گر جیا ہی ہوس مین جانی دو
اپنی وصل دیوانہ کو سمجہا ہو ظفر اور سر ہی
جا ہی پری وش تنک ہو گر بہیا ہو جلوہ
پہرتی تہی ہم ڈہونڈتی جسکو تم مین پایا تم ہی تو ہو
غیر کا دہوکا ہمکو ندو تم ہمنی تاڑا تم ہی تو ہو
برق مین کیا او شعلہ مین کیا خورشید مین کیا او ماہ مین کیا
سب مین ہی ایک جلوہ تمہارا جلوہ فرما تم ہی تو ہو
ہمہ تو رند دردی کش سب ہمکو نہ صافی مشرب ہین
کرتی چشم مست سی پی مست صہبا تم ہی تو ہو
پردی مین تو ہمکو گمان تہا شاید کوی اور نہو
اب تو اوٹہا کر پردہ ہمنی خوب جو دیکہا تم ہی تو ہو
راہنما ہین تمکو اپنا جانتا ہون اے حضرت عشق
میری ہادی میری مرشد میری مولا تم ہی تو ہو
کیون ہو نالان کیون ہو گریان گر نکرو تم ظلم و ستم
کرتی عاشق زار کو اپنی خلق مین رسوا تم ہی تو ہو

قصہ قاسم کا
فصل گری گر عجب ظفر دہ کیا ہی اور
کرتی او ہی سامنی جلوہ عشق کا دیکہو تم ہی تو ہو
چاند نی گیسو جو مکہ کی تجہو دوری کی
ای ہو نہ جو نا
کرتی ای ہو تم کس سی بگڑ کی ای ہو
پوچہتا ہی ہو تم ہی
سی کیا تری دشت مین مجنون رو رو کر
یہان ای خانہ خراب ہو گئی سی اور جو ہی
حضرت دل ہم تم کو لگا کر سینہ سے
پاس ہمارے وہان سی آ کر ای ای
جو اس جگہ کو ہمارے ای ای ہو

جو ہیں بری حال اونکا براہی ہی یہان بہی تو اور وہان ہی تو

جو کہ بھلی ہین اونکا بھلا ہے یہان ہی تو اور وہان ہی تو

خواہ پہنسا ہے زلف مین دل اور خواہ پہنسا کاکل بیچ

تیرا اسیر دام بلا ہی یہان ہی تو اور وہان ہی تو

شمع حرم مین نور ہی اوسکا اور چراغ دیر مین ہی

دونو جا اوسی جلوہ نما ہی یہان ہی تو اور وہان ہی تو

پاس ہے تو یا دور ہی تو پر جو ہے تیرا عاشق زار

تجھہ پہ وہ جان و دل سی ہی فدا یہان ہی تو اور وہان ہی تو

صحن چمن ہو یا لب دریا ساقی ہی روز ابر و ہوا

بادہ کشی کا آج مزا ہی یہان ہی تو اور وہان ہی تو

بزم غم اور محفل شادی دونو ہین یکسان عاشق کو

مجنون وہ سر گرم بکا ہی یہان ہی تو اور وہان ہی تو

دشت مین کیا اور شہر مین کیا جوش جنون کی ہاتھو نسی
رہ ظفر اک شور بپا ہی یہان ہی تو اور وہان ہی تو

غیروں سی کچھہ نہ پوچھو صنم ہمسی پوچھہ تو | کہدینگی ہم خدا کی قسم ہمسی پوچھہ تو

۱۳۱

جبتی گذری سارا دن ہو مجھکو یہان خورشید صفت
شمع مطلوبان سوزش دل سی تا سحر ہو کیونکہ بہو
رکہون چشم تصور مین ہر لحظہ مین جو اوسکی شبیہ
میری بہی تصویر گر اوسکی پیش نظر ہو کیونکہ بہو
عشق مین شکر مثل بلبل میری نالہ سینہ خراش
ٹکڑی ٹکڑی گل کی روش گر اوسکا جگر ہو کیونکہ بہو
اوسکا مین مشتاق تہا ہر لحظہ اودہر ہون چشم براہ
اوسکی عین عنایت سی جو انکہہ ادہر ہو کیونکہ بہو

مجھکو خیال وس رشک پریکا جب ظفر دن رات ہو یہان
اوسکو بہی میرا دہیان وہان جو آٹہہ پہر ہو کیونکہ بہو

روکنی کو میری ہاتہ مین اپنی وہ در پر دیکہو
گریہ سی میرا ایک رہی دیوار نہ گہر کی پر دیکہو
دیکہی لگاؤ ایک جو ہر شب میرا اپنی کوٹہی پر
صبح وہ سو تاکید وسنی بنوائی ادہر کی پر دیکہو
مرد نہ سمجہو اونکو مین وہ مثل زنان پردہ نشین

اپنکو نہ کہی انکی ہو اسکو اتنا سر ہو لینی دو
ہاں ابھی کہیان ہو بلبن ہی کا سمر ابہی مرض
التفت نسی کی
ہاتو اور جر یار اسکو اور دہر ہو لینی دو
پر کوئی دم
سمجھی ابھی کا کم عمر اور اٹھا اور جانی ہی باہم
اور یکی اوٹنی
اور ٹھہرو ہون
جو کچھ باقی وہ بھی عظم ہو لینی دو

جو انکی سر میدان امتحان اسر بار		جکا ہی دینگی وہ سر زیر تیغ کین کچھ ہو
کریں حوالہ دل جان دین ایمان تک		اوسی ہماری محبت کا گر یقین کچھ ہو
جو میری قتل کا ہی قصد تمکو بسم اللہ		چڑھا ہی تیغ بکف ہو کی آستین کچھ ہو
فروغ حسن سے تیری ہی ہو شمع کیا ہمتا		جو ہو تو چرخ پہ شاید مہ جبین کچھ ہو

کری جلا کی بلا سی ہمین وہ جا کستر
ظفر کرینگی ہم ایک آہ آتشین کچھ ہو

عیش و طرب مین کوئی دم تم و بسر ہو لینی دو
جاتی کہان شب رات ابھی ہے دیکھو سحر ہو لینی دو
ہاتھ ابھی سودے ادفاسی تم نہ اوٹھاؤ حضرت دل
ہونا جو کچھ قسمت مین ہی سود و ضرر ہو لینی دو
جاتی تیر نہ کیونکہ تمہاری صید ناوک خوردہ کا
ڈھونڈا اسکو کہانی ابھی تم تیز نظر ہو لینی دو
آخر تو پھر تیغ ستم کی وار ہمین پر ہووینگی
اور کوئی گر کہتا ہی اب سینہ سپر ہو لینی دو
جب مین بچھوڑون دامن اپنا کہنی ہی یا جانے ہون

جو کچھ باقی وہ بھی عظم ہو لینی دو
تم سری بات تو کہیں میدان مین سنو
اور عمر سی اپنی نوا اوی کا لکان مین سنو
وحشت سی کا ہمر اپنا فانی بیابان مین سنو
نہ جانی کیدر وہ خانہ زبدان مین سنو
عاشق یکاہی دو بہ بین ایک ابنی ہم
اور صد تیغ ابروی جانا نہ کیسی دو

کیا سنتی ہو تم ابھی تو صفا ہان مین سنو
پھر چاہتی ہو ایک چشم سیہ مست کا مدام
اب ایک بیخودی وحشت کی دو کان مین سنو
قصہ زبان خارسی وحشت کا میری تم
کہدو یہ وحشیوں نی بیابان مین سنو
سنتی ہو گر برا ای نیکی تو کما قلسو
ہمدرد دل گرتم ہی گریبان مین سنو
تم پی ہی ہم دکھاوتی اپنی ادا دوان
تو کیا کہتی ہو تی ایک آن مین سنو
سنتی ہو جہاں ملک سلیمان مین شور حسن
وہ قوم اوس پر کی جاکی بر سالک سنو
دیکھو نہ کوئی تذکرہ پھر ایک ہی غزل
پڑھو اپنی تم ظفر کی جو دیوان مین سنو
وعلم

صیاد دام عشق برق نہ پاخار آشیان کیون ہو

فلق سی پہوڑ نکو سر پر ازدون

اور پتھر مین ہوسی میری

فرشتہ وہ سنگ آستان کیون ہو اگر دہ

ہو نہ آتش کو ہماری آب گریہ کا

کرنگ کی دلین وہ نہ کہو فتی پشیمان کیون ہو پوچہیں

بتا مین اپنی دل سی اپنی یکہ سمجہ لیتا مرادل

کام مطلب تم جو آئی درمیان کیون ہو ہیتین کیا

اگر ہیرے

نیک خو مین ہو نہ پوشیدہ انکو خو کی بو
اہی گل رعنا دو رنگی تہی تری ہر بات مین
کیون لگا ماہنہ سی بدگو بو انکو غنچہ مین
وہ معطر ہی صبا پہونچی تری خوبرو
ایک تہ تہا اس چمن مین ہم پہ ہری قسل صبا
گلبدن تیری بدن بکی کیا کہون خوشبو کہ دو

جو ہی خوشبو او مین کیا کہ جیسی ہو خوشبو
بات مین تیری تہنا ہی ہمنی ہمسوئی کی بو
انکی منہ مین سی چلی آتی ہی بدگوی کی بو
کی بلا مین بوستان سو گنگی اگر رو کی بو
پہ کیسی گل مین بنا ہی ہمنی دل جو کی جو
تی چلبلی کی ہی بو ایسی ہی جو تیری کی بو

زلف تی دستگو سکہا ہی کجادا ہی لطیفر
نکلی ہی ہر بات مین ویکی جو خم رو کی بو

بغیر از سوز دل لب پر مر آہ و فغان کیون ہو
کہ آتش سی دہوان ہی گر نہ ہو آتش دہوان کیون ہو
رقیب سنگدل کو لا بٹہاتی ہین مری سر پر
او رایسی پوچہتی ہین مجہسی وہ تم سر گران کیون ہو
ملا تی خاک مین ہی عشق کو تو آبرو میری
نہ بہنہ آنسو مر انحصار دل کا رازدان کیون ہو
جلا دین باغ سارا ایک نوا ای آشین سی ہم

رو دہو او سکے خرام محشر آرا کا تو ہم
زمانہ زمین پر فتنہ انگیز آسمان کیون ہو ہیتین
منظور میرا فیح کو بانی بہ ہم العہ عشق جہ
کا اپنی نہی نام امتحان کیون ہو
تمہی میری ساتہ اپنی دل سی وہ پوچہتی کیا جو
مجہی زبان کیون ہو نقش جب
چب ہی تم رہی تو دو کہو اپنی زبان
اپنی اتکو نہین کوئی حسین مجہسا تو پہر فرماؤ
میری طرف سی بدگمان کیون ہو

ہر نگاہ یار کا دل ہی نشان ناز ہو
یاں نہ کوئی کا ادب سکتی تیغ نکال آری روبرو
دیکھیں پپ کر دو رتبہ جیسی بہیں جیب میں کماں سر
ابہیو بہمی بہمی کہیون پپ زیبا نظارا ای روبرو
فقیر رخ دو تمکی زلف سی انہار آجی لدی سرہین
سنی بلا مین ابل ابل ابکی ار آئی روبرو
منتظر ہوہ اکی دل و داغ دار ہی
لالہ کی کل آئو چمن مین ہیں بہار آری کاروبرو
سمی بہیر
نکل آئی ہی ہی سر ہیو ہزار آری کار روبرو

ہر اوینی نمانہ تاکی فوزی خوب زلف ہو ظفر
بلبل ترانہ کا نہ پچکی ہزار آری کاروبرو
مشغول کیون نہ فاتحہ خوانی ہو
پپ رونکا اپنی ہزار آری روبرو

دیکہیو

وہ پی کر آجا ہی ذرا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو

۱۳۵

نکل سکتی ہی چہپ کر دل سی کوئی بہالش الفت کی
میری ای ناصحو تم دل مین لیتی چٹکیان کیون ہو
تم اوس جان جہان کو جانتی ہو ہی وہ ہرجائی
ظفر اوسکی لئی پہر ہوتی رسوائی جہان کیون ہو

آہ اپنی ہو شمین منتو جتنی ہو اوتنی ہی رہو	پی پی کی مے مست بکار و جتنی ہو و ہی رہو
کہنچی تو تم کیون تخت سی مثل بو بر ہو فلک	ہو گی خطر انکہو مین دیکہو جتنی ہو وہی ہو
آگی ہوا مین سر گشتی اپنی کرتی ہو کیون جہان	بحر فنا مین ایک دو نفس ہو جتنی ہو وہی ہو
گرد گہنہ سی دامن اپنا پاک ہو کہتی کس سی	اپنی گریبان مین منہہ ڈالو جتنی ہو وہی ہو
لوگ نباتی باتین ہین جو آگی تمہارے	اوسی تم اتنا تو کہدو جتنی ہو اوتنی ہی ہو
ای غم درد عشق و محبت دلمین ہی تم میں جیتے	نی ہو فلت نی کثرت ہو جتنی ہو وہی ہو

بوسہ لب جو ہمنی مانگا اوسی ظفر تو کہنی لگی
حد سی زیادہ بڑہو نہ دیکہو جتنی ہو اوتنی ہی رہو

حور و پری ہمار ہزار آئی روبرو	کیا کام گر نہ آپ ہی یار آئی روبرو
دیکہی نہ ہمنی کشف و کرامات ایک بہی	پیرو فقیر یون تو ہزار آئی روبرو
بر قعہ اوٹہا دو چہرہ سی اپنی ذرا اگر	بیدل تمہارا ہوتی نثار آئی آبرو

اوس کا لادی میرا خدا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
رخ دلدار اگر آجائی تو کچھ اچھا ہی
زلف و کہنا
دل پہ شام ویکا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
نا لکہہ
اوٹھا کر دیکہنا کیا پہر پہر وہ کا نام نکلون
دیکہون
بنی گر جلوہ تیرا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
کہتا ہون
مین تو تنگ آگیا ہون ہر دم فرقت جانان مین
دو جو ہنگام
تو آئی قضا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو

سمائی اور یہ کچھ اپنی ہی دماغ میں ہو
نسیم زلف وہ لائی صبا ظفر جنکی
نہ غنچہ کی اس راہ کی سراغ میں ہو
کہاں میں وہ اتنی وہ فرہاد و قیس کیا جانی
کہ جیسی سوختہ دانہ کی بہار و چراغ میں ہو
دل برشتہ کی سطح بوسی بہہ میں
ہو خونخوں کی آتی ہی کوہ رنج میں ہو
اوسکی بی لالہ کہاں قیس کوہ کن کی بہہ

دیگر

سبب فساد کا اوس گل کی جب دور نکلی ہو
تو کیونکر کوچہ بکوچہ نہ تخانہ جسکے ہو
جو جیب میں نصیب پر مت گر صدا کہی اونکو
تو پھر نشاط و فراخی نہ نشانہ جنکے ہو
نہ کیونکر زیر فلک رنگ مائی ہو وی

بہر دین نمک گر زخم جگر میں بجای مرہم چارہ گر
دلکو مری حاصل ہو مزا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
ہی یہہ تمنا بعد فنا گر خاک اوڑا کر لیجای
اوسکی گلی میں باد صبا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
اور مرض گر کچھہ ہووی تو شفا پہ اچھا ہو جای
لیک صنم بیمار ترا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
کشتہ قامت اوس کافر کی حشر میں نکلیں سب اوٹھ اوٹھ کر
گر دین اگر ایک حشر بپا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو
یہہ جو پڑا ہی پردہ غفلت اپنی دیدہ دل پہ ظفر
کوئی اگر دی اوسکو اوٹھا کیا اچھا ہو کیا اچھا ہو

وہ پاتی ہیں میری جسن بم باغ میں ہو
کوئی تو غیرت گلزار آج آیا ہے
نہ تنگ لگی غم ہیں جو داغ سوز امیز
کلیجہ سوز دروں سی ہی بہہ گیا شاید
گر کی اوس میں کیسی قطرہ دریا میں

پہٹکتی وہاں ہیں وہ نکلی ہی بہہ دماغ میں ہو
مہک رہی ہی جو کچھہ اور صحن باغ میں ہو
تو گردوی تیل کی آتی ہی تن چمن میں ہو
جلی جلی سی کچھہ آتی ہی دل کی داغ میں ہو
شراب کیسی حباب تو نکلی ہوا باغ میں ہو

١٣٦

کلاہ اپنی جب اپنی سیاہ رنگی ہو
نشان ہو جیسے محتسب کا سنگ میں نہیں ہو
سنبل بسر وہ مشتعل روشن چراغ ان میں ہو
جب تک نہ بیکو وہ رخسار و زلف اسے ہم
ہمیں یہی جیسی نہ بہم نہ ساز او
عاشق ہی کر اوسکی کمال یہ جنکی ہو

خراج جب ہانٹو بن بیکو اور نوشہ ظفر ہم نیک بخت ہو
جو کی یار کی جبہہ ہاری نہ نہیں دو
دیگر
ہوئی قائم ہی جو عاشق بہم اور ہم پیالہ ہو
اور دنیا کی لالہ ہی ہیں میں بہار میں
سبھی جانیں کی ہم ہم اور ہم پیالہ ہو

تصور زلف مشکین کا یہہ کیسا کی بلا ہی اکبو
جہان مین جو نظر آتا ہی ایک بلا ہی یہہ کی بلا کی بچہو

مطلع ثانی

سنہا بلبل کی عشق گل مین بیتاب ہی یہہ حاصل ہوا مجکو
غنچی مین ہی کیا رنگ جیکیان دیکہی اور ایک عجب
سمی صورت نو مین ہی اوس کی صفحہ بہ بہ ہون کی عجب
تیہاری روشن کی سبب کیا ہی کیا انکا ایک دل کا عجب
سیدہون کہ یہہ کو یاد آیا اوسکو تمہا مجکو

یہ ادا جو ہو پری مین ہی کی اوس کی عجب
سرو دنیا کی دل کی ہی یہ چمن کی بات کیا عجب
جب سکو بیہ اوس ایک اپنا عجب

۱۳۷

غزل

نہ یہانتک آپ آتی ہو نہ ہمکو بلاتی ہو	کہین گی بیمروت ہم بہلا مانو برا مانو
یہہ دل دیوانہ ہی پیارا کوئی بتاتا ہی بن ٹہن کر	تمہارا طرہ پرخم بہلا مانو برا مانو
عرق آلودہ عارض کو تمہارے دیکہکر عاشق	بتاتی ہین گل و شبنم بہلا مانو برا مانو
تمہاری ہم گلو و چشم کو بر عکس کہتی ہین	صراحی اور جام سم بہلا مانو برا مانو
بچہوڑا چہوڑا تمہی ملنا غیر کا پیاری	ہمین تو کہا گیا یہہ غم بہلا مانو برا مانو
تمہاری دوستی مین مر گئی لاکہون نہ رحم آیا	تمہین ہو دشمن عالم بہلا مانو برا مانو

پر ونکو منہہ لگاتی ہو ہمیشہ بہلو نہی ہمکو نظر آتے
ظفر کو ہی یہی بس غم بہلا مانو برا مانو

یون ہو بیخبری کی پہر پہر خفگی کیونکہ نہو	نہ کبہی داد ہو پہر پہر خفگی کیونکہ نہو
شب جو نالی کرو اوس کو چمین تم سحر دل	اسطرح دو دو پہر پہر خفگی کیونکہ نہو
ہم نہین چہوڑتی ہین اوسکا خیال آٹہ پہر یا	ہمیہ یون شام و سحر پہر خفگی کیونکہ نہو
رو برو اوس رخ روشن کے شب ماہ ہم ہین	دیکہین کہ سوی قمر پہر خفگی کیونکہ نہو
اوسکی جاتی ہی لاگی وہ گذر جاتے ہین	کچہہ توقف ہوا گر پہر خفگی کیونکہ نہو
ابر تر کا نسی جو ہر روز کہی تو برسات	اوسکی ای دیدۂ تر پہر خفگی کیونکہ نہو
چہوٹی بچی جو میرے اوسی لگائین باتین	ایسی لوگونسی ظفر پہر خفگی کیونکہ نہو

ہین ہی یاد دیا کا ظفر کوئی مرا مجکو

دیکہہ

ہی برزو ہی بیمان جنکی ہماری بازو
وہ نظر آتی ہین ہاہی ہماری بازو
غم واندوہ مین کیون نہ لگی سامنہ انکی
حضرت دل کی یہی دو نو مین ہماری بازو
سینہ ہی سینہ لگاتی مین قباحت ہی اگر
ایک ذرا ملی دو بازو ہی پیاری بازو
ہول آتی ہو کمان بیچ تو کہو بازو تیر
اپنی خانی مین نظر آئے ہمارا بازو
ماہ نو کو جو ترقی ہی بڑی ابرو سے
جاتی خال کوہی اپنا مین ماری بازو
کچہہ آرام تکیہ نہ ہوا ہی بجانے
نہ رخ ہون تو نہ پہر مند و بنی کی ہی بازو

شغل اپنا جو ہم اٹھا ہیں پہر رہتی ہیں
یہی صورت مین دیکہی ہی نظر آتا ہم کو
دین ہلا دی پہر بہی الزام وہ اوس کا ہمکو
پہر گئی کشتی محبت کا یارب جو برا
کیا ہمین چاہتی تب دیدہ خدا کا ہم کو
عمیم اطہر جو رکہی ہو روا جور و ستم
محبت کہتی اب دل ہی ہمارا ہم کو
دی تہی اپنی دو لا سا ہم کو

مطلع ثانی

رہی وحشت لو زندگی جو طاقت جنون
کہ زندان کہین ہم تو سے پہنچایا ہم کو
عمر کی ہمی بسر ہے بر زمین بو ہین
دہی قسمت تہ بر کوئی ہی آیا ہم کو
سمجہہ تو ہی دل مین کدورت کہ جو بی خضر غبار

دیکہتی ہوتی ہین ہم کس سی بغلگیر ظفر
خود بخود آج پہر کہتی ہین ہماری بازو

یوہین گران ہتون پر ہم فدا ہونگی تو تیرے دو
جو ہمپر ہمدم جور و جفا ہونگی تو تنے دو

مطلع ثانی

رہتون پر زاہد وگر ہم فدا ہونگی تو تیرے ہو دو
تمہین پہر کیا گنہگار خدا ہونگی تو ہونی دو

مطلع ثالث

اگر ہم مایل لشکر ہدوتا ہونگی تو ہونی دو
کسیکو کیا گرفتار بلا ہونگی تو ہونی دو
نکلین گی بلہوس آستانہ میدان محبت سے
اگر ہم کشتہ تیغ جفا ہونگی تو تنے ہو دو
ذرا ئین سہی وہ مقتل عشاق تک اپنی
جو لاکہون فتنہ محشر بپا ہونگی تو تیرے ہو دو
اوٹہینگی ہمنشینو ہم نہ ہرگز کوی جانا سے
جو پامال عدو جون نقش پا ہونگی تو تنے ہو دو
زمین گی غرق سی آ ہم دیکہی بحر نفت سے
اگر اسپر ہی وہ نا آشنا ہونگی تو تنے ہو دو
چلی ہین کوچہ گیسو مین ترا حضرت دلگی
بلا سی وہان گرفتار بلا ہونگی تو تیرے ہو دو

ظفر تم آج تک گو پہر مین وحشت کی جا دو ہمکو
بلا سی اسکی جہ ہمی جابجا ہونگی تو تیرے دو

تیری زلفون کا ہو جب سی کہ سودا ہمکو
ایک اندہیر جہان مین نظر آیا ہمکو

ایک جیحا اوس نہ اوپر خط ل نہ دیکہا یا ہم
مصدی سینہ عشاق لگا کہین سے
دیکہی اور کو وہ قتل کری پایا ہم
محبت سی نہ میدان مین عشق
شعور نہ بہکی سے سودا لایا ہمکو
الشعار نو نی جس جین
جب سی کی سیر بہار
دکہا تی تماشا نہین بہایا ہمکو

دیگر

کوئی دن یہ اوکا دیدار
پہیر پہیر جو انہ پہر جب سے بنا ہی کرو
دیکہو دیکہو ستم کا پہیر سے اب سرو
مطلع ستدول تم ہمکو اوس بیان جہان پہ دیا ہو
حضرت ستم گر سی اب تمہارا پہ خوف ایسا کرو
تیغ ابرو کو ان کا پہ لینا ہو اور زندگی کا نام
تیغ ابرو کو ادا ہم کلا اور قربانی کرو

دکھلا کے رخ کھلی زلف چلیپا [illegible]
اور ہی بیکھو ہوا وہ چند سو دا [illegible]
بار وصال جسمین [illegible] حسین [illegible]
جب ہی کی [illegible] ایک یار [illegible]
بارک پی [illegible] کھلتیان کا حظ [illegible]
بارک بی [illegible] ساری [illegible]
[illegible]
اپنے دل کا [illegible]
خون دل [illegible]
[illegible]
[illegible]
دیکھو تو ہی [illegible]

قطعہ

کہول زلف سیاہ رخسار پر پہرنی تو ہو	رفتہ رفتہ پر کہین ہمکو نہ سودائی کرو
کرتی ہو کیا کیا یہانکی تم مکان آرا ستہ	غافلو دنیا کی بہی تو کچہہ خانہ آرا کرو
جان لب پر آگئی بیمار درد ہجر کے	اتنا تو اے رشک مسیحا کچہہ مسیحائی کرو

صاف آجائی نظر پہر جلوۂ جانانہ تمہین
دیدۂ دل مین ظفر پیدا جو بینائی کرو

ہر ایک سخن پہ میری زبان تو پکڑو	رقیب وا لگی میرا اپنی کان تو پکڑو
تم اور ہمسی زیادہ خوب نہیں ہو معقول	ہماری سامنی اے قیس کان تو پکڑو
زمین کوچہ قاتل پہ ہے جا ن بازو	پکڑنی دی جو تمہین آسمان تو پکڑو
شب اپنی کوچہ مین تم شوق سی نباہ کر جو	میری طرف سی جو ہو بدگمان تو پکڑو
خدا کی واسطی کہنی دو کچہہ تو ہمکو	نہ گفتگو مین ہماری زبان تو پکڑو
لکہا ہی خط کوئی مینی فسی تمہارے بن	کہ مدعا کوئی کوئی نشان تو پکڑو
خدنگ یار کہان جا ہوا ہی جانا	ہماری لین ذرا تم مکان تو پکڑو
جتا نا اپنی نزاکت تمہین ہے گلشن مین	تم اس خطا پہ ذرا گل کی کان تو پکڑو

پہر آج یہا گ چلا دل وسی گلی کو ظفر
پکڑ سکو جو اوسی مہربان تو پکڑو

۱۳۶

تم جو کہتی ہو کہ ہمکو ہو تا ہی اخفا ئی راز
تیری [illegible] میری اے ظفر تو شوق سی آرا نکو

اپنی دریا نون سی یہ کہدو کہ مین تو کہین
ورنہ ہو جا یئنگا در بر منت و تکرار انکو

دیگر

دیکھو جو سبزۂ خط ہوش ربا یار کو
[illegible] حضرت دل چہر خدا کی واسطی
[illegible] عالم کی [illegible]
الامان [illegible] ہی ہوا کی مان [illegible]
قسمہ کا مان محبت سی یہ کہہ دیجئین
[illegible] تیغ جفا کی مانگو
کی دم یار کو دیتا ہون کوئی [illegible]
لاکہہ وہ بی مجہی دام اور دلاسی مانگو

دو دو طرح جو مرا گیا زیر آسمان
دیکھا نظر سے سب نے کیا کر حجاب کو
ہے شوق جو نہ دیکھو ترا جبین
ہنستے ہیں لگاتی وہ جام شراب کو
سودا نہیں مجھے تری زلفوں کی ای پری
دیوانہ کر دیا دل خانہ خراب کو
ہمنی دیا وہ سوز عشق میں جواب
سب لاجواب ہو گئی سنکر جواب کو
جب یاد آ گئی تمکین حسن یار کا
مرتے ہیں سے لگ گئیں میری دلکی کباب کو
ہے زیر زلف وہ رخ روشن جو ایطرح
ہم دیکھتے ہیں ابر میں لگا آفتاب کو

دیگر

کہیں آگے ہم بھی ویسا ہوئے یاد رسیدی کو

کوئی اور بھی یہ اصنم دیکھنی دے
اوسکی در سے نہیں محروم کوئی بھی جاتا

مہلت اے حضرت دل اپنی قضا سے مانگو
جو تمہیں مانگنا ہو اپنی خدا سے مانگو

دولت شاہی باطن بھی اگر چاہتے ہو
تو ارادتسے ظفر تم فقرا سے مانگو

تمہاری چشم کی گنتی میں جو باہم مقرر ہو
دلا جاتا ہے کوئی یار میں اور میں درتا ہوں
جو در وصف جام زر کی پیر مغان ساقے
تیر ہی زلف شب گون لگا ہو کشتہ دفن کو اوسکے
جو تو ہو اوس خود کام پر پل تو پھر حاصل
نہ کیونکر ہم پہ ہیں حسرتسے یا خون دل ہر دم

تو پھر تر رنگ کفن بھی وسکا بادہ سے مقرر ہو
کہ تیری چشم کچھ ایسی نہ یہ نامی مقرر ہو
مرید اگر پھر اوسکا مولوی جامی مقرر ہو
عجب کیا گر زمیں کشور شاہی مقرر ہو
نہ کیونکر ایدل ناکام ناکامی مقرر ہو
جو گھر غیر وسکی بزم بادہ آشنامی مقرر ہو

گلا ہر گز نہ اوس خودکام سے ظفر تم پر
کہیں ایسا ہو الزام خودکامی مقرر ہو

کیا دیکھی کوئی اوس رخ روشن کی تاب کو
بوی عرق سے یار کی خوشبوی ہے دماغ
کرتی ہیں یاد ساغر صہبا کو بادہ کش

جسکی نہ دیکھنی کی ہو تاب آفتاب کو
ہم سونگھتے نہیں کبھی عطر گلاب کو
دریا میں جبکہ دیکھتی ہیں وہ حباب کو

[illegible]

[illegible]

وحشت یہی کہتی ہی کہ گہر سی نکل چلو
جانا ہی کوئی یار مین ہمکو اگر شتاب
ہیم رقیب ہو جو میری گہر کی راہ مین
گردش مین چشم قبلہ نما کی طرح سی ہی
فرقت مین کہہ رہی ہی میرا آہ گرم رو
کہتا خدنگ نالہ سی ہی پا تیر آہ

ای بہار پہرتی سر سی نکل چلو
ای طفل اشک دیدہ تر سی نکل چلو
ای جان اور راہ گذر سی نکل چلو
جب جانی چہپ کی میری نظر سی نکل چلو
سینہ مین دشنی جانسی جگر سی نکل چلو
ہند گنبد فلک کی سپر سی نکل چلو

تم بات ہی تو راہ مین اغیار سی کرو
لڑتی جہگڑتی اپنی ظفر سی نکل چلو

اگر نیک الفت کی قابل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
قباحت زاہد کیا ہی تو نکی سجدہ گر بیٹھو
سر و کچھ گفتگو اوسنی ندیا روپیہ جا بیٹھی
ارادہ حضرت دل کوچہ قاتل مین جانیکا
نہ رنگ شمع سر کاٹو میرا تم یا جلاد او
گر وامی ہی بر تو گفتگو کچھ تم نہ زاہد
ظفر خبث کا عمل کرتی ہین کہو ن وسی پیر اٹہو

ظفر تم آہین کچھ حاصل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
جو بزم تی مین اوس شامل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
اگر میرا سا اپنا دل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
ہنین تم کچھ اگر مشکل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
مناسب جو سر محفل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
گر اوسکو بات کی قابل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو
اگر تم آپکو عامل سمجھتی ہو تو کر بیٹھو

۱۴۱

[illegible]

ہیری ہوں خواہ در پیش ہوں کوئی ہو
[illegible] ہون کوئی ہو
افسوس ہی کہ [illegible] اپنی پاس
[illegible] ہون کوئی ہو

دل اپنا جو صاف ہی مانند آئینہ
یہاں دل میں کب غبار ہی پھر کیونکر آئی ہو
کچھ تو سبب ہے وقت سحر کیونکر آئی ہو
شکوہ تو میری پاس نہیں آتی ہم کبھی
ایسی نہ تھی نصیب مگر کیونکر آئی ہو
آنا تمہاری ذات سی تو یہاں بعید تھا
لیتے نکوہی منظر کیونکر آئی ہو
یہ تو نہیں کہ اب بھی کرو بات صاف صاف
آج آئی ہو تو رشک قمر کیونکر آئی ہو
کل کیون گئی تھی روٹھکر ہم سی غمی ہیر

میں تو یہہ جانتا تھا مری آہ قتل کو
لائی نہ تیغ ہو نہ سپر کیونکر آئی ہو
کہنی لگی کہ تم بھی عجب شخص ہو کوئی
ہمسی جو پوچھتی ہو ظفر کیونکر آئی ہو
لائی ہی کھینچکر کشش دل ہی آپکی

یوں تو ہوں جان نثار ہی تمہاری و نیپہ نہو		جب کہتی تھی وہ خنجر کین یوں کوئی نہو
	کیا ہی بہا ہمی ہی ہتونکو بھی ظفر کہتی ہیں ہمیہ جہا نہیں ہمیں ہوئی کوئی نہو	

تو خطو خط کی نہ تم تحریر کی توبہ کرو		لیک جھوٹی جھوٹی اس تقریر کی توبہ کرو
بوسہ بے مرضی نہیں ہمنی لیا مجرم ہیں		مہربان تجویز سی تقدیر کی توبہ کرو
کہتی ہی وہ زلف اپنی عہد میں تھا ہمگرو		تم کدورت سی آہنی زنجیر کی توبہ کرو
اپنی منہہ سی آپ کہتی ہو کہ ہیں تقصیر وار		ہمنی مانا تمنی گر تقصیر کی توبہ کرو
مل گئی یہاں خاک میں کیا کیا محل چون نقش پا		غافلو اس فکر سی تعمیر کی توبہ کرو
آگئی پہلی ہی قبضہ میں تمہارا ہی میان		کیون علم پھر ہمیہ یوں شمشیر کی توبہ کرو
ہمنہ بھی کیا ایمانی و بہزاد جو کہتی گی تم		کچھ شبہہ وش عالم تصویر کی توبہ کرو
گر ہوئی یہاں صاحب توقیر بھی کیا فائدہ		آرزو سی غافلو توقیر کی توبہ کرو
	کیمیا تقدیر ہی کوا پنی سمجھو اے ظفر کرتی ہو کیوں جستجو اکسیر کی توبہ کرو	

مدت کی بعد آج ادھر کیونکہ آئی ہو		از خود جو آئی ہو مرے گھر کیونکہ آئی ہو
چہرے پر اوڑ رہی ہیں ہمارے ہوائیاں		سر تا قدم عرق میں ہو تر کیونکہ آئی ہو

کیوں کہ ہو یار بار اور سمجھوں کہ آئی ہو
اس لوفتی پہ پہنچ نہیں اپنی ہمیں نہیں
سینہ سی نکلنا بار دگر کیونکہ آئی ہو

دیگر

ولہ لطف الہی تھی

[illegible]

تو او دیکھا کیا نظر اور اسکو دیکھہ
میں رہا ہوں تری نظر سو دیکھہ

مطلع ثانی

گشتاد کار ہو دل کی کبھین کھلی جلدی
بغیر ناخن موج فنا کبھی نہ کھلے
خدا بچای کہ عارض پہ سبزہ رنگوں کی

اپی گوشہ ابروی پہ جبین کی گانٹھہ
حباب وار ہمارے دل حزین کی گانٹھہ
یہہ گانٹھہ زہر کی ہی خال عنبرین کی گانٹھہ

ظفر جدا ہو نہ تسبیح سی کبھی زنار
ہر ایک دانہ گہت مین ہی کفر و دین کی گانٹھہ

لب خوبان مہ جمال کو دیکھہ
تیرا کلک خیال سی نقشہ
ہو قیامت بپا قیامت پر
ای دل وش لطف سی دلجہہ کر تو
رکھتا ہون مین خیال وصل تیرا
تیرہ بختون کا کوکب طالع
بوسہ مانگون تو وہ کہی ہنسکر
ہی یقین جلد آئیگا قاصد

مجکو آتی ہنسی ہلال کو دیکھہ
کھینچا ہی دیکھی اس کمال کو دیکھہ
تیری قامت کو تیری چال کو دیکھہ
سر پہ لیتا ہی کیون وبال کو دیکھہ
مجکو دیکھہ اور میری خیال کو دیکھہ
گر نہ دیکھا ہو اپنی خیال کو دیکھہ
اپنی منہہ کو اور اس سوال کو دیکھہ
کہ گیا ہی وہ میری حال کو دیکھہ

پڑہتا ہون قافیہ بدل کی غزل
اب ظفر میری بول چال کو دیکھہ

ای ستمگر مرا ساجگر کو دیکھہ
دیکھکر ناوان کسی کا عیب نہ دیکھہ
دیکھتا ہے اگر ہنر کو دیکھہ
کان سے سنتا تہا مجنون کو
وہ گیا آنکہہ سے ظفر تو دیکھہ

دیگر

ہم کبھی عکس سی بحر خامہ قدرت نقشہ
دیکھکر نقشہ ترا کہتی ہیں ساری نقاش
تیری صفحی اپنا ہو گیا ای شب فرقت نقشہ
گیسوی ہی تری دراز ہی تو ہم جسم تک
یہ ہی صورت نہ بیگا کہان ملاحت نقشہ
ماہ کنعان نہ اہل ہو کسی صورت سی
کھو دکیا شکی بحوا ور ہی حیرت نقشہ
دیکھہ ای آئینہ رو اپنا دکہا مت نقشہ

کیا پوچھتی ہو رات ہی کسطرح گذرتی
کٹی شب وقت میں ہین ایک گھڑی کی آنکھ
ہر ایک مژہ کو بری تیر دیتی ہی [illegible]
کیا خوب ستاتی ہی ہو تو بھی پھر بھی آنکھ
دریا کی شناوری کا شوق ہو خون کو جلی
[illegible]

مستوی چہرہ ہی رخ تک ہین تند گہر
یعنی مضمون کو ندیکہا ہو وہ تجکو دیکھی

تیری عاشق کا ہی یہہ عشقکی دولت نقشہ
ایک سادہ تو کا ہی باعث وحشت نقشہ

دل نی کی دیکھتی ہی ایک قیامت برپا
اوسکی قامت کا نظر ہی وہ قیامت نقشہ

چمکتی سب کی ہی دس تو خمرِ عتاب سی آنکھ
کیا گنا ہو تجھی میری مجھی یہہ شرمندہ
صفائی یہہ کی دیکھو حیا کا میل ہی تیری
ہو دی قاتل نظارۂ گل رخسار
پی ہی خون کسکا یہہ تیرا غمزۂ چشم
تیری عارض روشن سی ایک جھلک دیکھی جو
پھر اخرابہ وہ خانہ بخانہ وحشت میں
یہہ طائع خفتہ کی خوبیاں ہیں کہ وہ میری ہی

وہ کون ہی کہ لڑی جسکی افتاب سی آنکھ
کہ میری ا وہہ نہین سکتی کبھی بچاب سی آنکھ
مثال آئینہ دیکھو ہوی ہی ب سی آنکھ
ہزار بار اگر دہو ئین ہم گلاب سی آنکھ
نہین ہی سرخ تیری نشہ شراب سی آنکھ
پس اپنی سیر ہو سیر ماہتاب سی آنکھ
تمہاری پھر گئی جس جا تمام خراب سی آنکھ
جب آئی خواب مین کہل جا خواب سی آنکھ

خدا نی دی ہی نظر جسکو بطف اوسکی
رہی ہی ایک ہی پیری تلک شباب سی آنکھ

اپنی تو سوا تیر کسی پر نہ پڑی آنکھ
سو پردہ نشین ای پردہ نشین تجھسی لڑی آنکھ

ہر وقت جاتی سب کی ہی [illegible]
نظر کری ہی کبھی دیکھ کی بھی ہو دانہ گری آنکھ
ای شمع تری ہی تو پی شرم کرتی آنکھ
پھر جاتی ہی ایک پلین بلطف پر کی تجھی
جو وقت لگا دیتی ہی یہہ اسکو تیری آنکھ
دیکھو

نکر ہر ایک سی تو وہ کلام بیہودہ
کرتی ہی ہو تو مشہور نام بیہودہ

۱۴۷

نصیب ہو نہ بیہودہ [illegible] غزل ردیف
[illegible]

[illegible]

جو برا سمجہی آپ سمجہو وہ ... معاذ اللہ ... سکہون
سیکہا ہی ... دل ... معاذ اللہ ... اور سکو ہم
غلط ای دل ... معاذ اللہ
ہی ... دیکہا معاذ اللہ ... وہ کیا معاذ اللہ

جو ذکر کجھی کچھہ ظفر تو ذکر خدا
نہیں اسکی مین باتین تمام بیہودہ

گو تم سی خفا ہو کی نہین بات کہی کچھہ
پر دل مین تمہاری خلش ہی تو سہی کچھہ

منت کش گردون نہ دلکی بلا ہو
دل مین تو تمنا ہی نہین اپنی رہی کچھہ

کم قسمتی اپنی کی سوا اور تو ہمکو
کہلتا نہین انکا سبب کم نگہی کچھہ

گریہ کی جو میری ہو برسات تو پیدا
دنیا مین نہ غلہ ہو نہ ہو دودے کچھہ

مینہ سکتا بہلا کون ستم تیرا ستمگر
البتہ خفا ہمسی ہی ہان جو سہی کچھہ

دریا می اسکو نکا جو جہر جای تو گردان
معلوم ہو نہ آئی ہی گہبرسی ہی کچھہ

جسکی کلہ فقر ظفر سر پہ ہی زیبا
وہ مال سمجہتا ہی نہین تاج شہی کچھہ

ہر ادا ایک بلا معاذ اللہ
تو وہ کافر ادا معاذ اللہ

دلکی ڈسنی کو کیا بلا ناگن
ہی وہ زلف دوتا معاذ اللہ

چشم سحر آفرین وہ قہر خدا
نگہہ فتنہ زا معاذ اللہ

ناصحو ہو سکے ہی کب مجہسی
ترک مہر و وفا معاذ اللہ

مین کہون توبہ جی سی جہوٹ نہ بول
توبہ کر زاہدا معاذ اللہ

...

١٤٥

ہرا ہوا ہی یہہ نیم نفاق کی شیشہ
اگر اشارہ ہو کچھہ چشم مست ساقی کا
تو ای بزم مین ایک طمطراق سی شیشہ
جو ہم ... لبی تری طرز خندہ ...
ہنسی نہ بزم مین خالی مذاق سی شیشہ
ظفر تمہی کا وہ شوخ سنگدل توڑی
ہماری دلکا بہر سنگ فراق سی شیشہ

پڑی جو جہی جای تیری زلف دوتا کا سایہ
کہی نام کو وہان اور بلا کا سایہ
...
اس گرانبار ... کا سایہ
پڑی جو ... پاوس ... پا کا سایہ

اپنی ہی کیا ہے رونق وادی ایمن آنکھہ
ظفر تو نہیں کبھی تھی
ہوئی اے کبھی نہ غائب آنکھہ
اشارے سے ہمری بزم میں تیری تصور سے
شب تاریک ہجر میں مجھہ پر
ہو جو سو بار دیکھی بہا لی آنکھہ
دیکھی اوس آنکھہ کو کوئی پھر کیا

گرد اوسی کچھہ مدعا لکھی ہی
میری خط کا
فاصد کا ہو کاٹ لی ہی کٹو ای ہاتھہ

خوب مستون نے تری ناک کا ناکا سایہ کہ پڑا جسپہ پہ نہین مہر و وفا کا سایہ کیا عجب ہی کہ رہی نخل حنا کا سایہ		اپنی آرام کو اس باغ جہان مین ساقی دل دیا ہمنی ہی اوس مہر لقا کو اپنا کشتہ دست حنا ہون مری تربت پر

	اپنی قسمت سی ہین ہم آپ ظفر ظل الله نہین درکار ہمین بال ہما کا سایہ	

مطلع ثانی

جسکو چاہین سی مہدی کی پہر

١٤٦

جانکا تن سی فیصلہ ہوتن گا سر سی فیصلہ ہو نہین سکتا کچھہ اسکا نامہ بر سی فیصلہ ہو گیا پہلی ہی یہان تو دوپہر سی فیصلہ کیونکہ ہو دل سکا چشم فتنہ گر سی فیصلہ کچھہ ادہر سی فیصلہ اور کچھہ اوسے ادہر فیصلہ شام تک جسکا ہو ہر گز سحر سی فیصلہ		کر دے اکدم مین سب تیغ نظر سی فیصلہ کیون جواب خط قلم سے نذر ہوتا ہی مرا دوپہر کی بعد تم آئی تو پہر کیا فائدہ کرتی ہین کاوش مری نیشی وہ مژگان دیکھیے میرا اونکا فیصلہ ہو کسطرح جبتک نہو یہہ محبت کا وہ جھگڑا ہی کہ روز حشر کو

	یہہ لڑائی روز کی اچھی نہین ای مہربان بیٹھہ کر کر لیجئے اکدن ظفر سی فیصلہ	

دیکھہ لی ہمنی لاوبالی آنکھہ ہمسی اونسی جو یون چھپا لی آنکھہ		اونسی غمزہ سی جب نکالی آنکھہ پہر کچھہ حیا ہی ہی تھوڑی آنکھون مین

کچھلا سی ہاتھہ خون ہی ...
اوسکا مین جو وہ ... ی ہاتھہ
فندق ... مست
دست حنا سی ... ہاتھہ
... مہندی ... ہاتھہ
... پھر ... ہاتھہ
[illegible]

دیکھہ کر گرد و پہ خط کہکشان کہتی ہین مست

آسمان ہی اپنا پھر جام می پہلای ہاتہہ

الظفر تجکو ید اللہ کے قسم مت چھوڑیو

بعد مدت ہاتہہ اوس تب کی مین ہی آئی ہاتہہ

جو کہولی زلف کی شانہ نی چہیر چھاڑ کی گانٹھہ

کبھی نہ دل کی میری بعد ازین بگاڑ کی گانٹھہ

گرہ مین زلف کی لاکھون بندھے ہوئی ہین دل

نہ لی اوڑی تو کہین شانہ کاٹ پہاڑ کی گانٹھہ

کمند عشق مین پہلی ہی بندہ ہاہی تیری

نگار سن لے نہ اس صید کو پچھاڑ کی گانٹھہ

مری جو پانونکی چھالونکی تہی گرہ دل مین

سو کاٹی کھول رہی ہین وہ جھاڑ جھاڑ کی گانٹھہ

جو بعد قتل بہی ہو دل مین تیری کوئی گرہ

دکھول لاش میری پانو سی اکھاڑ کی گانٹھہ

نہ دل گرفتہ ہون پھر کیونکہ ساکنان زمین

جب اوسکی او دل پہ یہ پیش باعث ہوئی ہے
پیار سی گانٹھہ
عدو سے
نہ جب مین میری وہ کیا نہ سو
لگا دی ہی
کی گانٹھہ
دل و دین یار کی محبت
لگا دی
سمجھی کرہ
میری فقط و بیان
وہ ادہر سی اودہر او کہا اوس کی گانٹھہ
پیار سی گانٹھہ
نقشہ

۱۴۷

نہ کھینچا ایک مصور سی وہ سارا نقشہ

مطلع ثانی

ہمنی دیکھا جو ترا آج دلارا نقشہ
ہو گیا دیکھتی ہی اور ہمارا نقشہ
پھر نظر کی دیکھی نہ نقش مین یہ شکل
درست رنگین کا تیری ہی جو نگار نقشہ
نہ روشن پہ تیری خال کا ہی
چھپ گئی دیکھہ کی ہر ایک
وہ جو دار اپنی صورت
تو بہی لکھہ دی تا وہ نقشہ
اوس نگار کا مصور
ورق دل پہ یہ نقش
اوس پری رو خدا نہ کہین
رکھتا ہی اوری پکمہ اسکا تر ار نقشہ

پڑی جو دل میں تری مینہ وہ نہ ای زمین کا ہمہ
دیگر
تو جھانکی ہیں لاکھوں سی ہی تصویر آئینہ
حق ہی کہتی ہیں سردار ہی آئینہ میں جو ظفر
دیدۂ دریا کی بھی قیصر فغفور کی آنکھ
نہی نرگس میں بھی خاک سی بہہ نکلی ہی
رہتی ترستی سی ہی جام مے انگور کی آنکھ
ہو لی ہین دیکھتی ہی ہم اوکی رخ دور قمہ

ملنا کب ماہ کا ہی یار سی سار ا فتنہ		ایک قطرہ سی ہی آنکھ ملتی نہیں صورت
	یار کی قتی شباہت ہی اگر لیلی سی تو ظفر ملنا ہی مجنون سی ہمارا فتنہ	

ہو گئی کس بحر خوبی سی ہمارے چار آنکھ لگ گئی جسدن سی تجھسی اوسنے عیار آنکھ کیا عجب بنجای گر وہ مطلع انوار آنکھ پڑ نہ ہی پہر اپنی قاتل خون خوار آنکھ پڑ گئی جسپر تری ہی آئینہ رخسار آنکھ کیون نہین اوپر اوٹھاتی نرگس بیمار آنکھ		جوش گریہ سی لگی رہتی جو دریا بار آنکھ لگ گئی دل کو میری آزار کیسی دیکھنا ہو تصور اوس رخ پر نور کا جس آنکھ میں پہیر اس سی تو بلا سی میری گردن پر چہری ہو گیا وہ محو حیرت صاف مثل آئینہ دیکھتی ہی نیچی یہ نظر وہ کسی گلزار مین
	سرمہ بینش ہو جب تک عبار میکدہ ای ظفر ہرگز ہو وی قابل دیدار آنکھ	
جور سیلی ہی غضب اوس شوخ مغرور کی آنکھ ہین ایک لحظہ جھپکتی تری مہجور کی آنکھ دیکھہ سکتی ہی نہین پیچ خواب دور کی آنکھ آج وہ بندہ ہوی عاشق رنجور کی آنکھ		نہ آنکھ ایسی پری کی ہی نہ ہی حور کی آنکھ چشم انجم کی طرح ہجر کی شب ماہ تھا بسکہ روی غم دوری میں کسیکی برسون شوق دیدار مین تیری جو کھلی رہتی تہی

کس طرح ہین کہتی پر تری بہار چمن کا ہمہ
نسیم موج
بہار ہی ہی وہ بادی جو دکھوتی ہی

۱۴۸

[illegible]

۱۴۹

جو دل کی رکہی ہی سینہ کی ہمنی اڑ مین گا ہٹہ
بن اوسکی می کا جو اوترا گلو سی گہونٹ ظفر
تو جا کی بنگیا چہاتی کی وہ کواڑ مین کلہ ہٹہ

گلینہ سی ہو کیونکہ دل پاک بستر مین گرہ
دیکہی ثمرہ پہ مری پارہ دل جسی گرہ
وہ دو جگر سی امر ہیچ پہ ہو گیا عجب
ہو نی کس طرحسی کیون نا ہنین انتدا سے
دیکہی جو گرداب مین پارہ کسون نے حباب
خط مین لکہین ہم اگر حال گرفتہ دلی

دیکہی ہین آج تک مار نظر مین گرہ
دیکہی ہین جون ثمر شاخ شجر مین گرہ
مردمک آسمانیاہ چشم قمر مین گرہ
دل ہوا ہی کہ ہی بہہ کر بر مین گرہ
سو جہی نشی مین وا ہنین دیکہو ہنو مین گرہ
ہو دین کبوتر کی پہر سکڑ دین پر مین گرہ

فرقت سرا ئی مین آہ اوترا گلی سی یہان
قطرہ می بنگیا حلق ظفر مین گرہ

حضرت نجم کا ہی گر قصد دہر بسم اللہ
سطر ابرو کی تری کیا ہی سر مصحف رخ
پاون اوس مستکا پڑی جو کشتی کی باعث
دل مین ہی عشق جو دس کی کی سر دعا رو کیا کاش

دلمین وہ آہ کہ حاضر ہی یہہ گہر بسم اللہ
یہ قدرت کی لکہی ای نظر بسم اللہ
کیا تعجب کہی زاہد بہی اگر بسم اللہ
اپنی ہی ورد زبان آٹہہ پہر بسم اللہ

ہمسی چھپ چھپ کے جو ہم غیر دوستی ہی پوچھو | بر دو گی جالکو ہم رو یگی منہہ ڈہانپ کے بیٹھیہ
ناگنی زلف کی تیری وہ بلا ہی کافر | دیکھکر جسکو گئی دانت سیاہ سانپ کے بیٹھیہ
جسکو وہ ماہ و شجاع یا جوب بام تو ماہ | چادر ابر مین منہہ لپا گیا ڈہانپ کے بیٹھیہ

جو دتیلے منہ ہم ہین جیا ہین کہلاتی
باد کی گھوری ہی جاتی ہین دہان ہانپ کے بیٹھیہ

کوئی کہو لکی رو یجی ہی یہہ ہوس شیشہ | ہر ساتھ ہی پھلکی اولسا نفس شیشہ
داغونین محبت کے دیکھو تو میری دلکو | رکھی ہوئی ساغر مین کیا پیش و پس شیشہ
منہہ کہلتی ہی شیشہ کا اور جبا ہی پیالی | بوئی می گلگون ہی مرغ قفس شیشہ
ہین دیدہ دل حاضر گر مار کی ہا تو تک | ہو دسترس ساغر اور دسترس شیشہ
ہر ابلہ ہا ہی ہمسر مرا شیشہ سی | اور کانٹی ہین گرد اوسکی مانند مگس شیشہ
کیا خوب ہو زمینہ گر مادہ پرستو نکی | ہو گنبد تربت پر ساقی کلس شیشہ
دل مین ہی خیال آیا خال رخ جانانکا | اب دیکھی نکلی یہہ کیونکر گس شیشہ

ہی جمین ظفر کچھی خالی دم مینوشی
شیشہ کو پس ساغر اور خم کو پس شیشہ

لوگ تورو زرشنائی ہین خبر کچھہ کی کچھہ | پر ہین اور ہی آتی ہی نظر کچھہ کی کچھہ

دیگر

۱۵۰

ہم سمجھ کو کسی سے آئی ہی نہیں
ہر غزل میں ہمیشہ اور نئی لفظ [illegible]
[illegible] میں ہمیشہ اور نئی لفظ
دل مضطر کا بار بار ہی
[illegible] پل میں ہمیشہ اور نئی حالت
سوئی دل میں ہمیشہ اور نئی لفظ

الطف

ہر غزل میں ہمیشہ اور نئی لفظ

دیگر

ہمیں بیکسی [illegible] کی پناہ
[illegible] خدا کی پناہ

151

دیگر

مین نہین دلسی بت ہوش ربا کا بندہ	بندہ تیرا ہی ہون لیکن مین خدا کا بندہ

مطلع ثانی

کوئی ایسا نہین دنیا مین خدا کا بندہ	کہ نہین وس صنم ہوش ربا کا بندہ
کیونکہ پھر قدر ہو کچھہ مہر و وفا کی وسکو	کہ وہ بی مہر نہین مہر و وفا کا بندہ
اللہ اللہ ری تری شرم و حیا کا عالم	ایسا دیکھا ہی نہین شرم و حیا کا بندہ
ہو تیرا شربت دیدار میسر جسکو	درد مین ہو نہ وہ محتاج دوا کا بندہ
سرخرو حشر کو ہوگا وہی اے بت بدخو نہین	جو شہید وسکی ہوا تیغ جفا کا بندہ
تیری ہر جور پہ صابر ہوں جفا پر راضی	دیکھہ تو مین بہی ہون کیا صبر و رضا کا بندہ
تو جو ہی بندہ حق مجھہ خدا کی در پر	در بدر کیونکہ نہ پھر حرص و ہوا کا بندہ
خواہ ہو گبر کوئی خواہ مسلمان لیکن	یہان نہین کوئی تیری ناز و ادا کا بندہ

الطف جب سی مین ادب کا بنا ہوں بندہ
دیکھتا ہی مجھی ہر ایک خدا کا بندہ

آج کل مین کچھہ اور ہی نقشہ	گھڑی پل مین کچھہ اور ہی نقشہ
اونکی الفت مین جو خلل آیا	اس خلل مین کچھہ اور ہی نقشہ

سوائی رنج و غم و یاس یہاں کی پناہ
ولا نہ دیکھو کسی یار و آشنا کی پناہ
پناہ مانگتا ہی جسکو دیکھ کر ہر شخص
غضب ہی تیغ او ابروی خم ادا کی پناہ
جفا سی تیر ہیں ڈرتی یا وفا ظالم
کہ اونکی واسطے ہی عشق میں وفا کی پناہ
پھری ہی موج ہوا ساقیا تیری [illegible]
[illegible] جام بس ہوا کی پناہ

دیگر

تو دو جہاں میں ہی کافی پہر ایک شاکی پناہ
اگر قبول ہو درگاہ ایزدی میں ظلم
تری جہان میں ہمان [illegible] وہ کی پناہ
[illegible]

اوری سکی جی ہی قصہ جوان پیدا ہی ... / اور کہتا ہی

بکاری انکی تو وہی فسانہ اور کہتا ہی

کہتا ہین او رتنا ورابطہ نظم کچہہ اور کہتی ہین

جو کہتا ہی شعر عاشقانہ اور کہتا ہی

دیگر

بجا رہا جلوہ نمو سای فلک ہی

نور جیدہ ہین یہہ بیضای فلک ہی

انجم سی جو ہی انجمن آراستہ کرتا

کیا جانی وہ کون انجمن آرای فلک ہی

کیا تاب تجلی دیکھ سکے ایک نظر ہی

ہر چند کہ مہ دیدہ بینای فلک ہی

قطرہ ی وہ جنہین بحر ہین مین جمع شوق

جن سی کہ تجلی مخفی ہر پای فلک ہی

دوری مین تری ایسہ ہے ہم بہ حکمت

جو آرزو کہ نالہ مرا اپنا ہی فلک ہی

غافل نہ ہو پیشرس کا طلبگار فلک ہی

غافل ہیں یہہ جو عیش سی منیای فلک ہی

حاصل یہہ حق ... سی ماہ و وہ بیدار

کیسی ہی طلبگار ... ہی فلک ہی

کدہ ہی و دربار ... ہی فلک ہی

ردیف الیاء

خیال زلف نی یہہ عقل از تسی کہودی

کہ ہمنی جان ہی آج اپنی ہاتہہ سی کہودی

جہانکی سارہی حسینونکی اپنی خوبی

یہین سی نازنی شوخی سی گت سی کہودی

تری مریض کی ہین زندگی سی سب یوں

جو گو راو سکی ہی پہلی وفات سی کہودی

نشان تیر نظر ہین اتنا کہین محبت کا

یہہ شی خدا نی ہی کیا کائنات سی کہودی

نگین دل پہ کیا کندہ نام فرہاد دیکہہ

یہہ ہو رہی ہی یک نادرات سی کہودی

برائی ہی بہی لین جو کچہہ تغافل سی

تو اونی ایک التفات سی کہودی

وفا کا منہہ سی لینا تہا نام وہان ہمنی

سب اپنی بات ظفر ایکبات سی کہودی

کبہی ہی اور یگانہ اور کہتا ہی

دل اپنا اور کہتا ہی زمانہ اور کہتا ہی

نکل کر آہ سینہ سی مر کچہہ اور کہتی ہی

اور آنسو آنکہہ سی ہو کر روانہ اور کہتا ہی

نہین آسان نکالنا تیر دل پر سخت جانونکی

کرا ہی ناوک فگن کچہہ یہہ نشانہ اور کہتا ہی

کہا کسکا کرون ہے قصد کعبہ اور کچہہ کہتا

اور اوس کافر کا شوق آستانہ اور کہتا ہی

یہہ مین تقدیر کی باتین کہ مین کچہہ اور کہتا تہا

ہو اوہ سکی برہم وہنی جا با اور کہتا ہی

دیگر

لفظو پہ ہری سی انتہی ... مین ہین بیتاب یہان ہی

دریا نہ ... ونکلا ہی مسلسلہ بیان ہی

تری مریض عشق کا ای شیخ سبزہ رنگ

یہ حال صفحہ کی ای کہ اب ہان یہان ہی

بنکلا ہی جیکہ ... دل ای مرا وہ شعلہ بار

... ای کہتی اکثر و الا مان ہی

... حال ... ی وہ سکی ... سر زمین ... ہی

سعو یا کہ ... شعر ... بلا ... جل ... کی قران ہی

معظم دل کی کیون نہو رہا ہی لین تو
پایا شرف نگین کی سبب سی مکان ہی

انجم سی ہی جو خندہ دندان نما عیان
ہنستا ہمارے کی رخ پہ شب آسمان ہی

کہتا ظفر کو بزم مین ہی کیون برا بھلا
ای بدزبان وسکی بہی منہہ مین زبان ہے

ہمارے ہی نگہہ ہی ایک بزم یار مین جہکتی
نہ سو مین جہکتی ہی نی یہ ہزار مین جہکتی

بھلی نصیب اگر ہوتی گردن عاشق
بزیر تیغ تیری رہگذار مین جہکتی

ہوا سی ہلتی نہین ہی یہ شاخ لالہ کی
تری سلام کو ہی لالہ زار مین جہکتی

ہزار فتنہ سرکش کو ہی جہکا دیتی
تری نگاہ ہی جیسدم خمار مین جہکتی

کبھی ہی زلف مگر کچھ مری پریشانی
جو ہی وہ گو شب ستعار مین جہکتی

جو نفع چاہو تو لو مول دل محبت مین
کہ جنس تلتی ہی یہ اس دیار مین جہکتی

خجل ہو ان انکہو نسی ہی چشم نرگس شہلا
ظفر ہی اس سی وہ جوش بہار مین جہکتی

گلستان سی چمن چرخ برین مین جہولا ہی
اور موج رنگ سی فرش زمین مین جہولے

چست ہی قد پر تری ہی قبا کی تار سے
جیب بین ہی جہول ہی آستین مین جہولے

قطع کرنا چاہیئی خیاط ہاتہو نکو تری
تو نی کیون رکہا ہی قبا زمین مین جہول ہی

فت پہ جیون ہون تراب کے ہمین جلین و انچ
سرتی مرپائی کی جو مہنی پہ نہین مین جو کل
ہی عجب سلطان کا درسی کر ہوا شرب
ای ظفر اس پیل اگر دوان ہرن مین پہ بھول ہر

دیگر

گہ گو ہی کا وصف نال اروی کا لہو کل لکھی
مہ بر ہی کا انکہو بنکی سیاہی کی قلم سے لکھی
جسکو ہو منظور لکھنا اوس کی منظور کی لکھی
صفحہ پہ وہ ماہ منور کا علاج
حاشیہ میں ہماری محبت سر کی لکھی
انتظار مشکل ہی اوس کا ہو اوس سر کی لکھی
کر لکھی نسخہ طبیب اور لکہو کہ دوا لکھنی ہی
کا طول فراق انا اسیر ہو بیان کی لکھی
ہوا ہی کا جہکر کی لہو اوس لفظ بہر کی لکھی
ان کی ظفر اوس کی لکھا جو کہ ہی کا مضمون اس

سطر پیری وہ بغیر از خط عنبر کی لکھی
کشتہ نقش لب جانا کی تاریخ وفات
گر لکھی ٹکڑی پہ کوی لال پیمبر کی لکھی
لکھو شعر عاشقانہ اس سی کیا حاصل ظفر
گرچہ قصی تہی دارا و سکندر کی لکھی

دیگر

بات ایک روز مین احباب بنا کر لکھی
کبھی ہین نقل کبھی خواب بنا کر لکھی
کبھی ہوتی محبت مین ہمارے قسمت
کیون برا ہمکو وہ بیتاب بنا کر لکھی
وہ ہی رو دیتی ہین ہم درد لپہ لکھی
یہی انکہو نکو مین پر آب بنا کر لکھی
شاعر او صاف کرمین تری شعر نازک
دل سی ہین معنی نایاب بنا کر لکھی

154

دنیا کی گلیان وہ اس لطف سی جاتا ہو
کی جاتا ہی لیلون اوس خنجر کینچی ہوی
بیدار ہو وہ فتنہ میں خواب میں ہی بنا ہو
لیتا ہون ورق ورق اوس تا زبان ہو
مچاتی ہو صبا گرد اوس زلف مشکبو
ہو جاتی مست اوس صحرا کی صبح کی بو
جبکو گرد اوس پری کی بو رسکے ارزو ہو
جنت میں لی لطف کیا وہ چمن بو

دیگر

زلف کی ہو وہ رخ اگر ...
شام اوپر ہوا اور سحر ...
جا کی گل پیچ میں ...
ای کا ہو تو کی یار در پیچ
کرنی کیا کیا ہی آہ و زاری ہم

آفرین اشکونکو دیدہ پر نم میری
کبہی تم بہی تو نگہ کرو کچہہ غیرونکو

چرخ گردان کو ہین گرداب بنا کر بہی
مجہہ کیا کیا ہین یہہ کذاب بنا کر کہتی

ہم تصور سی دونی ابرو کی طرف وقت نماز
ہین اذان سامنی محراب بنا کر کہتی

اوسی بلا جی کو لگائی ہوئی ٹلتی
آگی سی مری نگہونکی ای عالم تصویر
ملجای میری پاس سی یارب کہین دشمن
سو بار کہیلا ابر مگر وہ د جگر کے
ٹلتی نہین اب بہی جہگی یار کی ہمسی
سو طرح سی ٹل سکتی ہی کچہہ او مصیبت

پر موت کسی سی نہین آئی ہوئی ٹلتی
تصویر نہین تیری کہائی ہوئی ٹلتی
چہاتی پہ نہین مثل چہاپی ہوی ٹلتی
گردون پہ کہتا ہی نہین پہا ہوی سی
ہان جاتی تہا یہہ کہ جفائی ہو ٹلتی
پر عشق کی آفت نہین لائی ہوی ٹلتی

جو کہتی ہین تانیر ظفر دلین کچہہ اپنی
بات اونکی نہین دلکی سمائی ہو ٹلتی

دی وہی لب کی یا وہ چشم و جبین بوسی
کس کس نے دی قاتل میری لب جز آ
تو جس زمین پہ رکہی بنا قدم عجب کیا

لگی ہین مقرر آج وہی جبین بوسی
لیتی مین دیکہہ تیری تمنا کی بوسی
جہک جہک کی آسمان گرد اوس ہین بوسی

... کسی ... ہی
... چہپا ...
... سینہ ... نہ ...
... اور ... نہین ... آئینہ میں
... اور ... بہی ...
تمثل فوارہ ... سی ...
... دل ...

دیگر

دمڑی نہ یار دی تھی تیری تو عشق میں
محسن پیاری یہی بیماری سی لے کر چلے
دل ہی تو قابو میں نہیں جب اوسی ظفر
تم وہ پیمان کس کی بہ تو وہی پر چلے

دیگر

پیچھے ہی میں الگ زنگ بہار کسی کی اچھی سا وفا اچھی

چشم اوسکی بلا سی لڑتی ہے		نظر اوسکی قضا سی لڑتی ہے
نگہہ یار ہے جو تیغ بکف		دیکھین کس مبتلا سی لڑتی ہے
ہاتہہ پہیلا کے کیون تو ای وحشت		میری جیب قبا سی لڑتے ہے
زلف اوسکی صبا سی ہی برہم		دیکھو کافر ہوا سی لڑتی ہی
چشم خونخوار خانہ جنگی روز		مردم باوفا سی لڑتے ہی
بزم میں ہر کسی سی آنکہہ اوسکی		چوری چوری حیا سی لڑتی ہی

جان میری وجہہ اوجہہ کی ظفر
اوسکی زلف دوتا سی لڑتی ہی

اس جہان مین آ کی ہم کیا کر چلی		بار عصیان سر پر اپنی دہر چلی
تو نہ آیا ای مسیحا دم یہان		ہم اسی حسرت مین آخر مر چلی
اوس گلی مین ہم تو کیا خورشید بہی		ڈر کی ماری کانپتا تہر تہر چلی
اسقدر بیک صبا مین دم کہان		ساتہہ اوس آوارہ کی دم بہر چلی
پہلی گیا اس چمن سی غنچہ سان		ہمتو کیسہ اپنا خالی کر چلی
ذکر ابرو کا چلی تیری جہان		کیا عجب تلوار وہان اگر چلی
اور تو چہوڑا ہمین کا سب بہتی		ایک تیرا داغ ہم لیکر چلی

کہاں ہی اس گھر ... مری خدا اچھی
... کی چشم کی بیمار دوا ہی میں ہم
طبیعت اپنی جو رہتی ہین ذرا اچھی
قلم اوٹھا کی ظفر نی تامل آپ نی آج
غزل یہ لکھی کی سنی ہی وہ کیا اچھی

دیگر

خط مین جب آپ نی تحریر سراسر پیچ
میری جانا مری تقدیر سراسر پیچ
ہی ناگن مجھی اونی ہی ہوگی ...
یار کی زلف گرہ گیر سراسر پیچ
ہوئی قسمت وار دن کبھی ...
کر کی ... سراسر
ہو گئی اوس کی ... مشکل ...
صورت عاشق و دل گیر سراسر پیچ

قمریوں تو ہزاروں ہیں چمن میں ہو
جائے وہ بلبل ہیں ہزاروں میں گنی جائے
نہ فلک پر نہ وہ خورشید کو یہ تاب کہاں
تو تری آئینہ داروں میں گنی جائے
ہو نہ گر نالۂ بلبل نہ سینہ خراش
ہم ہیں تیرے فگاروں میں گنی جاتی

دیگر

ہاتھ سید یا نہ پڑا مجھ پہ مری قاتل کا
کیوں نہ پھر جانیں ہم مجھ کو نصیبوں نے کر

محبت برگشتہ کی شمشیر سراسر پہلے
ہی مری آہ کی تاثیر سراسر الٹی

کہہ رہی ہی وہ ظفر غیر سے کیا جا کیا
دیکھتی ہی مجھے تقریر سراسر الٹی

جاوں نہ تیری دام محبت سے چھوٹ کی
کہتا ہی جب فسانہ رنج والم مرا
رکھی جو لگی بادہ کشوں نے گزک کی قاب
ایک گل ہی دیکھتی کو نہیں بس اب کہیں
بہہ جو ہماری انکھوں سے جاری ہی سیل اشک
توڑی ہی شیشی میکدہ میں محتسب اے امام

بہتان لا کہہ باندہی کوئی ٹوٹ موٹ کے
رو دیا قصہ خوان ہی خود سینہ کو کوٹ کے
ایکدم میں وہ بہہ گئی ہوئی ہی سب جھوٹ کے
ویران کیا خزاں نے یہہ گلشن لوٹ کے
شاید یہی ہیں آبلہ سینہ پھوٹ کی
ساقی پڑی خدا کا غضب سینہ کوٹ کے

اپنا ظفر ہمیشہ سے شیوہ ہی راستی
ہم کو کبھی نہ بہاتی ہیں باتیں جھوٹ کے

غیر میں کیا تیری یاروں میں گنا ہی جاتی
جب سے انکھوں میں سمائی تری تاب بدن
جنسی ہیں صید حرم کہتی ہیں سب حسرت سے

بلکہ ہیں وہ تیری بیاروں میں گنا ہی جاتی
ہیں وہ رشک ستاروں میں گنا ہی جاتی
کاش ہم تیری شکاروں میں گنا ہی جاتی

قطع کیا انکھوں نے چشم تر پہ اشک تیں پھیلی
مراد میں بھی پیکا اور دامن سے زمین بھیگی
چمن میں اوس نی پڑ جاتی ہی پر شاخ سنبل پر
پسینی میں تری جو تر زلف عنبرین بھیگی
نہیں معلوم تو آیا کہاں سے کھیل کر ہو سیکی
کہ ہی پوشاک تری رنگ میں ہی نازنین بھیگی
قسمتی کو کبھی تو کر زخم دل ہوا اچھا

[illegible] سی نہیں بھیگی
دل نہ جو [illegible] پاس رہ کر پسینہ [illegible]
جبرہی سا ان [illegible] ان [illegible] بھیگی
[illegible] جب سی [illegible] پانی [illegible] جبیں بھیگی

دیگر

[illegible] کی [illegible] الگ ہی
دل بیار [illegible] پیدا کیا ہمیں [illegible]
[illegible] کی [illegible] میں [illegible]
[illegible]

دل میں میری بطرح بہر کی ہی آتش عشق کی
شمع پر شعلہ نہیں تیری جلانیکی لیی

دیکھیو یہہ مجکو جلاتی آج کل مین اگ ہی
دیکھہ ای پروانہ یہہ بستی اجل مین اگ ہی

دلمین سوز عشق پیدا ہووی جسکی ای ظفر
گرمی مضمون سی وہ تیری غزل مین اگ ہی

مستبر یہ تیری ہی این کسکی وگال کی
اوسکو لہو پلاونگا اوسکا نکال کی

مطلع ثانی

ابرو پہ تیری دیکھہ تی نقطہ کو خال کی
دیکھا ہو جسنی پاس اختر ہلال کی

مطلع ثالث

ہر رات ہجر مین مجھی اوس مہ جمال کی
کیا کیا فلک ڈرا ہی انکھین نکال کی

مطلع رابع

میری بغل سی شیشہ دل نم نکال کی
لی تو چلی ہو پر اسی کہنا سنبہال کی

کشتہ ہوں اوسکی چشم کا مین میری گور پر
ہووی چراغ جام سی چشم غزال کی

کوئی ہی ہمدم اپنا بجز نالہ و فغان
پایا نہ کام وقت مین رنج و ملال کی

کھینچا ہی مجکو شہر سی اخر کو سوی دشت
جوش جنون نی ہاتھہ گریبان مین ڈالکی

ای عیسی اوسکی ساتھ منی اما چلیک کی ہو
حیا ہو تیار ہی بول اور منہ سنبہال کی
وابل ... آج کل سوال کی ہمدم مین ... فال
اوسکی دل ای کا لقا کی ... بہار کی

دیگر

خاکساری نی ظفر دل کو دیا ایسا غنی
دل سی اپنی خواہش ... سب جاتی رہی

دیگر

تو نی رکھا عشق اور میر اور غم کا بوجھہ ہی
ضعف سی ... کرتی ہی بیہودم کا بوجھہ ہی
کی ڈر فی ہی تیری نازک ہی کمر ای ...
ڈالی کیوں ایسا ... زخم کا بوجھہ بہلی
پہلی جو میری ... ایک ...
ہون ... تیغ ستم کا بوجھہ ہی
فی ... دل ... اہ ... غم کا بوجھہ ہی
اوٹہا نہین سکتی کسی ... کا بوجھہ ہی

پڑتی کبھی نہ حسرت دل دام زلف مین
شانہ سر تک ... وہ بیضہ اپنی وہ پی پڑی
یہ تار انکو نگی ہین وہ موتی کی ہار
کوئی نہ کبھی ... نہین میری گلی پڑی
کوئی ہی عشق کی ہوا ساما ...
ہنسنو پر تیری جو اونکی ہین دل جلی پڑی

دیگر

غیر ابھی ... رہزن مری کیون ہو
وہ دوست ہی رہی دشمن مری کیون ہو
کرنی نہ جو مری انکہین اگر عشق مین جو ...
رنگین جو ہوی جیب و دامن مری کیون ...
ہوتا نہ تصور اگر اوس حسن کی شعلہ کا
مشتعل کیطرح دیدہ دشمن مری جان
گرمی تیری ہم لگتی نہ مری دل مین

تسلی قارون جایگا تحت الثری کو وہ بخیل اپنا سر بیچیگی عاشق جو کہای تیری قسم	جسنی رکہا سر پہ دنیا رو درم کا بوجہہ ہے وہ اوتارا جاہتا سر سی قسم کا بوجہہ ہے
لکہین جاق دل طغرا عشق ... سی بجاتی کب سنبہلتا ہاتہہ سی تیغ قلم کا بوجہہ ہے	
یون تیری لب کی خط مشک نشان اوپر ہے ای مہ زہرہ جبین یا تک کا ہی تیری عکس کان تک تیری سیاہی ہین ای مہر لقا بیٹہی ناگن ہی نئی گیٹ کی نیچی بیضی دم نکل جائی بلا سی کہ تیری ہاتہہ سی روز یہہ چراغ سر تربت نہین جو داغ جگر	ہوتا جسطرح سی آتش کی دہوان اوپر ہے یہہ فلک کی جو خط کاہکشان اوپر ہے پہونچی نہ چرخ سی میری فغان اوپر ہے کالی موتی کی زلف کہان اوپر ہے صدمہ ایک جان کی ای آفت جان اوپر ہے ہی نہ یہان خاک کہ نہان وسکا نشان اوپر ہے
چشم کا گریہ سی یہہ حال ظفر ہی گویا کشتی تیچی ہی کوئی آب روان اوپر ہے	
کس چال سی مین دیکہہ تری قل اچلی پڑے بلبل کا کیا رہا ہی چمن مین صبا نشان اوٹہی نہ خاک سی کبھی مانند نقش پا	سر تا قدم پہولونسی مین سب پہیلی پڑی دو چار ہونگی پر کسی گلبن تلی پڑی یہہ خاکسار تیری گلشن مین پہلی پڑی

... سینہ مین مری روان ... کیون ہو
... نکل آتا نہ ... کیون ہو
ہوتا جو نہ داوس مری مدفن ... کیون ہو
روندہ ... مری مرکان کا ... جلش ...
ظالم ... سوران مری کیون ہو
لوہی ... بسمل ... تو دمی ...
نظر ... بیسرا ... کردن مرا کیون ہو

... کی ہی ...
... کی جائی ہی
... نہین ... جاتی ہی
... جو دل
... کی جاتی ہی

جو تب آنسو ونکی سوران مرحلا سی پہنچ ہماشق [illegible]

سمجھیا ہنس دراوس ان پہ اپنی کا ناک لیتا ہی

سے کاتی ہی نیت کیا خاک سنج اپنی پامریو [illegible]

سمجھ کر دوری بعید مین الگ ہی ہی اک کانک لیتا ہی

وہ ہاتھ ہار سر نہیں ہی اور ایک سرخ ادا ہی

بنجیب ہاتھ مین لیتا ہی ابرو ہی اور سے بانک لیتا ہی

رکا ودن مین پنج بس کی جو بیری قیمت ایکدن جان اپنی

سمجھ لی ہی مری [illegible] جو ہر این اوس وہ [illegible]

لطف لی ہی اپنی مین ہی بکری کی کیا بار لیتا

سر کو یا منہ مین اپنی [illegible]

دیکھیو

کرلی ہی چشم مست بتان دلکو کیون خراب		یہہ خانہ خدا ہی عبادت کی جا ہی ہی
پہیلا ہین پانو گنج قناعت مین ہم فراغ		کیونکر نہ ہم کہ خوب فراغت کی جا ہی ہی
خورشید و ماہ تیری مقابل نہو سکین		اور آئینہ ہو سامنی حیرت کی جا ہی ہی

	جو خاکسار عشق ہین ونکی ہی ظفر خاک اوس گلی کی بستر راحت کی جا ہی ہی	

تربت پہ اشک فشا میانہ ابر سیاہ ہی		صحرا مین قبر پوش غریبان گیاہ ہی
جب یک کہ دم مین دم ہی ہمدم اپنا دم		ہی دم کو بھی راہ ہمین دم سی راہ ہی
آہ و فغان کچھ آپ نہیں کرلی ہین من ہم		پردہ مین کوئی چشم کی اب داد خواہ ہی
جسدم گئی ہمہا نسی نہ ہی آشنائی گدا		جب تک یہان مین کوئی گدا کوئی شاہ ہی
سمجھی ہین دلمین جو بخدا اوس صنم کو ہم		کہنا اوسی بجا ہی کہنا گناہ ہی
پردہ دوئی کا بیچمین حائل اگر نہو		دیکھی جدہر نگہ وہی پیش نگاہ ہی

	کیون آشنا ہو اپنی حال کی ہم ڈہونڈ ہین ظفر یہہ جو بیگانگی ہی اپنا گواہ ہی	

اگرچہ سامنی برقع سی منہہ کو دہانک لیتی		مگر برقع کی جالی سی مجھکو جھانک لیتی
تری دیوانہ کی جو بہا سکتی ہی خاک قسمت مین		گلی مین تیری اگر آہی بر بر دہانک لیتی

دیکھیو

آدمی ہی جو کہ تیری تیغ [illegible] بسمل

کام جو اوسکا نہ تھی تقدیر اسکا نام ہی

واہ کیا شتر شعری تحریر اسکا نام ہی

بیٹھنی ہی نام کی شگفتہ کی اوسکو [illegible]

تو نی ہو کیون خط مین کی تحریر اسکا نام ہی

ہاتھ آئی ہی نصیبو نسی ہماری خاک کی

ملی یہہ آسمان ہین اکسیر اسکا نام ہی

یہہ جو روئی کتابی یار کا قرآن ہی سا

خط جو ہی گرد اسکی یہہ تفسیر اسکا نام ہی

دل ہین یہہ نسخہ تصویر اسکا نام ہی

شگفتہ کی گرگئی اسکو آہی یاد بہار

اوکی ہم مری تا تو نی پانی ای ظفر

اسکو کہتی ہین امر تاثیر اسکا نام ہی

دیکھیو

ملی جو بیل کا کھتی کو اوس مہ جمال کی

گردون پہ شرم سے ہو کیا دی ہلال کی

مجہی سناتا ہون مین اپنا گرفتار غم
نہ اسکا نشہ ہی جو ہی نہ شراب اور ہی
کبہی قتل ہزارون کو تری تیغ نگاہ
کہ جسمی آگ یہ لگ گئی شراب اور ہی
ہبوکا اوس لب لعلین یہ یون ہی مرچی پان
صبا چمن مین جو بو ی گلاب اور ہی
عرق فشان گل رخسار آج مین کسکی
ہماری دولت غم شباب اور ہی
پیم بزم مین بین ساقی شراب اور ہی

تو بیند ای تری ای مست خواب اور ہی
جلایا تو نی جگر کس کا شوخ آتش خو
تری ہی بزم مین بو ی کباب اور ہی
[illegible] شفقت ملک گریہ مین ہی نکہد دل
عجیب سا اگر بیان تو شراب اور ہی
تری نہ دو مین قاتل یہ دیکہہ ای بسمل

قاتل بہو وی ہست عاشق نگاہی تو
نازک ہین تیری ہاتہہ نکر رنجہ تو نہین
بہی چاہتا ہی اپنا گل تکیہ کی جگہ
اوس سینہ حسین کیواسطی لایا ہی آسمان
ماریکا دام زلف مین جسکو ہمسا کی تو

دی تجکو گر وہ اپنا کلیجا نکال کی
پہو لونگی گیند ای گل رعنا اودل کو
رکہہ لی ہمارے گال کو تو نچی گال کی
تا خطوط مہر سی تنکی خلال کے
ہونگی درخت اونکی مزار وپن جال کی

جلدی کہین وہ ای کہ بن اوسکی ای ظفر
مجکو تو ایک دن ہی برابر ہے سال کی

اوس کوچی سی جب عاشق روتا ہوا آتا ہے
لاہی جواب خط قاصد مگر اب دیکہین
اوس زلف کی کوچی سی جہونکا جو ہوا کا شب
آنکہون مین ہی دم اوسکو ہم دیکہہ تو لین یکدم
اوس زلف پریشان کا جب باندہتا ہون مضمون
دل مین تو کشیدہ ہی مجہسی صنم سرکش

دریا ہی کہ آنکہون سی امڈا ہوا آتا ہے
کیا جانئے مضمون کا لکہا ہوا آتا ہی
آتا ہی تو خوشبو سی جہکا ہوا آتا ہی
اسدم وہ مسیحا دم اچہا ہوا آتا ہی
جو لفظ کہ آتا ہی الجہا ہوا آتا ہے
کہنچکر کشش دل سی وہ کیا ہوا آتا ہے

منہہ اپنا چہپا لیتی ہین شرم سی سب غنچی
گلشن مین ظفر جب وہ ہنستا ہوا آتا ہی

١٦٠

[illegible] جہوکی جہسی دم اضطراب اور ہی
[illegible] شوق اب اور ہی
[illegible] اب اور ہی

[illegible] ایپا حبی ہی
[illegible] اچہی ہی

مطلع ثانی

[illegible] اچہی ہی اودا اچہی ہیا یہی
[illegible] اچہی ہی
[illegible] اچہی ہی
[illegible] اچہا ہی

بات جو تجکو لگی میری بری کیا باعث
ای جفاکار اسی مین ہی خوشی گر تیری

ورنہ وہ جسپی ہنسی اوسنی کہا اچھی ہے
تو وفا ہی مری حق مین یہہ جفا اچھی ہے

کیون ہے زندانمین پریشان سلسلہ جنبان جنون
لگتی زنجیر کی کانونکو صدا اچھی ہے

قصر و ایوان سی ہی کیا کام فقیرونکو ظفر
کہ جہان بیٹھہ رہی بس وہی جا اچھی ہے

ندیا بوسہ نہ منہہ تمنی لگایا منہہ ہے
اب کہتی رہی یون ہی ہمین کیا کیا منہہ ہے

باتین کرتا ہی جو ہنس ہنس کی مر غنچہ دہن
پہول سی جہڑتی ہین ہر بات مین گویا منہہ ہے

رشک سی خون جگر اپنا ہی گا گو پیتی
نہ لگا غیر کی تو ساغر صہبا منہہ ہے

سیب شرمندہ ذقن سی ہی تو لب سی عناب
ہی خجل چشم سی بادام تو لپٹا منہہ ہے

جان ہی میرے نکل جائیگی ای آفت جان
تونی جانیکا اگر حرف نکالا منہہ ہے

تلخ کامی کا کیا میری جو کچہہ تمنی بیان
زہر کیا کیا نہ عدو نی مری اوگلا منہہ ہے

ہم ہوئی جسکی لئی ایک زمانہ سی برے
وہ ہی کہتا نہین ہمکو ظفر اچہا منہہ ہے

بیٹھہ کر غیر و ہمین تمنی وہ جو کل کی بات ہے
ہمکو کی سرکشی یون جو بل کرتی ہی ہم نہ سنی بات ہے

کیا کرین اوسکی شکایت ہم کہ ملکی بات ہے
یہہ سراسر اپنی قسمت کی ہل کی بات ہے

دیگر

١٦١

جو زلف رخسی تری شکوہ ہی سرک جاتی
چہپائین لاکہہ نہیں چہپتی تاب الفت کے
نکالا اوسنی مری دل سی جو تیر پہتر تہا
عجیب تہا کہ مری قتل کو نیام سی تیغ
رہا نہیں میری آنکہوں میں اشکو کی بہی تک

تو جانی سی ہی ابماہ ر و نکل آتی
گر گفتگو مین ہی کچھ گفتگو نکل آتے
جو اوسکی ساتہہ ہی ایجان تو نکل آتے
بغیر کہینچی ہی ای جستجو نکل آتے
مگر ہی بوند لہو کی کبہو نکل آتے

ہماری ضبس دل اوس زلفین ہوئی تہی گم
جو کرتا مشانہ ظفر جستجو نکل آتے

جو ہین ہتو نکی تیغ ادا کی غضب تلے
مہندی جو ملکی پانو او ماری پلنگ سے
خط دشمنو نکی دیکہکی ہمکو چہپا لئے
کوٹہی تو زیر غرفہ کہڑا ہی کہ آتے نے
دیکہا جو میرا حال زبون تو وہ رہ گئے
المدد سی شرم کرتی وہ اونچی نہیں نگاہ
جب شہ نشین مین ہمکو بٹہا کر وہ چل دئے
گویا کہ زیر ابر ہی پوشیدہ آفتاب

سمجھین وہ یہہ کہ آئی خدا کی غضب تلے
دہبی تہی چاندنی یہ حنا کی غضب تلے
زانو کو اوسنی اپنی اوٹہا کی غضب تلے
ہٹو ہی کو پہیکا ہمسی جہنا کی غضب تلے
دانتو نکی اپنی انگلی دبا کی غضب تلے
بیٹہی ہین اپنی سر کو جہکا کی غضب تلے
پہر کو دی ہم ہی پانو جما کی غضب تلے
عارض ہی تیر ازلف دوتا کی غضب تلے

دیگر

مطلع ثانی

۱۰

بس اب رہِ ناکامیِ الفت میں رہا میں	اوٹھتی ہی نہیں ہای تمنا میری آگی
انداز ستم سے مجھے اپنے ہی ڈراتا	ہارے ہے وہ توسن کو جو کوڑا میری آگی
کرتا ہوں جو میں شکوہ جفا کا تو کبھی	پہر نام کبھی لیجیو نہ جفا کا میری آگی
آنکھوں میں کسیکی ہی جو آنکھونکا تصور	ہی پتلیونکا ایک تماشا میری آگی
قایل ہو نہیں دل کا کہ جو دلبر ہی گذرتے	کہتا وہ کسی سے نہیں الا میری آگے
آئینہ دکھاتی ہیں سمجھکر مجھے سکتہ	ای آئینہ رو تو ہی کہیں آ میری آگی
ہاتھوں سے تری نرگس بیمار کی نالان	میں آگیا مسیحا کی مسیحا میری آگی
خاک قدم یار سے سجدہ کی جا ہے	ہے نقش کف پا ہی مصلا میری آگے
میں وہ متحمل ہوں گرانبار ہی غم کا	ہی کوہ بہی ایک کہیل سی ہلکا میری آگے
سادہ ورق آئینہ عبرت کی نظر سے	روداد سکندر کا ہی نسخہ میری آگے

کہتا ہی جو دل اوسکی خط سبز کی اوصاف
کیا کیا ہی ظفر زہر اوگلتا میری آگی

مجھے امید وستو جسکی محبت حد سے باہر ہے	ستم میری ساتہہ اوسکو عداوت حد سے باہر ہے

مطلع ثانی

کسی وحشی نگہ کی دلکو لغت حد سے باہر ہے	تعجب کیا مجھے گر جوش وحشت حد سے باہر ہے

[illegible]

ولہ

[illegible]

مجکو تو اپنی ظلم سی قاتل سرور ہے
اور مجکو اپنی صبر سی حاصل سرور ہے

دلکو ہوا سرور جو خط دیکہکر ترا
واالدہ تو کبہی کی قابل سرور ہے

ہو جائیگا قفس میں مبدل وہ رنج سے
گلشن مین جو نصیب عنادل سرور ہے

دنیا ہی جائی رنج و مقام غم و الم
بیابان ہوتا کسطرح مجہی غافل سرور ہے

تجہین کسی خوشی سی آتی ہین اسباب نشاط
محفل مین مجہسی دلو محفل سرور ہے

سرور بادہ کش ہین جو یاران کو دیکہکر
بارش ہی یہہ کہ چرخ سی نازل سرور ہے

گردن صراحی اوسکی ہی او چشم جام
ہوتا اوسی تو دیکہہ کی اے دل سرور ہے

رونی پہ کیون نہ ابر کی ہو برق خندہ زن
باغ جہان مین رنج سی شامل سرور ہے

موجود درد و غم تو ہین ہر لحظہ اے ظفر
ہوتا کبہی نصیب مشکل سرور ہے

بہار آئی ہوا بند قبای گل کشادہ ہے
سر گلشن ہوا ہی طرہ سنبل کشادہ ہے

رہی ہی انتظار آئینکا کس میکشکی ایاقی
ہمیشہ بزم مین جو چشم جام مل کشادہ ہے

دل سودا زدہ ہو وے نہ پابند بلا کیونکر
اودہر زلفین کشادہ ہین اودہر کاکل کشادہ ہے

ہزار دن روز آتی ہین ہزار دن روز جاتی ہین
تماشا ہی ارہ بحر جہان پل کشادہ ہے

لب فریاد وا کرتی ہین ہم بہی آج گلشن مین
اگر منقار نالہ تیری اے بلبل کشادہ ہے

وله

[illegible]

جنبش دکھا کے پنجۂ مژگاں نے انگلیاں
آتی ہیں ایک ہفتہ میں دو دن ملا کے وہ
انگلیاں بھی گوش زد ہوئی تیری ستم
قاصد ملا جو ہمکو تو ایسا نصیب سے

لکھا ان کے لئے میری زہر پر پانچ روز کے
صحبت ہوئی ہے ترک مگر پانچ روز کے
فریاد بھی نہ آٹھ پہر پانچ روز کے
دس دن نہیں آئے راہ ہو گر پانچ روز کے

یکروز جس بغیر ہو کل ہر اجیرن
ہو دے جدا ہے اوس سے ظفر پانچ روز کے

میری اشکوں کی جھڑی دل بلبلت یہ اچھی تو ہے
زندہ کردے اپنی کشتہ کو جو تو بیجان ہے
دہن میں ساتھ ہے دست نگاہ سے گھر
ہے نگیں دل ہمارے پاس اک عمدہ قسم
زیب ہے ہاتھ عاشق کی ہو دے حق تیرا رنج و بلا
بوسہ لے چوری سے اوسکی رخ کا اے دل نہ تکلف

ہے اگر آنکھیں ہر دم برسات یہ اچھی تو ہے
واقعی رشک مسیحا بات یہ اچھی تو ہے
جیسی ہو گر چشم تر خیرات یہ اچھی تو ہے
بھیجدیں گریار کو سوغات یہ اچھی تو ہے
عشق میں ہاں کثرت آفات یہ اچھی تو ہے
چور کی چھپنے اندھیری رات یہ اچھی تو ہے

ہاتھ آئے یا نہ آئے دلبر آہو نگاہ
پر ظفر بیٹھا لگا گر گھات یہ اچھی تو ہے

نکہت اڑا صبا دل بلبل نہ کر سکے
یعنی چراغ گل وہ کبھی گل نہ کر سکے

165

مطلع ثانی

جیسی دیکھا اوسکو کھا یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہی
کیا جو ظفر بیری جشم طوفان زا سی ابر مقابل
دہ وہ ہی ہی
ہوی فلک پر جلوہ نما یہہ ہی ہی
جو ماہ مین
تیری رخ پر نور کی تگی نا بکبی
ہی وہ وہی ہی
ہی کیونکر تو قضا یہہ ہی

اگر ہو تازیانہ گیسوی شبرنگ کا تیری
ابھی جنکی طبیعت مین کہ بوتی ہین وہ سستیدہ
شمار اکی محبت کیا ہمی جو اپنی دلکی داغونسی
خدا کی واسطی زاہد اوٹھا پردہ نہ کعبہ کا

میری شب نیر سودا کا نہ یاد وہ تر قدم نکلی
کہو شاخ گل تصویر سی کسطرح خم نکلی
تو انجم چرخ ہشتم کی بہت سی اپنی کم نکلی
کہیں ایسا ہو پیمان بہی ہی گا نہ در صنم نکلی

تمنا ہی یہہ دل مین جب تلک ہی دم مین دم اپنی
ظفر منہہ سی ہمارے نام اوسکا دمبدم نکلی

یار سی نسبت ماہ کو کیا یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہے
اوسمین کہان یہہ ناز و ادا یہہ یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہے
کہتی شاخ طوبی جنت کیونکر تیری قامت کو
سچ ہی تو ہی ای حور لقا یہہ یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہے
طرز خرام ناز کو تیرے گرچہ اوڑای کبک دری
لیکن پہر ای ہوش ربا یہہ یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہے
تیری اردی مصفا سی کیا خاک مقابل آئینہ ہو
ایسی کہان ہی اوسمین صفا یہہ یہہ ہی ہی وہ وہ ہی ہے
تیر ا خدنگ ناز غضب ہے اسکو بتا ای صید فگن

دیگر

پری درپہ جو عاشق کو محبت لیکی آئی ہی
اوسی تقدیر نی پہچای قسمت لیکی آئی ہی
نہیں برجان آئی ہی جو میری آہ مین تیری
تو اپنی ساتہہ کیا کیا رنج و حسرت ساتھ لیکی آئی ہی

166

صفائی کی گرد کدورت رہی تو خاکساری کر
کہ بے خاکستر آئینہ کو بھی ہوتا ہے صفا یوں ہے

ملا ہی جو جو کچھ لکھتے ہیں خط میں مجھکو القاب حضور
خطا اونکی نہیں قسمت میں میرے لکھا یوں ہے

نہیں گر دل خراش انگلی چمن میں نالۂ بلبل
تو کیوں سینہ سراسر چاک تیرا ہو گیا یوں ہے

کبھی بھی دل جلا اوس کو جسکو تھا صبح منع کرتا
ادھر یہہ کہہ رہا ہوں میں ادھر یہہ کہہ رہا ہوں ہے

خدا جانے کیا کیا سحر اوس چشم پر فسون نے
ظفر جو دل تمہارا اسمیں اوسکی آگیا یوں ہے

نمود مانند ہیتی ہیں گھر میں چھوٹ ہوتی ہے
الٰہی جان پر چھوتو نکی قہر ٹوٹ پڑے

جو بیکی دیدۂ داغ جگر سے شب آنسو
تو دلکی آبلے بھی تھے اوسکی بہوت پڑے

فلک سے ہیر جدا نکی ہی یہہ حال اپنا
کہ غشمیں رہتے ہیں بھائی کو گوٹ پڑے

یہہ روز شور کیا ہی کوئی تو ہوتی بات
خدا کرے کہیں دشمنوں میں بہوت پڑے

ہمیشہ رکھتے ہیں جو تو لسنی آب سر کو
تمہارے گلے نہیں کیونکر نہ بات چھوٹ پڑے

ہم اوسکی چشم کو دین کیونکہ اپنا شیشۂ دل
کہ ہی وہ مست کہیں ہاتھ سے چھوٹ پڑے

ظفر وہ ناز و نگہ ہی بلا لشکری فوج
شکیب و صبر کی دلمیں نکلو نکہ لوٹ پڑے

اگر چہ ماہ فلک بر کمال کو پہونچے
مگر نہ یار کی حسن جمال کو پہونچے

دیگر

ناز و ادا مین کی ہے ایک سے ایک ہے
ہے تو ایک لذت مین و [illegible] ایک ہے
انکار تری دونون ہین نا مزہ [illegible]
اقرار ایک سے ہے تو واہ ایک ہے
گذری ہی ساری عمر [illegible] تمہاری با
پر لامی عشق مین مری آہ ایک ہے
[illegible] خاک ہو نالان ہو عندلیب
دونونکی [illegible] کہون جاہ ایک ہے
بچھو [illegible] کری ہی میری دم سرد [illegible]
بجھن رہا ہی تو ہوا خواہ ایک ہے
کہتی ہین راہ دل کی ہی دلکو [illegible]
حالت [illegible] ایک ہین آگاہ ایک ہے
فرہاد و قیس کی تری شاگرد ہین ظفر
اوستاد فن عشق مین تو واہ ایک ہے

نظر یہ تو ہی لبس ای مہر تجان چڑھتا ہے
تری سوا ہین کوئی یہہ وہیان چڑھتا ہے

نظر سی خلق کی گر جاتی ہی فلک پہ قمر
جو وقت شام وہ کوٹھی پہ آن چڑھتا ہے

اگر بُرا کہی ہو وہی کیون بُرا مشہور
تو اس زبان سی سبکی زبان چڑھتا ہے

کوئی اوترتا ہی دریائی عشق یہہ اپنا
زیادہ دمبدم ابھر یان چڑھتا ہے

ضرور عشق حقیقی کو ہی مجازی عشق
کوئی بھی بام پہ بی نردبان چڑھتا ہے

ہمارا نالہ پر دود آسمان کی تلی
بنا تا ایک سی ایک آسمان چڑھتا ہے

ظفر عجب نہین گر چرخ پر ہو پامال
سمند ناز پہ پھر وہ جوان چڑھتا ہے

اون لب و دندان کو ہم ہین لعل و گوہر جانتے
اور زلف و خال کو ہین مشک و عنبر جانتے

تاب یہہ کسکو لگاتی ہاتہہ تیری زلف کو
ہین ہمین انکا فراس کالی کا منتر جانتے

سامنی تیری لب نازک کی ای رنگین ادا
لعل کو ہین جوہری ایک لال پتھر جانتے

کیا کرین تجھسی سوال بوسہ تو ہے بر عتاب
ہم تری پہچانتی چتون ہین تیور جانتے

چین ابرو کو تری القاتل سفاک ہم
اس تری شمشیر ابرو کی ہین جوہر جانتے

دیکھتی گر چشم تر مین میری اشکون کا ہجوم
مردم اسکو مردم آبی کا لشکر جانتے

ہی ہماری اور اونکی درمیان جو آئینہ
اے ظفر ہم اوسکو ہین سد سکندر جانتے

دیگر

[illegible] دونان [illegible] کی آن ہی
[illegible]
[illegible] آج کی آن ہی
[illegible]
[illegible] ظفر [illegible]

ہوئی جہانمین تری شیفتہ ہزار آگی | برایک ہی نہوا مجہسا جان نثار آگی

مطلع ثانی

بندھا تہا کب میری رونیکا ایسا تار آگی | کہان تہی یون میری آنسو گلی کی ہار آگی

مطلع ثالث

دل ایکبوسہ پہ رکہدو نگا لاکی یار آگی | تجہی ہی لینی نہ لینی کا اختیار آگی

قدم اوٹہای تو آندہی سی بہی ہوا بانمین | اوڑاتا خاک چلی تیرا خاکسار آگی

رہیگا عمر بہر آئینہ آب شرم مین غرق | ہوا وہ آگی تیری ایسا شرمسار آگی

کہان مجال کہون سنلو میری دو باتین | کہ آپ کہہ کی اوٹہی سن جکا ہون جار آگی

یہہ حال اپنا ہی اوس زلف کی تصور مین | اندہیرا آتی ہی آنکہونکی بار بار آگی

نکرتی گریہ نہ یون کہوتی آبرو اپنی | یہ آپا اپنا کیا چشم اشکبار آگی

غضب ہی تیر نگہہ اوس شکار افگن کا
نہ بچکی جاسی ظفر آتی جو شکار آگی

کیا پڑہی خط کی ہماری وہ عبارت سیدہی | سر نوشت اپنی سیدہی ہی نہ قسمت سیدہی

صبحو دیکہا تم سبز بہار آئی دو | پہونچی گی جنت مین لیکر مجہی وحشت سیدہی

بار اندہ وہ مراد ہی کہ جسکی پہنچی | نہو ہی از پشت فلک تا بہ قیامت سیدہی

۱۶۹

ظلم ہو خلعہ ہی تیری [illegible] کا
کیوں نہ [illegible] تیرا [illegible] کھاتا ہی
[illegible]
ظفر اس [illegible] گل مین [illegible]

[illegible]

کہوں میں کیا کہ گذرتی ہے دل پہ کیا ہمدم
یہ داستان غم اب دل ربا بہت سی ہے

کبھی ہمارا ہی خون ملکی دیکھا تھا ہمین
لگائی آپ نے یوں تو حنا بہت سی ہے

بلا سے ایک کو ہی جام مے مجھے ساقی
طبیعت آج میری بے مزا بہت سی ہے

کہ شرار سے ہنستا ہے کیا شرارت ہے
کہ تیری ہستی یہ ہستی فنا بہت سی ہے

حیات عشق میں کرنی بسر ہمیں اپنی
ظفر اگرچہ ہے تھوڑی سی یا بہت سی ہے

آتا اس غنچہ دہان کا ارمان ایک تو دلمین ہے
کہ مرا دشمن جان ایک تو دلمین ہے

خواہشیں اور بھی ہیں پر تیر الماس نہ
ہوس اے غنچہ دہان ایک تو دلمین ہے

ہے جہاں جان وہان تو ہو مکین اے جان
تیرا رہنے کا مکان ایک تو دلمین ہے

کہیں دلسوختہ کیا دیکھ لے داغ دلکو
سوز الفت کا نشان ایک تو دلمین ہے

مین گیا جا بسی اور تو نہ یہاں تک آیا
حسرت اے آفت جان ایک تو دلمین ہے

کیوں ہوں منت کش دنبالہ مژہ کا جی
کہ کھٹکتی کو سنان ایک تو دلمین ہے

ہیں ارادے تو بہت پر ظفر اونکے آگے
کچھ بھی ست حال بیان ایک تو دلمین ہے

دوستی ہمکو بت ہوش ربا سے یوں ہے
کہ نہ جاے کبھی امید خدا سے یوں ہے

جیسے دریا ہی خدا نہ نگہ یار سے دل
سہمتا کوئی نہیں پر قضا سے یوں
[illegible] ظفر [illegible] محبت کی نگاہ
مرحبا کہ ہے جوش وفا سے یوں ہے

دیگر

نامہ بھی وہ بات کہوں وقت ملاقات [illegible]
بڑی تعلیم کی [illegible]

[illegible]

۱۷۱

ٹہیری بانکو نکی ہین الفت کی ظفر پہیری دہنگ
سیدہے سادونکو تو بہاتی ہی محبت سیدہے

گذرتی ہی شب یوسی گر لیتی لیتی
تو ہوتی ہی ہمکو سحر لیتی لیتی

بچہی جاتی ہین پانو مین تیری فتنی
قدم تیری انہی فتنہ گر لیتی لیتی

ہند ہا زلف کا جو تصور تو گذری
بلائین ہمین رات بہر لیتی لیتی

خبر دلکی کچہہ اپنی لینی نپائی
ہوی بیخبر ہم خبر لیتی لیتی

کہان بستر گل گذرتی ہی ہر شب
مجہی کروٹین خاک پر لیتی لیتی

گیا تہا دل اوس زلفسی لینی سودا
الجہ گیا وہ کدہر لیتی لیتی

لیا ہمنی ڈر کر نہ قاصد سی اپنی
خط اوس تندخو کا ظفر لیتی لیتی

دیگر

کی بہلا … کیوں جی یوں ہی ہوتا

کسیکا منت دل لیجانا کیوں جی یون ہی ہوتا ہی
جو بوسہ مانگی تو جہنجلانا کیوں جی یون ہی ہوتا ہی
کبہی خط لکہہ کی ملوانا کبہی خط کی ہی لکہنے کا
مچلکا ہمسی ایک لکہوانا کیوں جی یون ہی ہوتا ہی
جو شانہ زلفسی اولجہی تو سلجہانا اوسی لیکن

ہم جس کی گئی ظفر کہتی ہین روداد تمہاری
دیکہی ہی جون ... خبر نہتی ہمارا
نہی لکہا ... کا اوستاد تمہاری
مجنون نی ... جو ذکر ... جو تیکا
دنیا ہم ہو ... تہا د تمہاری
... عشق کی سب
... ہم اگر دیکہی ... تہا د تمہاری
نہی ... غیرت ... چمن مین
محبت ہو گئی ... ہو مین برباد تمہاری
تمہاری جب تم حضرت دل ... ہو خواہ

دیگر

کیا قتل آج اوسنی ہم خبر دو مین دینی تہی
جو بیٹھ گئی ہی آہ پہ بیٹھ نظر دو مین دینی تہی
سب ہی آج تن اوسنی جلا کر مجھکو خاک
جو دل مین لگی میری شعلہ دو دو مین دینی تہی

بہید پوشیدہ ہماری دلکی یارو نہ ظفر
اوس گلی مین رہ گئی ہم جو بہٹک کی کہلگئی

یہان آیا ایک پرچہ جب چند روز گذری
اور وہان ... سو بند روز گذری

آئی کبہی دہر تو رنجیدہ ہی گئی وہ
اور غیر کی گلی ہی ... چند روز گذری

بیمار غم نکیونکر ہو مشتاق رخ و لب
نسخہ ہین جب نظر سی گلقند روز گذری

ناصح سنین کہانتک بس ہو چکی نصیحت
کتنی ہی ہمکو سنتی یہہ پند روز گذری

سوگند ونکی زبسکی کہندی زبان ہی اوسکے
جسکو کہ کہاتی جہوتی سوگند روز گذری

ہاتہ وسی گر جنونکی ... ہون ... اوسکے
بخیہ گر انکو کرتی پیوند روز گذری

اندیشہ شب غم جاہی ظفر نہ دل سے
عیش و طرب مین اپنا ہر چند روز گذری

رکہتا ہی محبت دل ناشاد تمہاری
کیا ذکر کہ بہولی یہہ کبہی یاد تمہاری

مطلع ثانی

ہم سہتی ہین بیداد پہ بیداد تمہاری
لیکن نہین کرتی کہین فریاد تمہاری

حیران رہین صورت تصویر جو دیکہین
تصویر ذرا مانی و بہزاد تمہاری

الغافلو مانند حباب ایک نفس مین
مٹ جاؤگی تم کچھ نہین بنیاد تمہاری

... اوسکی ... دو دو مین دینی تہی
... تن ... دو دو مین دینی تہی
... کیا دو دو مین دینی تہی
... جسکو ... دو دو مین دینی تہی
... دو دو مین دینی تہی
... ہمین ... نظر دو دو مین دینی تہی

دیگر

... مین ... ہی ... ہی
... ہی ... ہی

[illegible]

دیگر

[illegible]

کیونکہ دل پھیری تجھکو جانب ابرو ہی یار
واسطی اس قبلہ کی قبلہ نما ہی تو یہی

خون عاشق سی کرین کیونکر نہ یہہ آلودہ ہاتھ
گلرخونکی واسطی رنگ حنا ہی تو یہی

ناوک مژگان سی تیری کیون نہ جی ہمتی میرا
واقعی میری لئی تیر قضا ہی تو یہی

کیا کریگا سیم و زر گر خاکساری چاہئی
بوالہوس تیری حقمین کیمیا ہی تو یہی

چھیڑ کی وہ قاتل جراحت پر مرے دل کی نمک
زخم کہانیکا محبت مین مزا ہی تو یہی

داد دی تیری بہار خندہ دندان نما
حسن کے گلشنمین تیری ہو رہا ہی تو یہی

مینی اوس قاتل سی پوچھا آج کیا ہی تیرے
قتل کا میری ارادہ ہی کہا ہی تو یہی

کسطرح عاشقکو صحت ہو بغیر از وصل یار
ای ظفر بیمار فرقت کی دوا ہی تو یہی

[illegible]

۱۷۳

[illegible]

ہین چار وطرف غیر اوسی گھیر کی بیٹھی
منہہ میری طرف سی وہ کیون پھیر کی بیٹھی

دہ پوچھتی اتنا نہین یہہ کون ہی بیٹھا
ہم سامنی ہین اونکی بڑی دیر کی بیٹھی

ہی قاعدہ یہان نکا ہی پستی و بلندی
ہین سوچ مین نادان زبر و زیر کی بیٹھی

چین کیون ترے ابرو پہ ہی یہہ ہمنی نہ پوچھا
دیکھا کئی جوہر تری شمشیر کی بیٹھی

یہہ سوزش دلسی ہی مرے خاکمین گرمی
کیا تاب کوئی پاس مری ڈھیر کی بیٹھی

گردش سی بھلا چشم سیہ کی کوئی کیونکر
آرام سی اس دور مین اندھیر کی بیٹھی

دیگر

[illegible]

عجب وہ قلندر ہین آزاد جنکو
نہ امید دنیا نہ پاس فقیری

تیری خاک پا رشک تاج وکلہ ہی
ہی فرق شاہی و راس فقیری

تزلزل مین کب حرص دنیا سی آئی
بیرا دیر محکم اساس فقیری

ظفر وہ سمجھتا ہی تیرا کنایہ
جو ہی رمز دانا شناس فقیری

ہمین مستی سخن ہی صہبا کی رہتی
نہین بالکل خبر دنیا کی رہتی

نہ پوچھو ماجرا اشکون کا میری
روانی سی ہی اک دریا کی رہتی

تیری دانتونکی آگی آبرو کیا
زمانی مین در یکتا کی رہتی

تڑپتا ہی مثال مرغ بسمل
یہ حالت ہی دل شیدا کی رہتی

تیری دیوانہ کی گریہ سی دایم
زمین سرسبز ہی صحرا کی رہتی

قیامت روز اک رہتی ہی ہمپر
کہی یاد اوس قد رعنا کی رہتی

اگر آجاتا زاہد میکدہ مین
نخواہش جنت الماوی کی رہتی

ہر اک خونلنی ہی دامن مین اوسکی
بہار اک لالہ حمرا کی رہتی

ظفر کیا کیا ہی مجھہ پر مہربانی
میری اوس یار مہ سیما کی رہتی

دیگر

۱۷۴

الظفر دل مین تمنا ہی شہادت کی

دیگر

دیگر

جہان بہہ چشم دریابار سے ذرات ہوجاتے
وہان ہی عین گرمی مین عجب برسات ہوجاتے

لب جانبخش کو جنبش جو تو دیتا تکلم سے
تیری بیمار الفت کو شفا یکبات ہوجاتے

مقدر میرا برگشتہ اگر مجھسے نہو جاتا
تو قاصد ہاتھ سے کیون اُس کے سب سوغات ہوجاتے

پڑے رہتے در میخانہ پر ای محتسب گرہم
تو کیا ہی چین سے اپنی بسر اوقات ہوجاتے

غم دوری تیرا دہی کم ظالم ہاتھ سے جسکے
ہمین جان شیرین تلخ یہان ہیہات ہوجاتے

اوٹہا کر زلف کو رخ سے اگر پہر چہوڑ دیتے تم
تو ہوتا رات سے دن اور دن سے رات ہوجاتے

ظفر تم عشق کی شطرنج اوس سے سوچکر کہیلو
کہ وہان سب عشقبازونکی ہی بازی مات ہوجاتے

175

نہ طلب سے دین کی ہمکو نہین دنیا ڈہونڈتے
ہم خدا جانے ہین طالب کسکی او کیا ڈہونڈتے

وصل تیرا ہی تیرے بیمار فرقت کا علاج
ہین کتابونمین عبث لنسخہ اطبا ڈہونڈتے

مے پرستونکی لئے ہے پای خم جای سجود
وہ نہین پہر نماز اپنی مصلا ڈہونڈتے

جو تماشا دیکہکر محو تماشا ہم ہوے
کیا تماشا ہے ہین ہم تماشا ڈہونڈتے

چشم مین پہر پہر کی پیجاتے ہین اشک خون ہم
ہم نہ ساغر ڈہونڈتے ہین اور نہ صہبا ڈہونڈتے

خاکساری کی بدولت ہوگئے ہین جو غنی
ایہوس وہ نہین اکسیر اصلا ڈہونڈتے

اس زمانے مین جو اپنا دل ڈہونڈتے ہین یاردوست
ہین میری نزدیک گویا دشمن اپنا ڈہونڈتے

ویگر

[illegible]

مطلع ثانی

بہلا کر تو بہلا ہو گا صد اشن با نوا نکی نہین یہہ ہو بجاتی ہم نا گوش نازک جوش دماغ بحی یہہ نقشہ ہو گیا ہی میر اسود آئی محبت مین گذر جاہی نگہ کو نگر جاتی تھی قاصد کہ جانان تک	نہین یہہ بات کچھہ ایسی کہ جو مانی نہین جاتی کہ جب تک بات کوئی خوبسی جہانی نہین جاتی میر تصویر میری یار وسی پہچانی نہین جاتی خبر مشکل سی جاتی ہی بآسانی نہین جاتی

طبیعت ہی جوان پر یہین ہی وہ ای ظفر تیری
سخن فہمی سخن سنجی سخندانی نہین جاتی

دیگر

خانہ دل مین جو آہ آتشین کا سانپ ہے مانگ کا کسکی تصور ہی کہ خط کہکشان گنج کو حسن تا نکی جا ہیی کیا ہا سبان دیکھکر جبین جبین آئینہ مین وہ مست ناز آنکہہ لگجاتی بہی ہی تو شب ڈرا دیتا ہمین سوئین تجبن جبین سی کیا زیر ہم رکھکی ہاتہہ	ڈر ہی اس سی یہہ محبت کی زمین کا سانپ ہے رات کو آتا نظر چرخ برین کا سانپ ہے بال ایک ایک اونکی زلف عنبرین کا سانپ ہے لگیا پانی مین یہہ کر یہہ کہین کا سانپ ہے خواب مین زلف سیہ زہرہ جبین کا سانپ ہے تار بخیہ آستین مین آستین کا سانپ ہے

کیون نکالی ہی تو اپنی دلسی دود آہ کو
رہنی والا اے ظفر یہہ تو یہین کا سانپ ہے

ہر لحظہ آنکہہ جانب در تین دلکشی ہے	آنکی اونکی یہان خوبترین دلکشی ہے

[illegible]

دیگر

[illegible]

ہمنے دیکھی عجب اس بحر جہانکی موجکی
ہمنو ہیں آب تیری جانکی پہچہی آنے
وہیں زخم جگر میں میری پیکان تیرا
ہوا فائدہ بیچارہ محبت کو تیرے
قصر خلد و محل عدن ہی کیا کیا ہمنی
دسترس دیر مغان تک ہوا گر زاہد کو

دی ہی پیہان زرنگ روان آبرو انکی دہوکے
ہاتہہ اب عشقمیں اوس آفت جانکی دہوکے
ای ستمگر کہین مجہتی ہی ہی زبانکی دہوکے
گرچہ تعویذ ہی انجہان کی دہوکے
کہای ای حور لقا تیری مکانکی دہوکے
توبہ یا توبہ ہی پیر مغانکی دہوکے

سچ ہی دنیا کو اگر دہوکی ہی تہی ہے ہکے
اے ظفر کہلتی کسی پر نہیں یہانکی دہوکے

بلائیں لیتی ہم کیا اونکی گر اچہی طرح لیتی
میرا خط دیکہ اولیتی یا تو دہا لیتی [illegible]
کہاں تہی اتنی فرصت جو لب شیشہ کی [illegible]
حجاب اونکو نہیں مجہسی تو بہر کیون شکوہ [illegible]
کہان طالع تہی ایسی اپنی جو آغوش میں اپنی
وہ لی لیتی ہیں دلکو سوال میری یونہیں [illegible]
لگا دینگی مجہی کیا منہہ کہ وہ تو نام بہی میرا

سلام اپنا نہیں جو فتنہ گر اچہی طرح لیتی
جواب اونسی نہیں کچہہ نامہ بر اچہی طرح لیتی
ہماری یہہ لب زخم جگر اچہی طرح لیتی
خوشی سی وہ نہیں گردٹ ادہر اچہی طرح لیتی
کبہی ہم شکوہ ای رشک قمر اچہی طرح لیتی
وگرنہ جنس کو ہین دیکہکر اچہی طرح لیتی
نہیں ہین منہہ اپنی اے ظفر اچہی طرح لیتی

[illegible]

۱۶۶

دیگر

[illegible]

دیگر

تیغ ابرو نے مری بس جو وہ راحت جان	تو بغیر اوسکی مجھے کل نہ پڑی پاؤ گھڑی

تشنگی جز جائے ابھی ابر بہاری کی ظفر
پانی مونہوں اشکوں کی جو آنکھوں سے جھڑی پاؤ گھڑی

چشم کا نرگس میں ایک انداز پایا جائے ہے	پر کہاں وہ غمزہ اور وہ ناز پایا جائے ہے
اشک سے نالہ سے اور چہرہ کی رنگ زرد سے	الفت پنہاں کا اپنی راز پایا جائے ہے
اے دل بیمار خوش ہو وس لب جانبخش میں	حضرت عیسی کا سا اعجاز پایا جائے ہے
دم دلاسے پر تری دیتی ہے خود دم ساز جہاں	کچھ تو تسمیں لطف اے دمساز پایا جائے ہے
کرتا ہے سو مجھے لاتا ہے مونہہ پر دل کی بات	صاف طفل اشک تو غماز پایا جائے ہے
ترا مضمون کم گم ہے جو عنقا کی طرح	کوئی ڈھونڈھے سے وہ اے طناز پایا جائے ہے

اے ظفر نالہ کو دوں دمیں نکیوں اپنی جگہہ
ایک ہی تو ہمدم دمساز پایا جائے ہے

وہ شرارت کیش ہے جو ہے سو شر کی بات ہے	کوئی ہی فتنہ نہیں اوس فتنہ گر کی بات ہے
تی نکھا کچھہ ہمیں اوس نو خط کو نی اوسنے ہمیں	شعلہ سا رہی فقط جو نامہ بر کی بات ہے
بھولتی ایک وہی زلف و رخ نہیں ہم ورنہ یہاں	یاد رہتی شام تک کسکو سحر کی بات ہے
ہو گئیں سب باتیں اولٹی واہ رے یہہ انقلاب	بات تھی جو عیب کی اب وہ ہنر کی بات ہے

مطلع ثانی

ابر تو سو بار برسا اور برس کر کھل گیا	شدت گریہ ہوا ہی دیکھی کم تا بکجے
حسن پر نازاں جو ہی ای عالم تصویر تو	ہم بھی دیکھیں یہہ رہیگا تیرا عالم تا بکی
دلکو رکھتا ہی میری ہر رات پیچ و تاب میں	دیکھی تیرا خیال زلف پرخم تا بکجے
تا نہ مرہم جائیگی ہوگا نہ یہہ زخم دل	تم بہرو گی چارہ سازی ہمیں مرہم تا بکی
دیکھی تجہسے نظر میں اپنی ای رشک چمن	ہو وی ہر گلبن چمن میں نخل ماتم تا بکی
کی خطا ہمنی کہ چہیڑا زلف مشکین کو تیری	دیکھی ابتر رہی تو ہمسی برہم تا بکی

رات دن جسپر تو لسنی جاری ہی ظفر دریای اشک
بر خدا جانی بجھی گی آتش غم تا بکجے

سوا میری یہہ لعنت کی نشانی کسکی منہہ پر ہے	کہ منہہ زرد اور آنسو ارغوانی کسکی منہہ پر ہے
ہماری بخت خوابیدہ جگا گئیں ہیں جگا گئیں	پہر کیا دیکھہ تو ای گریہ باقی کسکی منہہ پر ہے
ہوا خجلت سی چہرہ زرد کیوں خورشید تاباں کا	دو پٹا آسی دیکھا زعفرانی کسکی منہہ پر ہے
نثار ہو وی گل شبنم بہا ہی گلستیں الکو	پسینی سی مگر یہہ درفشانی کسکی منہہ پر ہے
زبان شمع کو کیوں بزم میں ناحق جلاتی ہیں	الہی آسی کی آتش زبانی کسکی منہہ پر ہے
ملا دیکھو میری تصویر کو تصویر بجو لسنی	سوا معلوم ہوتی ناتوانی کسکی منہہ پر ہے
ظفر کو دیکھکر کیوں پہیرتا ہی منہہ بتا دو	گلہ تیرا کیا ای بدگمانی کسکی منہہ پر ہے

[illegible]

ہاتھ سے غمزہ خونخوار کی گردن پہ پھیر	ایک چھری سی دم جنبش مژگان پھر گئی

ہم یہہ سمجھو کہ بعینہ اسکی ہوی برشتہ
دیکھو جسکو قتیل ظفر تیغ زبان نے

کیا کہوں اوسکو نہیں دیکھا بہت دن ہو گئے	اوسنے تو خط بھی نہیں بھیجا بہت دن ہو گئے
اب کئی گر ضبط اشک و آہ تو کیا فائدہ	ہمتو سب میں ہو چکے رسوا بہت دن ہو گئے
گرچہ عرصہ میں حیات بیخبر وہ رہ گئی گو	رہ گیا دو تین دن تو کیا بہت دن ہو گئے
مرگیا العطش جیسی بہو اگر سر تو ہو سکن	پھر کسیکا سر نہیں پہوٹا بہت دن ہو گئے
اب وہ مجھسی پوچھتی ہین کہ پھر اکیا حال ہی	کام ہی یہان ہو گیا پھر بہت دن ہو گئے
جلوہ قامت دکھادی تو کہ سنتی سنتی ہی	نام ہمکو تو قیامت کا بہت دن ہو گئے
گردی بر واشوقسی ہیری کہ مجکو دام مین	رہتی ہے صیاد کی بروا بہت دن ہو گئے
کیا کہوں بتجبن گذاری کسطرح سی ہمنی رات	ایک لحظہ بھی اگر گذرا بہت دن ہو گئے

تو ظفر کو صورت اکدن اوس بت کی پھر
ابتو دکھلا دی خداوندا بہت دن ہو گئے

حلاوت لب شیرین کو کیا نبات لگی	کہ جسکی جانسی زیادہ ہو اسکی بابت لگی

مطلع ثانی

[illegible]

ہیں جو لب زبان پر تیری ظفر پہپولی
یہہ آہ گرم کی ہیں تاثیر کہینچی ہی گی

صبا گر چمن سی ادہر ہوتی جاتی
تو کچہہ فصل گل کی خبر ہوتی جاتی

دکہاتا ہی کیون اپنی مژگانکی جنبش
کہ ہی خلق زیر و زبر ہوتی جاتی

نہیں بجہتی گریہ سی آتش جگر کی
فزون سوزش دل ہی پر ہوتی جاتی

شب وصل دم اپنا ہوتا ہی آخر
کہ جون جون ہی پیاری سحر ہوتی جاتی

دم قتل اوس تیغ کی ٹوٹنی سے
شکستہ ہی اپنی کمر ہوتی جاتی

نہیں کرتی ہان وعدہ وصل پر تم
نہیں پر نہیں ہی مگر ہوتی جاتی

لگی بہڑک عشقکی آگ دل مین
کہ ہی آہ کچہہ شعلہ ور ہوتی جاتی

رقیبونسی تو آنکہہ لڑتی ہی اونکی
مگر ہی ادہر بی نظر ہوتی جاتی

یہہ باتین فریبندہ سن کی اوسکی
تسلی ہی دلکو ظفر ہوتی جاتی

غضب تیری نگاہ چشم عیارگر کی تیزی ہی
بہو خنجی اسکی تیزی کو کہان خنجر کی تیزی ہی

جلادیگا جہانکو ایک شعلہ آہ کا اوسکی
لگی گر آتش دلمین تیری مضطر کی تیزی ہی

لکہون کیونکر خط انکو نہیں ہی اسکو کہ دکہلاوی
مجہی تو خامہ مژگان چشم تر کی تیزی ہی

181

عشق دکھاتا مجکو تیرا عالم مین سی عالم ہی
ہی عدم سی ہستی مین آتا عالم مین سی عالم ہی
رنگ کا ہی بہار گلستان عالم مین سی عالم ہی
وہ گلگون ہی رنگا عالم مین سی عالم ہی
نور کا عالم اوسکی دکھاتا عالم مین سی عالم ہی
حسن کا عالم ... عالم ہی
آدم ایک بنا ہے عالم دیکھی عالم مین
دیکھہ ظفر نی پیدا ہوتا عالم مین سی عالم ہی

دیگر

١٨٢

ہو جاتی آہ سی مژہ تر بھی خشک ہے
گرد یتی بہہ ہوا تو سمندر بھی خشک ہے

چھوڑی کہاں ہے میکدہ مین محتسب نے
شیشہ بھی آج خشک ہے ساغر بھی خشک ہے

خون خشک ہو گیا تن مجنون مین اسقدر
رگ سی نکلتا دم کے نشتر بھی خشک ہے

دنیا کی آشنا گوہر آلودگی نہ کیون
دریا مین کوئی رہتا شناور بھی خشک ہے

ہے قہر تشنگان شہادت کی تشنگی
ہو جاتا دیکھکر دم خنجر بھی خشک ہے

ہے نان خشک تر جو ملی آبرو کی ساتھ
بی آبرو اگر ہو تو وہ تر بھی خشک ہے

طغیان اشک کو کسی نہین رہتی ای ظفر
آنکھون پہ آستین میری دم بھر بھی خشک ہے

کرتا پیدا عالم آرا عالم مین سی عالم ہے
عالم کو دکھلاتا اپنا عالم مین سی عالم ہے

کس کس کا افسوس کرین ہم آگی سی ان انکھونکی
اوٹھہ گیا ابدل دیکھا کیا کیا عالم مین سی عالم ہے

ہے اک ادنی عرصۂ جولان میری آہ و نالہ کا
وہ جو اعلی عالم بالا عالم مین سی عالم ہے

کیا کہون رنج و غم کی عالم مین جو اوسکی دوری مین

[illegible]

ظفر کی عرض یہہ ہی یا جناب فخر جہان
مجہی غلام تم اپنا گنو خدا کی لئے

وہان تلک گر یہہ مرا ایک نظر جا پہونچی
جو میری دل مین ہی سب اوسکو خبر جا پہونچی

اے صبا یہہ بہی غنیمت ہی قفس سی پس مرگ
اوڑ کی دو چار چمن مین میری پر جا پہونچی

میری اس بارش گریہ سی جہان مین پانی
کیا عجب کوہ کی بہی تا بہ کمر جا پہونچی

خوب مجنونکی اوڑی خاک اگر صحرا مین
تیرا دیوانہ کوہی خاک بسر جا پہونچی

کیا مزا ہو جو تڑپہ کر تہ خنجر قاتل
تیری بسمل کا تری پانو پہ سر جا پہونچی

تیرا احسان ہو جو انکو بسی ہمارا تن زار
بہکی اوس کوچہ مین اے دیدۂ تر جا پہونچی

لاکہہ گوہر سی ہی بہتر ظفر ایک اپنا سخن
کان تک کان ملاحت کی اگر جا پہونچی

حسن مین ہی تری یوسف سی شباہت ملتے
شکل ہی شکل ہی صنعت سی ہی صورت ملتے

کیونکہ ہر ایک کو ہون داغ محبت کی نصیب
کہ کسیکو ہی نصیبونسی یہہ دولت ملتے

نامہ بر خط مین لکہون اونکو کچہہ اپنا رونا
پر کرون کیا کہ نہین دینی وہ فرصت ملتے

ہر مرض کی لئی ملتی ہی دوا ڈہونڈ لیجی
پر نہین دارو ہی آزار محبت ملتے

کبہی گلشن کیطرف جا کے قفس سی جہانکین
ہم اسیرونکو نہین اتنی ہی رخصت ملتے

١٨٣

[illegible]

پس جو نکلا ہی جا دل ... تیری عاشق کی
... ابکو بھی تیر جگر ڈالیں گی
... دوں کو بھی نکالیں گی ہم ابھی قاتل کی
... تو بہاروں ڈالیں گی ... جگر ڈالیں گی
... ہی کی جگر ڈالیں گی
... کیوں کی ... دل ہی نکالیں گی
... کی برابر ... ڈالیں گی
... دی کرنی ہی دعوی جو نکلا ہم اپنی قاتل کی
اگر ابنا جگر ہم ڈالیں گی
نکلی گا ظفر دل سی مری پیکان تیر ... کا
اگر وہ سارا ... جگر ڈالیں گی

دیگر

سینہ صافو نہیں کب آتی ہیں وہ جسکی عیاں
چھپا پھرتا ہی ہر ایک سی کیمیا گر خلق میں
دیکھکر محفلیں ہمکو تو جو پڑتا ہی جو انگشت
روز مدار و لنی وڑہی کیوں کیا لیا ...

وہ ہمیشہ محفل اہل صفا کا چور ہے
نکیا نسخہ بنا کر کیمیا کا چور ہے
دلمیں کچھ شاید تیری مکر و دغا کا چور ہے
چور روزہ خور اگر ہی تو خدا کا چور ہے

بوسہ رخسار ایک جو لیسی لیکر رات کو
نکیا تو انطیعر اوس مہ لقا کا چور ہے

مجکو کیا کوئی بلا سی گر یہ و زاری کری
جز غم عشق اور بھی غمخوار ایسا کون ہے
صبح محشر شام ہو گر یہ تیر آفت زدہ
یعنی تو ہیں دلدار دنیا میں بہت ایسی شیں
یہہ نہیں ممکن تجھی میری دل سوزاں کی آگ
شیشہ دل میرا نازک ہی اگر وہ مست ناز

سنگدل ایسا ہو دل بنا تو بیماری کری
کلیہ آخر انہیں جو وہ میر غمخواری کری
جو مصیبت اسپہ گذری سب بیاں ساری کری
پر نہیں کوئی کہ جو دل لیکی دلداری کری
چشم دریا بار سو دریا اگر جاری کری
لیجا ہی تو کچھو اسکی خبرداری کری

کی تو ہی تدبیر کچھ یاروں نی وصل یار کی
انطیعر میرا مقدر ہی اگر یاری کری

ہم اس مست جنونسی جیب کو گر چیر ڈالیں گی
تو اوسکی ساتھ سینہ بھی ہر اسر چیر ڈالیں گی

دی جو دس ... کو تجہ ... ہی ہاتھ سی

... ہی ... سی
... کیا ہی ... ہی ... سی

دیگر

[illegible]

کیا بسمل بار دل اسنی کیا تلف ہے	یہہ طفل اشک اپنا ابتر ہی ناخلف ہی
سوفار وار نستا ہر زخم ہی جو شی ہی	تیر نگہ کا کسکی یہہ دل ہوا ہدف ہی
ہیں چشم و اشک ہمکو مانند جام صہبا	آہ و فغاں بجای آواز چنگ و دف ہی
ہم یار کسکو سمجھیں کسکا کریں بھروسا	ہی دل جو دوست اپنا وہی بر طرف ہے
خنجر بکف جو تو ہی قاتل دہاں تو یہاں ہے	سرتا بعشق تیرا موجود سر بکف ہی
رسوائیو لسی ڈرتا عاشق نہیں ہمارا	ذلت کو تو سمجھتا وہ عزت و شرف ہی
یہہ اشک کی ہیں قطرے یا دانہ گہر ہیں	چشم پر آب یہہ ہی یا پر گہر صدف ہی
مژگانکی تیری جنبش دیتی او کت ستمگر	عشاق خستہ دلکی اک پلمین صف کی صف ہی

ہو ظفر کہیں وہ سمجھو اسی تحفہ میں
رکھتا جو دلمیں اپنی حب نجف ہی

بول اوٹھا تیری آگے جو غنچہ بیاق ہی	مارا طپانچہ منہہ پہ صبا نی تراق ہی

مطلع ثانی

شب وصل کی ہوی ہی اگر اتفاق ہی	ہمکو ہوی نہ کل غم روز فراق ہی
ای سیم تن ہزار مصفا ہی شمع بر	ساعد ہی تیری ہو نہ مشابہ ساق ہی
دیکھی اگر نہ تجھکو تو کیا اوسکا حال ہو	جو دیکھی کو آئی تجھی اشتیاق ہی

دیگر

۱۸۵

[illegible]

[illegible]

وہان بہلا ہی اپنی گردوتین کی منہہ سی
آئین وہ اب پانہ آئین بر بقین سپا آگیا

حسن کی تعریف تیری شہر میں سرِ روز ایک سوا
کیا مزا آیا جو اوسنی ایک سیری داستان

وہان نہ بات اچہی ہمنی زبان سی ایک کی
سر اوڑا یا آج اوس قاتل نی ہر دو چار کا

تو ہر اہی مشتبر دوتین کی منہہ سی سنی
اونکی آمد جو اد ہر دوتین کی منہہ سی سنی

ہمنی ای رشک قمر دوتین کی منہہ سی سنی
سو طرح سی بات ہر دوتین کی منہہ سی سنی

ہان کوئی گالی مگر دوتین کی منہہ سی سنی
ہی یہہ اوڑتی سی خبر دوتین کی منہہ سی سنی

ایک کی آگی نہین منہہ سی نکالی ہمنی بات
اوسنی کیونکر الظفر دوتین کی منہہ سی سنی

کیا جانی کسکی پان وہ کل رات کو گئے
غیر ولسی دیکہیان جو تیری گرم جوشیان

جاسوس بیٹہی راہ مین ہی جسجگہہ وہین
پوچہو نحال ہمسی یضو نکا ضعف سی

بیش نظر رہی وہ تصور سی صبح تک
شاید سہاگ اونکا کسی سی نیا ہوا

ذکر کو نکل ہی جائینگی یہہ گہر سی حشم کی
جبکی جو اپنی گہر سی نکل رات کو گئے

ہم شمع وار بزم مین جل رات کو گئے
قسمت سی اپنی [illegible] نہ بہل رات کو گئے

دنکو گری اگرچہ سنبہل رات کو گئے
کٹ سامنی سی جشمکی ٹل رات کو گئے

وہ عطر جو سہاگ کا مل رات کو گئے
طفل سرشک گو کہ بہل رات کو گئے

[illegible]

[illegible]

١٨٧

تیری نگاہ تیز کو سرمہ سی کیا غرض	تو کیون لگاتا خنجر بران کو زنگ ہے
آتا ہی ذکر جب دہن تنگ کا تیری یار	ہوتا چمن مین قافیہ غنچو نکا تنگ ہے
کرلی نشانہ کیون نہ مجہی ترک چشم یار	دنبالہ سرمہ کا میری حق مین تفنگ ہے
کچہہ ہوتا آہ و نالہ کا میری نہین اثر	کیا جانی دل ہی یار کا آہن کہ سنگ ہے

باغ و بہار کیون نہو بزم اپنی اے ظفر
ساقی ہی سبزہ رنگ تو می لالہ رنگ ہے

نہ دیتی غمخوار و نکو غم کہاتی تو ہم کہاتے
بہت کہاتی تو ہم کہاتی جو کم کہاتی تو ہم کہاتے
قسم ملنی کی کہائی تو نی کیون ہم باوفا وسے
اری او بیمروت گر قسم کہاتی تو ہم کہاتے
نشانہ ناوک مژگان کا ہوتا کون بے دردے
تیری یہہ تیر ظالم یکقلم کہاتی تو ہم کہاتے
بہا دیتا ہی بہتر تہا تجہی اشکو نکا اک دریا
بلا سی غوطی گر اے چشم نم کہاتی تو ہم کہاتے
ہزار دن یون تو گل رشک چمن کہاتی ہین الفت مین
کوئی گل رشک گلزار ارم کہاتی تو ہم کہاتی

اولتی ہی میری گھر کیطرف ہر اک نہ زمین پھر کر آئی
ہالہ مین آیا مہ فلک بہر بسکو نظر سو بار مگر
تم نہ کبھی ای رشک قمر آغوشِ ظفر مین پھر کر آئی

میری جی مین ہی یہ جو ہون انجان بنکے
جلی گر کے گھر آج مہمان بنکے

نہین وصل جانان جو قسمت مین ہے
بگڑ جاتی ہی سارا سامان بنکے

تیری صورت آئینہ سان جسنی دیکھی
وہ بس رہ گیا صاف حیران بنکے

کہان جائیگا دل ہمارا تیری گھر سی
کبھی تیر کی مانند گردان بنکے

گری ہی ہر ایک اشک سینہ مین روزن
تری ناوک غم کا پیکان بنکے

مسی ملکی کاجل لگاکر جلی ہو
کہان تم دہو انداز ایجان بنکے

بہٹکنی نہ دین غیر کو گھر مین تیری
اگر بیٹھین ہم در پہ دربان بنکے

مرا دل ہی یکقطرۂ خون پر ایکدن
ڈبو دیگا عالم کو طوفان بنکے

ظفر ہی وہی اپنی نزدیک دانا
رہی ہی جو دنیا مین نادان بنکے

کھولا تونی راز میرا ای دیدۂ پرنم سارا ہے
ہوگیا واقف حال سبھی میری اب تو عالم سارا ہے

زلف سیہ کا دیکھ کی سایہ تری روی
روشن پر ہی جانا آیا کہین مین نزع عالم سارا ہی
ابرو جو ہوا سبزہ و گل ہی جام
نہ زلف ہی تری جبکی ہمدم عالم سارا ہی

زلف سے کی قیدی کی تیری ای ہی نکلا باری ای
ہو شب بدران خانہ دیوا نکان بر قفل ای ... سیمبر ف
ای ہو بن سکا کیا ... بستی ہی نکلا ... بر قفل ای
ہی جیا بوسہ ... ہی ہو ان رضوان ... قفل ای
بن ... ہی ہون ... باغ جنان ... قفل ای
وہ نکلا دنیا ... جال ... الظفر
[illegible] ... بر قفل ای

اندہیری گہر مین ہمدمی نہین بلا سی شمع اگر نہین ہی مغنی دل نواز نہو چڑہا یا تونی سنان پر بلا کا تکی سر	کہ اپنا سوز محبت سی دل گداز تو ہے کہ اپنی آہ و فغان مین ہے سوز و ساز تو ہی ترا شہید محبت مین سرفراز تو ہی

کنارہ کش ہی جو ہمسی جہان تو ہوئی دو
ہماری ساتہہ ظفر وہ جہان نواز تو ہے

کا ٹمین جب میری نالہ کی کڑک جاتی ہی دی ہی وہ دامن مژگا نکو جو اپنی جنبش ہو نہو جنبک ترے ہی کوچہ مین قاتل لیکن با و لاد ولت دنیا کی ہی جو اہش ہین حریص زلف کی کوچہ سی بہتر ہی دلا نا تک کی راہ شوخی ناز تیری دیکہہ تڑپہہ جاتی ہی دل	ابر مین رعد کی جہاتی سی دہڑک جاتی ہے آتش دل میری سینہ مین بہڑک جاتی ہی ڈہال تلوار تو دہان روز کہٹک جاتی ہی سگ دیوانہ سی یہہ کوئی تڑک جاتی ہی اوسمین سو خم ہین یہہ ایک ہی سید ہی سڑک جاتی دیکہہ تیتہنونکی پہڑک جان پہڑک جاتی ہی

آہ سوزان میری دلسی ہی نکلتی جسدم
الظفر کیا کہون بجلی سی کڑک جاتی ہی

وہ نہین ہین گہر مین آج انکی مکان پر قفل ہے ہی ہی یاد ہ گو نہین ہی تجکو خاموشی کی قدر	اور جہا نہین کیا بتا و نہین زبان پر قفل ہی یہہ تیری گنجینۂ راز نہان پر قفل ہی

در جان ... لب ... وہ کبہی
نالہ یا لو نہین ای کہہ ان لا نکلا
تب ... من بکہان نہ ان ... نکلا
دم ... وصل ... سی ان ... ان
اپنی ... سیدی ...

ہوئی جو تیغ ... نکلا
یاں ... کی صد ... نکلا
ساتہہ آہ ہی ... جان ... نکلا
وصل کی ... گذر ... صاف ... کی
دل کی حسرت ... سی ... نکلا
... جو ... کرسی ... نکلا

الظفر ... آسمان ... نکلا
لوگ ... فلک ... نکلا
... ہم ... ان ... نکلا
... میری جان ... نکلا
... عضا ... ان ... نکلا

کرنا فکر و تردد ناحق جان کو اپنی کہونا ہے

ہوگا وہی آخر اے دل قسمت مین جو ہونا ہے

ہمکو کسیکی شادی وغم سی کام نہین کچھہ شمع صفت

کام اپنا ہر محفل مین یا جلنا ہی یا رونا ہے

اوسکی ذقن کی چاہ سی دل بہاگی تو کہین یہہ بخت زبون

جاتا کہان ہی لو کہ ہمین اس چاہ مین تجکو ڈبونا ہے

کوئی لحظہ زیر فلک تو جاگ لی خواب غفلت سی

پہر تو زیر زمین غافل آخر تجکو سونا ہے

رو رو کر چشم سی دریا ہمنی یہہ ہی حاصل کیا

وہ جو دل کا داغ ہی اپنی مشکل اوسکا دہونا ہے

دل کو دیوانہ مناتی پر یہہ نہین معلوم ہمین

کرتی تیری چشم فسونگر جادو ہی یا ٹونا ہے

یاد کر اوسکی نوک مژہ کو میری بلا سی مجکو کیا

دلمین ظفر گر اپنی تجکو نشتر کو ہی چبہونا ہے

جان جنکی زخم شمشیر محبت کہاینگی — لاش اوسکی خون مین غوطہ تا قیامت کہاینگی

دنیا میں مونس اپنا کسکو ظفر سمجھتی
اپنا تو ہمدم اپنی ہم دم کو جانتی ہی

ہمیشہ جنسے تھی تعریف اپنی آگی ہم سنتی
کہا خط دیکھ کر بھی نکر بھی تمنی تو قاصد لیتی ہی سنتے
خدا جانی کہ تم بھی سنتی ہو وہ یا نہیں سنتے
نہ کہتا مجھسی ملکہ کچھ بھی خبر ظلم و ستم ہمنے
نکرتا نوح کی طوفان کا کوئی ذکر بھی ہرگز
نہ لیتا نام الفت کا کبھی الفت کی جو بندہ

نہیں دل لگی ہیں اوسسی مدت دمبدم سنتے
مناسب تہا کہ پڑہو اگر حقیقت تیغ قلم سنتے
تمہاری دوستی جو کچھ کہ ہم ہیں اے صنم سنتے
ہمیشہ دور سے تھے ہم تری لطف و کرم سنتے
اگر مردم ہمارا ماجرا ای چشم نم سنتے
جو میرا صبر سنتی اور تیری ظلم و ستم سنتے

کہیں کیا ان سے لوگ سنی ظفر ہم حال دل اپنا
کہ یہ کانوں نہیں اک بات اللہ کی قسم سنتے

دیکھتی وہ مجھی ہیں جو برا دیکھتا ہے
مجھ پر اطالب دیدار ہی ای مہر لقا
چل لب بام تا عرصہ غم فرقت کب کا
گھر میں مجھکو نہیں جب دیکھتا عاشق تیرا
دلمیں آتا ہی اوسی شخص کی عکس رخ دوست

میں برا ہوں کہ بھلا اسکو خدا دیکھتا ہے
ماہ کو بھی نہیں وہ آنکھ اٹھا دیکھتا ہے
ہر تری راہ وہ اے ہوش ربا دیکھتا ہے
در و دیوار کو حیرت سے ترا دیکھتا ہے
جسکا دل صورت آئینہ صفا دیکھتا ہے

[illegible]

دیگر

[illegible]

192

[illegible]

ایک مین کیا علاقہ جو ہی نہ لاکہون بیگناہ
قتل ہوتی ہین تیری ایسی بلہ جو ہاتہہ سی

لگ گیا میرا اگر اوس زلف عنبر بو کو ہاتہہ
ایکمدت تک گئی میری نخوشبو ہاتہہ سی

تو جو پہلو سی گیا ایسا ہوا پہلو مین درد
رہ گیا بس تہام کر مین اپنا پہلو ہاتہہ سی

ایک بلا کا ڈسیہ کژدم سی زلف سیاہ
ای دل ناداں نہ اس بچہو کو تو چہو ہاتہہ سی

اللہ اللہ تجکو کتنی خود پسندی ہی پسند
آئینہ چہٹتا نہین تیری پری رو ہاتہہ سی

ہو گئی دست نگارین مین تیری سرخی جو کم
پونچہی ہین تونی نگار اوسکی آنسو ہاتہہ سی

اظفر لیگیا میرا دل واہ کس انداز سی
رکہہ لیا اوسنی چہپا کر زیر زانو ہاتہہ سی

کیا بولوں آگی اوس صنم نکتہ چین کے
لیجاہی وہ بات میری منہہ سی چہین کے

کاجل کا خال اوس رخ روشن پہ دیکہکر
ہی المین داغ رشک سی ماہ مبین کے

عزت ہی میری دلکی غم عشق سی ترے
ہوتا شرف مکانکو ہی باعث مکین کے

گر دلکا اضطراب یہی ہی تو بعد مرگ
آرام ہو چکا ہمین نیچی زمین کے

کہنچتا ہی نقشہ کس سے تیری چین زلف کا
چین مانتی ہین دیکہہ کی نقاش چین کے

دشمن ہی آبرو کا میری گریہ عشقمین
بہہ آنسوونکی تار ہین تار آستین کے

عاشق ہوی جو اوسپہ گئی دو جہان سے
دنیا کی **اظفر** نہ رہی وہ نہ دین کے

[illegible]

زلیخا نے نہ دیکھی ہوگی ہرگز ماہ کنعان میں
عزیز خوبی ادا میں میرے قمر طلعت میں جو جو ہے

دل و جان دین و ایمان ہیں حاضر کہہ دے لیجائے
وہ ہم سے مانگتا اسکے قیمت میں جو جو ہے

وہ دل ہی جانتا ہے میرا اسکو ہی کیا جانے
اٹھاتا ہے رنج و غم میں تیری فرقت میں جو جو ہے

مقرر وہ کسی سے مجھکو سن کہتے ہیں ہم
رقیبوں سے وہ کہتا ہے انکو خلوت میں جو جو ہے

اگر ہو پاس اپنے وہ غیرت وہ حور وش اپنا
تو پھر عیش و طرب وہ ہیں جنت میں جو جو ہے

کھلی گر آنکھ اپنی اے ظفر اس خواب غفلت سے
تو وہ معلوم ہو ہمکو ہوا غفلت میں جو جو ہے

وہی پر رہتی ہے اسکی جسطرح مرضی جو لائے
کہ جو مرضی ہو لاہی رہتی ان سب سے ادلی ہے

رقیبوں سے جو دیکھی گرم جوشی اسکی محفل میں
تو پھوڑے کس طرح کیا کیا کلیجا میرا کھولا ہے

لب نوشین سے یہہ زیبا نہیں مجھکو ترش رو لگے
کیا شفتالو سے شیرین سے کیوں ہونٹ کو لا ہے

کہوں کیا زاہد افسردہ دل کا حال سرد سے
روئی میں رہتا وہ لپٹا ہو جیسے ہیولا ہے

ظفر ہمکو کہتا ہیں پر امکان کیا جو گھبرائیں
اگرچہ ہر طرف رنج و غم حسرت کا رولا ہے

آج کیا جانی کہ میخانہ کیا پتھر پڑی
ہیں کہیں ٹوٹی ہوئی شیشی کہیں ساغر پڑی

کیا غضب چمکی ہے اوس قاتل کی شمشیر نگاہ
دیکھتے بجلی یہہ گھیر ادل مضطر پڑی

ظفر

دیگر

بزم سی تیری آج صدای خندہ و قلقل آئی ہے
مرغ چمن ہی نغمہ سرا ہی صحن چمن مین شور بپا
جوبن پہ گل ہی کیا کہ بہار مستی بلبل آئی ہے
جوشش جنون مین جب نکل آیا مین ہون باہر زندا نسے
ساتھہ میری زنجیر بہی میری کرتی ہوئی غل آئی ہے
زلف سمن سا کسنی کہولی اپنی گل رخسار پہ آج
لیکی نسیم صبح جو بوئی یاسمن و گل آئی ہے
جتنا وہ حال دلسی غافل او تنا ہی مایل او سپر دل
دلکو پسند اب او سکی ظفر جو طرز تغافل آئی ہے

لکھا ہی ہمنی خط ایک اپنی آشنا کی لئی
ڈرو خدا سی کرو تم نہ قتل کا سامان
کوئی دوا نہین بیمار ہجر کی تیری
لئی نبوسی کبھی دلربا کی جو رسیی
بچھوڑ تو عمل نیک دیکھہ ای غافل
بجای آب ہی پینی کو خون میرے

وہان تلک کوئی پہونچای یہہ خدا کی لئے
اس اپنی عاشق بیجرم و بی خطا کی لئے
سوای زہر سو ملتا نہین دوا کی لئے
ہمیشہ ہمنی تو او سکو جفا کی لئے
یہہ ہی اثاثہ تیری خانہ لقا کی لئے
کباب لخت جگر ہی میری غذا کی لئے

[illegible]

سامنے چشم مست ساقی کے
کسکو پروای جام ہوتی ہے

کوی غنچہ کہلا کہ بلبل کو
بیکلی زیر دام ہوتی ہے

ہم جو کہتی ہین کچھہ اشارون سے
یہہ خطا لا کلام ہوتی ہے

کیا چھپاتی ہو جانتا ہون جہان
بادہ نوشی مدام ہوتی ہے

دیکہی اوس چشم کو جو ترک فلک
اوہی ترکی تمام ہوتی ہے

کس دن اوس غمزہ سے نہین شایع
خبر قتل عام ہوتی ہے

تہی جو خدمت جنون کی مجنون کو
سو وہ اب میرے نام ہوتی ہے

ہانی ہانی لبون سے اوسکی ظفر
کیا مے لالہ فام ہوتی ہے

نالی ایسے جو گلستان کی ہو ہمین کہینچے
تمسی صیادنی بلبل کی قفس مین کہینچے

دلنی میری جو کہینچی تہی کبہی رنج و الم
ای ستمگر وہ سب اکثر تیری لبسمین کہینچے

سنگدل لاکہہ کشیدہ ہو مگر عاشق زار
کشش دلسے اوسے اکنفس مین کہینچے

پاس اوسکو جو نہ منظور کسیکا ہو تو کیون
مجہسے رستا اوسکو وہ بیٹہہ کی دسمین کہینچے

یون تن زار سے عاشق کی کرے عشق نمود
شعلہ سر جیسے لبت کر کوئی خسمین کہینچے

کہینچون اکدم مین تصور سے تیری دیقعود
کہ مصور نکو یتی بارہ برسمین کہینچے

195

لکہتا ہون گردش نصیبہ کی جو ایسی [illegible]
میری [illegible] قلم [illegible]

دیگر

[illegible]

[illegible]

کر دون شانہ مژگان سی زلف عنبرین تیری
جو اسی شانہ کی ہون نہ دندانی پھیری

چلی آئی ہم اوٹھ کی سیدہی وہان سی
ظفر اونکی تیور جو پہچانی پھیری

گر عدم کی کوئی سفر سی پھرے
جا کی اوس یار کی نہ در سی پھرے

تو پھر آئی تو یہہ تیرا بیمار
ہم صنم پھر خدا کی گھر سی پھرے

بخت برگشتہ کوئی کیا پھیرے
نہ پھری زور سی نہ زر سی پھرے

سر پھرائی ہزار تو ناصح
دل نہ اوس غیرت قمر سی پھرے

کس طرح سی ہین رفتگان عدم
پوچھئی گر کوئی اودھر سی پھرے

میری بر مین ہزار ہا بر مین
تیری مژگان رخنہ گر سی پھرے

غم نہین گر زمانہ پھر جائے
آنکھ تیری نہ بر ظفر سی پھرے

دیگر

نہین معلوم کیا ہی دلمین اونکے
کہ غصہ پھر رہا ہی دلمین اونکے

خدا جانی گمان میری طرف سی
برا ہی یا بھلا ہی دلمین اونکے

وہ کچھ کچھ جو مجھی کہہ بیٹھتے ہین
کوئی بیٹھا ہوا ہی دلمین اونکے

بتان سنگدل ہین سخت کافر
کہان خوف خدا ہی دلمین اونکے

[illegible]

ماری شب فرقت مین بسر ہوگئی ہی
جون شمع روتی روتی سحر ہوگئی تو ہی

بیچین ہونگی وہ بھی کہ ہی دلسی دلکو راہ
میری قلق کی اونکو خبر ہوگئی تو ہی

کی ہی ادہر جگر کیطرف تونی جب نگاہ
برچہی سی ایک ادہر سی ادہر ہوگئی تو ہی

کیا جانی کسکو ذبح کیا تونی مست ناز
پرخون مین آستین تری تر ہوگئی تو ہی

روئین ہین جب تصور دندان مین تیری ہم
آنسو کی بوند رشک گہر ہوگئی تو ہی

کیا جانی دیکھا کسنی تری آنکھہ سی مگر
دلکو میری کسیکی نظر ہوگئی تو ہی

دیکھوں میری وفایہ کرتی ہین کیا جفا
تقصیر مجہسی اب یہہ ظفر ہوگئی تو ہی

نسمجہو سر بفلک نالہ و فغان یہہ ہے
بلند بام محبت کا نردبان یہہ ہے

ہزار ہمنی چہپائی چہپی نہ اوسکی چاہ
جہان مین سنتی ہین چرچا جہان تہان یہہ ہے

ہماری دلسی کہان جائیگا غم دلدار
کہ اوسکی واسطی رہنی کی تو مکان یہہ ہے

ہلا دی ابروی پرخم کو تو ذرا قاتل
ہماری قتل کی شمشیر اصفہان یہہ ہے

الہی بند نہو اوسکی تیر کا روزن
اندہیری گہر کا مری دلکی تابدان یہہ ہے

نکلتی ہیر بن مو سی ہین سیکڑون شعلی
جگر مین عشقکی اوف شورش نہان یہہ ہے

جو بونچی دود جگر زیر آسمان اپنا
تو شبہہ سبکو ہو وہ ہی کہ آسمان یہہ ہے

رنگ خوبی طلبگار رہی رہین سی تیری
کیون نہ گل کاسہ بکف صورت سایل ہنجای

کیا عجب تیری تصور رہین اگر زیر نگاہ
اپنی پرچھائین پری حور شمایل ہنجای

وصف اوسکی رخ روشن کا ظفر ہو نہ رقم
تا نہ قرطاس مصفا مہ کامل ہنجاے

کہان وہ دور عیش افزا جہان ہم ہتی وہان تم ہتی
نرہتی تہی کبھی تنہا جہان ہم ہتی وہان تم ہتے
عجب عالم ہتا وہ جب زیب افزا بزم عشرت مین
برنگ ساغر و مینا جہان ہم ہتی وہان تم ہتے
مثال شمع و پروانہ بہم سرگرم دل سوزے
ہمیشہ انجمن آرا جہان ہم ہتی وہان تم ہتے
اگر ہم خار ہتی تم گل ہتی لیکن باغ الفت مین
جدا ہوتی نہ ہتی اصلا جہان ہم ہتی وہان تم ہتے
بلا سی گرچہ ہم روتی ہتی اور تم ہمیشہ ہنستی ہتے
ولیکن ابر و برق آسا جہان ہم ہتی وہان تم ہتے
جدائی ہی جو ہوتی ہتی تو صدقی اس تصور کے

ناتوان اوٹھہ کی ترا خاک چلی خاک پہری	یا تو تو ضعف سی تہرانی ہین چلتی پہرتے
ہون وہ دل تفتہ میری دود جگر کی بادل	ہر طرف آگ سی برساتی ہین چلتی پہرتے
جاتی جو دست جنونکو ہین ہوا کی مانند	ٹہوکرین گلّا ہیکو وہ کہاتی ہین چلتی پہرتے
ہمکو ہوتی ہی کہان اونسی ملاقات نصیب	پر کبھی رستہ مین ملجاتی ہین چلتی پہرتے

فکر مین بیٹھہ کی کہہ سکتا نہین کوئی ظفر
آپ جو شعر کہ فرماتی ہین چلتی پہرتے

کعبہ و دیر سی گر شیخ و برہمن ہٹتی	تیری کوچہ سی نہ ہم ای بت پرفن ہٹتی
جو کہ ہین صید محبت نہین تیری الصید فگن	زیر خنجر نہین کہنی سی وہ گردن ہٹتی
راز دل کیونکہ کہون تجہسی کہ اک لحظہ بہی	نہین ای دست تیری پاس سی دشمن ہٹتی
بوسہ تیری گل رخسار کا لین ہم کیونکر	رخ سی گیسو نہین ای غیرت گلشن ہٹتی
مجہسی یہان تک جو ادا نکو ہی جو آتی ہین ادہر	خاک سی میری بجا گر ہین وہ دامن ہٹتی
کبھی جاتی ہین اگر جانب صحرا ہی خون	گر کی ہم گور پہ مجنونکی ہین شیون ہٹتی

اے ظفر راہ نکوئی پہ چلی کیا کوئی
نفس شیطان نہین اسکی سی رہزن ہٹتی

مکدر ہو گیا عالم میری طبع مکدر سے | عجب کیا خاک جاتی آب برسی آسمان پر سے

199

دیگر

دیگر

فاتل ای جان عاشق دل ... کی گردی

قربان ہوں تیری تیغ کی ... کی گردی

ای عشق چون ... تقدیر کی گردی

بیہوشی ای دور ... ای لیا مخصانگان فلک سیر کی گردی

ہزاروں ... دل ... کی گردی

زندان میں بهی ... تیری نخجر کی گردی

مہان ... ای جان ... تیری تیغ کی گردی

۲۰۰

مصوری تیر اسب جہان مقتول کہینچا ہی
جہان میں سبکو غیرت ہوگئی حسن کی القابل
ہزاروں دل ہگیا ہو نکو ستمگر عشقمیں تونے
چہوڑا تا جو دامن اپنا چہوڑ دو رند و
جو کہینچا رنج ہی ہمنی جہان میں تیری ہاتہو نسی
عرق رخسار کا تیری ہی جو خوشبو سقدر گویا

نگار ایک لطف ہی کی کہینچنی میں طول کہینچا ہی
سر بازار تونی لاشہ مقتول کہینچا ہی
یہان سولی ہی یہ تیور و ہمعمول کہینچا ہی
کو ہمتی اس گہ ہی کیون بگڑ کر جہول کہینچا ہی
تو وہ کر کر دل رنجیدہ کو مشمول کہینچا ہی
گلاب ابر رشک گل لیکر اہی کچہ پہول کہینچا ہی

ظفر قربان جاوں اپنی ہین کلک تصوری
کہ اوسکا نقشہ اسنی واہ کیا معقول کہینچا ہی

کیا فسون یہہ شراب کرتی ہے
قتل کسکو دیکہئی تیرے
روز طوفان بپا میری سر پر
اونکی خدمت مین دیکہئی نقشہ
آتش عشق میری سینہ مین
بزم عالم مین دختر رز مجکو
تاب رخسار تیری آئینہ کو

جو اوسی بی حجاب کرتی ہے
نگہ پر عتاب کرتی ہے
میری چشم پر آب کرتی ہے
کب مجہی بار یاب کرتی ہے
جگر و دل کباب کرتی ہے
تیری مستی خراب کرتی ہے
روشن آفتاب کرتی ہے

ای بری کام جہان مین تیرے دیوانہ کو
کچھہ پڑی ہی تو بجز خانہ خرابی نہ پڑی

بھول ہی جایگا قرآن کی تلاوت زاہد
نظر اوسکو کہین آہ روی کتابی نہ پڑی

غیر سی کہہ کی وہ آیا ہی کہ آتا ہون ابہی
اوسکو جانیکی ظفر کیونکہ شتابی نہ پڑی

ایضاً

کبھی آگئی وہ جو یہان جلتی پہرتے
تو دیکہو ہوی گالیان جلتی پہرتے

بچہاتی ہین ہم زیر پا اپنی آنکہین
تمہین دیکہتی ہین جہان جلتی پہرتے

تیری قد کو کیا سرو شمشاد پہونچین
وہ ہین اس روش سی کہان جلتی پہرتے

ملا دیتا ہی خاک مین سیکڑون کو
زمین پر تو ہین آسمان جلتی پہرتے

مطلع ثانی

زبان پر مری جب کبھی خدا کا نام آتا ہی

بوقتی کہ ہر نفس سے ساتھہ اسکا نام آتا ہی

دیگر

تو نہیں دیکھی یہہ ظفر کہ تمہاری کل کی

ہمنی کل جانبی [illegible]

ہمسے کچھہ پوچھو نہ تم بات ہماری کل کی
کیا کہیں کیونکہ کٹی رات ہماری کل کے

آج شاید کسی بدگو نے تمہیں بہکایا
پھیر دی تمنے جو سوغات ہماری کل کے

گالیاں سیکڑوں دیں گھر میں بولا کر ہمکو
آپ نے خوب مدارات ہماری کل کے

آج ہی ایسے ہیں ہم جیسے کبھی پرسونکی ہوں یار
گرچہ ہی ایسی ملاقات ہماری کل کے

کل سے جو آج تلک ہمسے ہو برہم کیسے
کیا خطا آپنے اثبات ہماری کل کے

کل خوشی وصل کی تہی آج ہوا ہجر کا غم
ہو گئی آج مکافات ہماری کل کے

آج پہر بانو کو ہاتھہ اونکی لگایا تو کہا
کیا وہ تو بہول گیا لات ہماری کل کے

غم فرقت نے کیا ایسا ہی بیکل ہمکو
کوئی صورت نہیں ہیہات ہماری کل کے

زبان پر اوس بت [illegible] کا کر نام آتا ہی
خدا جانی یہہ کیسی ہی دل کو [illegible] آتا ہی
تصور میں جو عالم ہی فنا میں وہم ہی آخر
وہ آنکھوں سے نظر [illegible] خود کام آتا ہی
[illegible]

[illegible]

ہی ہی [illegible] بلا سی [illegible] دو دی اور نین [illegible]
[illegible] عالم [illegible] شوق [illegible] اور [illegible]
[illegible] خط [illegible] حاصل ہوا [illegible]
[illegible]

عشقمین دل کو نئی روز بلا سی چھٹی	بر بلا کو ہی تیری اوس لف دو تا سی چھٹی
درد دل سنکی مرا درد ہوا کیا [illegible]	آج یا ہی یہ جو اونکی ہی دوا سی چھٹی
جیمین آتا ہی کہ لون اپنی چھٹی بکر بوسے	نہ ہی لب یہ مسی اونکی ذرا سی چھٹی
چشم مخمور تیری سرخ اور اوسمین کاجل	واہ کیا ساتھ شفق کی ہی گھٹا سی چھٹی
خاک کو جسکی تیری تن پہ ہی مہر زیبا	ایک تن زیب کی ہی تنگ قبا سی چھٹی
دیکھئی کیا ہو تیری جنبش مژگان قاتل	جہاں گر پہنچی میری تجھ قضا سی چھٹی

الظفر توڑ ہی گئی شیشہ می بزم مین رات
روح اگر کسی بیکس کی جو ہما سی چھٹی

میری اونکی کیا بنی اونکی تو خصلت اور ہے	میری عادت اور ہی میری طبیعت اور ہے

مطلع ثانی

کوئی دم مہمان تیرا ہمارا فرقت اور ہے	آج ای عیسی نفس کچھ اوسکی حالت اور ہے
عشقمین ہوتا ہو اونکی عقبامین رسوائی خلق	ہوتی اونکی حسن کے اوتنی ہی شہرت اور ہے
ماہ تابان جانتا ہی تجکو عالم پر غلط	تیرا تو عالم ہی کچھ ایسا طلعت اور ہے
ہاتھ سی تیری ہوا گر ایک ہی قاتل شہید	دو سر موجود ہان شہادت اور ہے
ہی دل جس دن سی اوس آفت جانکو دیا	روز میری واسطے آفت پہ آفت اور ہے

مطلع ثانی

[illegible]

۲۰۳

[illegible]

دیگر

[illegible]

نالو سے گرا دے اُڑا دون چرخ کہن کی ٹکری ۔ اوڑتی پہرین ہوا مین نالسے تکی ٹکری

کرتا برابری گر قد سے تیری تو گرتی ۔ اُڑ دیتی جبر گر ہم سرو چمنکی ٹکڑے

ڈھونڈ ہا نشان جو ہمنے تا مسند اودمن گلیمین ۔ کچہہ ہا ہی سرکی ٹکڑی اور کچہہ بدنکی ٹکری

کس جا رنگ سے یہہ دیوانہ ہی ہہین کا ۔ گلی گئی ہین اپنی جو بیرہن کی ٹکری

تو دامن دشت کی بہی اُڑ جاتینگی کبہی دن ۔ ہاتھو لسے اس ہمارے دیوانہ پن کی ٹکری

ہو دے قطع ہرگز ظالم تیری محبت ۔ تیغ ستم سے گر ہون اس خستہ تنکی ٹکری

سنگین دیوٹسے اپنا دل الطفر لگانا
کرتی ہین پتہر و لسے دُرغدان کی ٹکرے

ہم جو ہین یاد تیرا جلوہ قامت کرتی ۔ سر پہ ہین اپنے بپا آپ قیامت کرتی

مطلع ثانی

جو ہین ہمپہ ہم اوسے ہین محبت کرتے ۔ جنکو الفت نہین ہم اوسے ہین الفت کرتے

تہا کمین اونکو ملانا تہا ہمارا منظور ۔ دور کسطرح سے وہ دل کی کدورت کرتی

کرتی ظاہر تو ہین وہ منہہ پہ ہمارے لغزش ۔ سنتے غایب مین تو کیا ہین شکایت کرتی

ہین لبس از مرگ بہی اپنی الم و رنج رفیق ۔ آفرین اب بہی نہین ترک رفاقت کرتی

ایسے مانوس ہین جسکی تیری تنہائی سے ۔ اپنے سایہ کو بہی ہین دیکہکی وحشت کرتی

باغ جہان مین تیری ادا دل ہو دی
کس شمع رو کو بزم جہان مین ہی فروغ
برش سی جسکی ہوتا ہی عالم کا دل دو نیم
اوس مہر وش کی سامنی جسکی گا کیا کوی
رخسار نازنین تیری وہ ہین کہ مہر و مہ
کیا کیا تڑپہ کی برش تیغ نگاہ کی

گل کو کہان یہہ باغ مین حاصل ہو دی
جو آج تیری غیرت محفل ہو دے
تیغ ادا کی تیری وہ قاتل ہو دے
دیکہی ہوی تیری نہ کامل ہو دے
شمس و قمر کی جسکی مقابل ہو دے
قاتل دکہا را تیرا بسمل ہو دے

اوس حور وش کو دیکہا نہین اسنی اے ظفر
کرتا جو اتنی ناصح عاقل ہو دے

مجکو وہان کون اوٹہا کی لیجاے
جب گرفتار دام زلف ہو دل
دیکہی کس اجل گرفتہ کو
دلکو وہ تاڑ لے سی نظر وہین
کسکا مقدور اوسکی دہن تک
پہر وہ جوری سی دیکہتا ہی ادہر
جائین بہی ہم تو وہ نہ آنی دی

گریہ شاید بہا کی لیجاے
تاب کسکو جہڑا کی لیجاے
آج قاتل نگا کی لیجاے
لاکہہ کوئی چہپا کی لیجاے
ہاتہہ اپنا بڑہا کی لیجاے
دل میرا او را کی لیجاے
غیر کو آپ آ کی لیجاے

[illegible]

دیکھی پری کو یار سی حسن مین کیا مناسبت	دیکھی نہین تو کیا ہوا ہمنی سنی تو ہی
سرو قد ونکی تو دلا پوچھ نہ دوستی کا حال	تونی نہال سرو کی لی بری سی تو ہی
ڈرتا ہی جی کہ دیکھیی ہمکو دکھائین کیا نصیب	ہمنی تیری شکایت کم نظری سی تو ہی
دلکی میری نگین نی کچھہ پایا ہی نام آوری	گریہ نگین جم کی پائی ناموری سی تو ہی
تیرا سا غمزہ دیکھتی ہی پہہ کسی مین یا نہین	در پہ یوہ جو ہمین ہی عشوہ گری سی تو ہی

گو وہ نہ دیکھی آنکھہ سی ہمکو پر اوسکی عشق مین
جو کہ مصیبت اے ظفر ہمنی بھری سی تو ہی

نامہ بر کیا میر دینی کو ہی آیا دہو کی	خط کسی اور کا جو مجھکو دکھایا دہوکی
مین بتہوڑونگا تیرا حشر کو دامن قاتل	تونی گو خون کو دامن سی چھپایا دہوکی
پانو دہلوائی کب اوسنی کہ ادب سی ہمنی	پانو کو اوسکی نہ ہاتھہ اپنا لگایا دہوکی
کون گلشن مین ہی گامی گلرنگ جو گل	آب شبنم سی پیالہ کو ہی لایا دہوکی
گو میری گریہ سی پانی میری سر سی گذرا	پر جو لکھا تھا جبین پر نہ مٹایا دہوکی
دیکھا کیا اسکی سوا اور کہ دینی تجھکو	یا فریب آتی ہین ہوش رہا یا دہوکی

ہی سیہ کار ظفر اسکی سیہ نامہ کو
کر سفید آب سی رحمت کی خدایا دہوکی

مطلع ثانی

[illegible]

ہو عرق آب شرم رنگ ابر نو بہار
ہنگام گریہ اس مژہ تر کے سامنے

کیونکر نکلوں جلا نہیں سنواری جس زنگکو
سو سو دا اسے آئینہ دہر کے سامنے

تدبیر لوگ کرتے ہیں کیا کیا برای ظفر
چلتی نہیں کسیکی مقدر کے سامنے

عشق بن اید ل زار و حزیں ہے کون کسیکی خاطر سے
کھوتا اپنی جان یوہیں ہے کون کسیکی خاطر سے

جو ہے مرے سے عشق کی واقف وہی گوارا کرتا ہے
کہاتا زخم خنجر کیں ہے کون کسیکی خاطر سے

کھینچے ہے لیجاتا جسکو جذبہ شوق وہ جاتا ہے
جاتا کسیکے در کی قریں ہے کون کسیکی خاطر سے

ہیں یہہ ہمیں جو کرتے تیرے نذر ہم اپنا گوہر دل
دیتا ایسا در ثمیں ہے کون کسیکی خاطر سے

نام ورے ہو اور کی خاطر سینہ خراشی اپنی لیئے
کرتا کام یہہ غیر نگیں ہے کون کسیکی خاطر سے

لطف و عنایت مہر و مروت ای بت کافر کچھہ تو ہو

۲۰۷

ہو جائیں کیون نہ انجم شب تاب بے فروغ
نی گل کو یہان ثبات نہ شبنم کو ہی قرار

ملکر مسی جو دانتو نمین وہ مہ لقا ہنسی
کیا ردی اس چمن کو کوئی اور کر گیا

پروانہ کو ہی عشق مین جلنی سی اپنی کام
بہ روا نہین کہ شمع ظفر روئی یا ہنسی

سرشک خون کو اپنا رزق جانا ہی تو ہمنی ہے
گوارا کر لیا یہہ آب و دانہ ہی تو ہمنی ہے

تیری زلفونکی آرایش جو کی آنکھونسی ہمنی کی
بنایا پنجہ مژگان کو شانا ہی تو ہمنی ہے

کہی جسنی کہانی تیری آگی اوسنی ابرو کی
کیا جسنی بیان اپنا فسانا ہی تو ہمنی ہے

لگانا تیر مژگان سیکہا ہی تو وہ کمان ابرو
بنا کر رکہہ دیا دل کو نشانا ہی تو ہمنی ہے

جو سر مانگا دیا تو جان مانگی جان حاضر کی
تیرا گر حکم ای سفاک مانا ہی تو ہمنی ہے

زمانی مین اگر ہی دوستی ہستی تو ہمکو ہی
بنایا دشمن اپنا اک زمانا ہی تو ہمنی ہے

ظفر ہی نازیون تو سبکو اپنی شعر گوئی پر
کہا پر کوئی شعر عاشقانا ہی تو ہمنی ہے

جو اپنی کوتہی کی وہ مہ جمال اوبر جائے
تو پہر کسیکی نظر کیا مجال اوپر جائے

کری وعدہ یک مہ وہ سال بہر مین وفا
گذر نہ سال کی تا اور سال اوپر جائے

بغیر جان لئی چہوڑتی ہی کب وہ زلف
یہہ وہ وبال نہین جو وبال اوپر جائے

مطلع ثانی

جھڑی جو باندھ کی برساتی اشک چشم سے ہم
درخت سیکڑوں سوکھی ہوئی ہری کرتی

وہ ذکر کرتی اگر میری تلخ کامی کا
نجاتی تلخی اگر لاکھہ غرغری کرتی

نکرتی بس کبھی ہم میکشی سی ایساقی
اگرچہ سیکڑوں خالی سبو بھری کرتی

گئی نہ مر کی بھی خانہ خرابی عشاق
خراب ڈھائی ہو تم اونکی مقبری کرتی

وہ کیوں نہ تنگ ہوں جنکو ہو پاس شرم ظفر
کہ اس زمانی میں ہیں جین مسخری کرتی

اگر ابر سیہ یہ میری مژگان تر کا ہے
تو کھینچی ایک بر تو میری آہ پر شرر کا ہے

بیان کرتا ہے واعظ جسکو عالم قصر جنت کا
تو پھر جاتا میری آنکھوں میں نقشہ اوسکی گھر کا ہے

وہ سر سے باندھ دے پھر دوپٹا صندلی اپنا
علاج اوسکو اگر منظور میری درد سر کا ہے

خدا دے طاقت پرواز اور اس طایر دل کو
کہ اسکو کام کرنا یہہ بھی مرغ نامہ بر کا ہے

نہیں جاے اقامت یہاں کہ ہر غنچہ نے پھلے ہے
لگا باد بہار گلشنمیں رخت اپنی سفر کا ہے

نہیں خورشید محشر آسمان شاید اوٹھا لایا
کوئی اوڑا ہوا پھاہا یا میر داغ جگر کا ہے

معطر جاہتی اوسکا کفن ہو عطر فتنہ سے
کہ جو کشتہ ستمگر تیری چشم فتنہ گر کا ہے

نہ پردہ ہی نہ برقع ہی نہ ہی منہہ پہ نقاب اسکے
نہ دیکھیں ہم اگر اوسکو قصور اپنی نظر کا ہے

نہیں ہمکو کوئی ہے یہی عنان اختیار دل
ارادہ ای ظفر اسکا جدہر کا ہے اودہر کا ہے

جب قلق میں دلکا اپنی منہہ سی کرتا ہوں بیان
کچھہ کلیجا منہہ کو ای صیاد گر آتا تو ہی

گو نہیں آتا بھلا ہی برای کی سوا
ہمنشین پھر اخیال اوسکو مگر آتا تو ہی

دی ہی پھر کر جام می غیر ونکو وہ بزم مین
دیکھکر یہہ دل پھر احسرتسی بھر آتا تو ہی

ہوگیا راہ محبت مین بلاسی خاک مین
پر غنیمت ہی وہ میری خاک پر آتا تو ہی

ہی ہمنی کیا کیا اور جا ہیئی کرنا تھا کیا
اسکا ایک افسوس ہمکو اے ظفر آتا تو ہی

برا کہا تمہین ہمنی زبانسی کیا ہی
تمہین بتاو سنا تمنی کانسی کیا ہی

جب اپنی جان تمہین ہین میری جان جانا
تو پھر عزیز کوئی چیز جانسی کیا ہی

چھپای غنچہ گل کیون نہ اپنی خوشبو کو
کہ نسبت اوسکو تیری عطر دانسی کیا ہی

کری ہی کوچہ جانان کا قصد جو قاصد
کہین ارادہ سفر کا جہانسی کیا ہی

پس از فنا بھی نہین دلکو چھوڑتا غم یار
اسی بھی دیکھو تو الفت اس امکانسی کیا ہی

کری جو ابرو و مژگانسی میری دلکو شگاف
تو پھر غرض اوسی تیر و کمانسی کیا ہی

سوای سینہ خراشی و روسیاہی کی
نگین کو فایدہ نام و نشانسی کیا ہی

جو شکوہ ہی تو ہمین اپنی طالع بد کا
گلہ ستارہ گی کیا آسمانسی کیا ہی

ظفر جو حال ہی تیرا وہ خوب جانی ہی یار
نکر بیان اوسی حاصل بیانسی کیا ہی

دیگر

جو سیکھی ہی اے شوخ ماہ طلعت بام پر چڑہ کر بنانا
تو بنتی ٹوٹتی ہین اور زمینی دو مہینی سے

نہ بلبل ہی نہ قمری بزم گلشن مین ہزار افسوس
فقط زاغ و زغن سے ہین یہ گلشن دو مہینی سے

نہین آتی کبھی ہر گز وہ یہانتک دو گھڑی کو بھی
بہہ اونکی یہا رہی ہین دلمین یہ کینی دو مہینی سے

ہم تو انکی بسر دہری دو مہینی سے جو دیکھی ہے
تو آتی ہین مجھی ڈہونڈہی کی سینی دو مہینی سے

عوض اسکی جو کی بکماہ تیری ساتھہ بیٹھی
پڑی ہی غمسی لہو کی گھونٹ پینی دو مہینی سے

ظفر ایک دو مہینی ہم جو بیٹھی ہین قرین اسکی
تو ہین کچھہ ادر ہی اپنی قرینی دو مہینی سے

دیگر

ہمین تو خط کی خبر ساری تیری گھر سی کہلے
چہپا نہ بات کو تو کہدی نامہ بر سی کہلے

ہماری تیری محبت کی بات آج تلک
نکچھہ ادہر سی کہلی اور نکچھہ ادہر سی کہلے

کسی سی کچھہ تو ہی وعدہ کہ آتی اودہی رات
جو اونکی ٹوٹی تو ہی آج دوپہر سی کہلے

ہمین تو کشف محبت سی سب ہے تیری خبر
زبان سی کہتی نہین گو کسی بشر سی کہلے

کسیکے نوک مژہ وہ چبھی رگ جان مین
نہ ایسی چارہ گر و فصد نشتر سی کہلے

رخ آفتاب قیامت کا زرد ہو ویگا
جو بیٹھی اپنی ہی داغ دل و جگر سی کہلے

نہین ہی راز محبت سی کوئی بہی آگاہ
کہلی جو ہمکو حقیقت تو کچھہ ظفر سی کہلے

مطلع ثانی

اوٹھینگی اور ہی کچھ سو طرح کی فتنی
گو ابھی آج اپنی ہین وہ اوتر کی بیٹھی

اب ادر اسکا رونا کیا جانی کیا کریگا
کتنی پیکان سی بیٹھی اس چشم تر کی بیٹھی

جو چاہتا سو کہتا اوٹھہ لی وہ دیکھی نامہ
منہہ پر نہ بات آئی کچھ نامہ بر کی بیٹھی

دشوار ضعف سی ہی یہان اوٹھنا بیٹھنا ہے
ہم آہ کرکی اوٹھی اور آہ بھر کی بیٹھی

اوٹھی عدو بگڑ کر کیا کیا کلیجی اپنی
کلپا کی ہم جو گھر مین اوس فتنہ گر کی بیٹھی

مقدور کیا کہ جائی اوٹھکر کہین وہ شکوہ
دروازہ پر ہین اوسکی دربان ظفر کی بیٹھی

قطعہ

بیمروت وہ ہمین کہتی ہین لو خاصی کہی
بیمروت ہم کہ وہ ای دوست تو خاصی کہی

بات ہی بات کوی بات جب ہم تم کرین
ہم کہین خاصی کہی تم ہی کہو خاصی کہی

نکہت گیسوی جانان ہمدم موجہ ادری
مشک مین بھی کہتی ہوا اوسکی سنی خاصی کہی

اور تو باتین تمہاری خیر خاصی ہین نہین
ترک الفت کی مگر ای ناصح خاصی کہی

جب کبھی کہتا ہون اوسکو سے عنایت ہو مجھے
منہہ بنا کر کہتا ہی وہ تند خو خاصی کہی

جو کبھی وہ بات منہہ سی ہو اگر کیسی ہی بات
ہی یہی شرط ادب تم ہی کہو خاصی کہی

جب کہا دل نی کہ چلئی کوی جانا نہین ظفر
ہمنی بھی دل سی کہا اچھا چلو خاصی کہی

اے شرر تو جو شرر لستی نہ ہنستا تو قضا سے
کیوں تیری ہستی موہوم پہ ہنستی اتنی

ابر مژگان نے یہ اشکوں کی لگا دی ہے جھڑی
کبھی دیکھی نہیں بدلی ہے برستی اتنی

حق پرستی میں کوئی دم جو بسر ہو بہتر
اے ظفر خوب نہیں بادہ پرستی اتنی

دل ربا کیا خطا ہمیں سے ہوئے
ایسی تقصیر کیا ہمیں سے ہوئے

ہے وہ برہم جو چھیڑنے ہتی زلف
سچ ہے سر زد خطا ہمیں سے ہوئے

دل نہ دینا تو نکو تھا ناصح
بات بیجا بجا ہمیں سے ہوئے

ہو فدائی یہ مر گئے ہیں سدے
ہو فدا یہ وفا ہمیں سے ہوئے

اوسکی تو بہی کیا تجہی آگاہ
ہو قوفی صبا ہمیں سے ہوئے

گذرے سر سے نماز عشقمیں ہم
ہو ہے گر یہ ادا ہمیں سے ہوئے

دختر رز کو نہ منہہ لگانا تہا
دو بد و بیجا ہمیں سے ہوئے

شانہ بہی چھیڑتا تہا کیوں برہم
تیری زلف دوتا ہمیں سے ہوئے

دل بلبل میں تہا نہ درد ظفر
وہ بہی درد آشنا ہمیں سے ہوئے

کبھی شاید وہ ذرا ہہاںک لے ہٹ میں سے
نہیں ٹلتی ہم اس امید میں جو کہیٹ میں

بات ایسی بد زبان سی کیا کری کوئی ظفر
دی جو تکرار سا جواب ایک بار دسکو تو رکی

کسکی اوسی منتظر دل محزون کی الٹا بلٹی ہے
کی جو صبا ہی زلف معنبر گو نکی الٹا بلٹی ہے
اولٹی ہی تقدیر وگرنہ کرتا دوا مین روز طبیب
تیری مریض چشم پر افسون کی الٹا بلٹی ہے
دیکھہ کی شانہ اون بالون مین کہتا دل دیوانہ ہے
ظالم تونی اس لشکر مین کیونکی الٹا بلٹی ہے
جنبش مژگان دیکھہ کی دل پھر زیر و زبر ہوجائی کیون
تیری چشم غارتگر نی یون کی الٹا بلٹی ہے
اور نظر افزونی آئی عشق جنون انگیز کی ہے
ہمنی دفتر دانش کی جون جو نکی الٹا بلٹی ہے
پیچ کی ہی جو بات تو اوسکا باندہنا ہی دشوار بڑا
فکر کمر مین روز یہان مضمونکی الٹا بلٹی ہے

اپنی سخن سی پھرتی ہین جو ہین لوگ سخن فہم
ہوتی ظفر یہان باتین مردودونکی الٹا بلٹی ہے

دیگر

دیگر

۲۱۵

نالہ و فریاد و اشک و آہ یہہ قاصد تیرے	تیری کوچیں سدا ایجان سب جاتی رہی

یوں تو کہنی کی لیئی کل ای ظفر انسان ہیں
پر حقیقت میں جو تہی انسان سب جاتی رہی

احمق ہیں وہ جو شوکت و حشمت ہیں ڈہونڈہتی	دانا تہی کو جو مایہ نخوت ہیں ڈہونڈہتی

مطلع ثانی

دیدہ ہمارے کسکی شباہت ہیں ڈہونڈہتی	باقی نہیں جو پہرتی وہ صورت ہیں ڈہونڈہتی
دنیا کی ملک و مال نہ ڈہونڈیں خدا طلب	سب سے الگ وہ گوشہ خلوت ہیں ڈہونڈہتی
جو کشتگان قامت جانانہ ہیں بلطف	وہی مزہ وہ تابہ قیامت ہیں ڈہونڈہتی
ایسا ہو کچہہ عدو میں اور انہیں ہو شمنی	ہم پہرتی نقش بغض و عداوت ہیں ڈہونڈہتی
گویا وہ نخل بید سے ہیں ڈہونڈتی ثمر	جو ہم سے دو تو کسی مروت ہیں ڈہونڈہتی
جلتی ہے باغ دل میں تو باد سموم ہجر	ہم بہی ہیں کیا جو ہمیں طراوت ہیں ڈہونڈہتی
پہرتی چراغ مہر لیئی ہیں یہہ نہہ سپہر	تجہسا جو کوئی آئینہ طلعت ہیں ڈہونڈہتی

ہم ڈہونڈتی ہیں اوسکی عنایت فقط ظفر
نی تخت ڈہونڈتی ہیں نہ دولت ہیں ڈہونڈہتی

وہ آتی آتی کر کی جو کچہہ وہم رہ گئی	ہم ایک آہ کہینچ کی بس دم رہ گئی

[illegible]

تہونکی ہم تصور مین جو شب بہر آج جاگی ہی	تو جلوی اک خدائی کی ظفر انکہونکی آگی تہی

مطلع ثانی

ہم دشت جنون مین قیس و رہم کل جو بہا گی ہی	وہ ہی سوی قدم ہمسی بہا او رہم اوس آگی تہی
شب احد اکو بلایا تہا جو گہر مین آوہی چور سے	کسی ڈہب سی لیس دیوار ہم بہی جا ہی لا گی تہی
دہی زخم دل سوزان مین جب چرچ ہی نا نکی	تو گرمی سی ہی تار شعاع مہر تاگی تہی
تصور تہا جو آنکہون مین کسیکی زلف سرکش کا	تو کالی ناگ لہراتی سیری انکہونکی آگی تہی
جو سوی ہی تو ایسی ہی کہ صبح حشر کو اوٹہی	جو جاگی ہی شب فرقت مین ہم ایسی جاگی تہی

نکو نکر یاد آتین ہر گہڑی اونکی ہمین باتین
وہی کچہہ خوب ہتی لوگ ظفر جو ہمسی آگی ہتی

یون تو لکہا او نہین سب کچہہ ہی نچہوڑا باقی	ایک فقط رنگینی تحریر مچلکا باقی

مطلع ثانی

کو لسا حسن بتان مین رہا جلوہ باقی	کہتا زاہد جو ہی دیدار خدا کا باقی
قصۂ غم ہی دراز اتنا جو کہنی بیٹہین	ہو چکین حشر کئی پہر رہی کہنا باقی
رحم الیسو غم عشق کہ ہاتہو لسنی تیرے	نرہا دل نہ جگر اور کلیجا باقی
ٹہو کرین فتنۂ محشر ہی ہین کہاتی لاکہو	تیری رفتار نی ظالم کسی چہوڑا باقی

[illegible]

ہم عجب رنگ سے میخانہ ہستی میں رہے
لشکر اشک رواں ساتھ ہے اپنے ہر جا
اونچے نیچے ہیں مکاں گرچہ بنائے تو کیا
ابر مژگاں کی ہیں بادہ مہینے ہیں جھڑے
سخت حیرانی جو یہ ہے تو یقیں ہے مجکو
جو رہے زہد ریائی میں ہمیشہ مشغول

شغل سب چھوڑ دیئے بادہ پرستی میں رہے
کب خرابہ میں رہے جب ہے بستی میں رہے
نہ بلندی میں رہے کوئی نہ پستی میں رہے
گھر کوئی کیونکہ بہر اس ہیولی پرستی میں رہے
دم بھی قاتل نہ تیری تیغ دو دستی میں رہے
حق پرستی میں تو کیا خلق پرستی میں رہے

اے ظفر بادہ وحدت سے جو سبکے ہیں ہو سرور
ہوش میں آئے نہ پھر عالم مستی میں رہے

تیری قدرت کو کون پہچانے
طایر وہم کی ہیں پر جلتے
ایسی آنکھیں کہاں کسی کی ہیں
بن تیری جان نثار کی پیاری
زلف جانان بغیر اے دل اور
پھوڑ سر پتھر و نسی اے فرہاد
دوست اپنے ہوئے ظفر دشمن

تیری حکمت کو کون پہچانے
تیری رفعت کو کون پہچانے
تیری صورت کو کون پہچانے
تیری حضلت کو کون پہچانے
تیری شامت کو کون پہچانے
تیری محنت کو کون پہچانے
اس مصیبت کو کون پہچانے

۲۱۷

دیگر

نہ ہرگز دختِ رز کو بزم میں رندو کبھی جانا تھا
بھو بھی نام وہاں جا کر یہ مردار اپنی ہاتھوں سے

ظفر اس لوگ فخر کا بکا لعتور اب کہیں چھوڑو
خبیہودہ اپنی انکھو نمیت ہو کیوں خار اپنی ہاتھوں سے

جو دلمیں رکھی تھی اب تک چھپا ہی گلی
سو ہمنی اونسی کہی جو زبان پر آئی گلے

خدا کری کہ یہاں تک ذرا وہ آجائی
ہیں دلمیں جتنی کرون اونسی بھی سو اگلے

شبِ وصال تو گذری گلہ گذاری میں
تمہاری دلمیں بلا ہیں کوئی سمائی گلے

کہی ہے دل اگر آئیں کرون گلی اونسی
ابھی جو آئیں تو پیاری بھو لجائی گلے

نہیں وہ لوگ جو سنتی تھی شکوے کچھ دلکی
کرینگی کس سی ہم اب دلکی اپنی ہائی گلے

ہنسی میں لاکھوں گلی کر گئی نہ وہ سمجھی
میری رقیبوں نی اونکو مری جتائی گلے

بھرے ہیں تیری ظرفسی ظفر کی جو دلمیں
کسیکو آج تلک وہ نہیں سنائی گلے

عاشقوں سی کوچہ قاتلمیں کبھا گھم ہے
اور وہ خنجر بکف پھرتا ہی مجکو سہم ہے

دل تو لیا ہم جانتک رکھتی نہیں تجھسی عزیز
پھر جو تو یوں آزماتا ہی تجھی کچھ وہم ہے

سوزِ الفت نی جلا کر خاک ایسا کر دیا
میرے حالت دیکھہ خلقت رہ گئی بس دہم ہے

ابھی کہاں ذرا انجہان ہی گیا فقط جلا او بھا
ترک گردون بھی تیری ناوک سی رکھتا سہم ہے

[illegible]

ہمسی ایجا نہاں اک تیرا دل بہر آیا | غم نہا اہل جہان جتنی ہیں ساری بہر لے

پاس کب کرنی کسیکا ہین ظفر وہ بیباک
تیر سی جو آپ ہی اپنی ہون اوتاری بہر لے

تیری کوچے مین جو مدفن کو بجا دلبر ملی
تو ملاخطا ہر اگر ہمسی تو پہر کیا فایدہ
میری جانب سی ہادی تیری دلمین غبار
جب ملای ہاتک ذرا تصویر مجنو لسی تو صاف
تیرا او لسنوی ڈری بہاہی عشق مین
ہوگئی ہم ذبیح الظالم جو تیری ہاتہ سی

خاکمین بہت آرزوی عاشق مضطر ملی
جب طبیعت ہی نہ تیری ای بت کافر ملی
خاکسی خاک اپنی ظالم گور کی اندر ملی
تیری دیوانیکی صورت لہی بری ابتر ملی
دیکہہ تو ہی کیا ہی دولت مجکو ہم سر ملی
جو مزا اپنی ہی وہ تیری تہ خنجر ملی

ہی جو فوج اشک مین نالہ علم دار اے ظفر
غشکی جانب سی خدمت کیا ہی بالا تر ملی

لوگون نی لکہی وہان کی خبر تیری گری کے | ہمنی بہی ہان خط بہ نظر تیری وانکی

مطلع ثانی

الفت کی جو آنکہہ آہمنی ادہر تیری دیکہی | تاثیر محبت نی مگر تیری دیکہی
کیا عیش مین گذرین ہمین دو دن جو ملاقات | ٹہرائی نواہ رشک قمر تیری دیکہی

٢١٩

[illegible]

دیگر

[illegible]

دیگر

مطلع ثانی

[illegible]

داغ جنون جو افسر شاہی ہی عشق مین
آہ رسا کا ہمکو سہارا ہی ضعف مین
یارب ہو خیر اوس صف مژگان مین دل گہرا
الشیخ تیری بات کا جو اعتبار کیا
اداب راہ عشق سکہانیکی واسطے
تو آپ افسوس ہی باعث غفلت لعبید ہی

تو فوج اپنی اشک ہی نالہ النقیب ہی
العشق تو نے دی ہمین اچھی جریب ہی
وہ فوج نیزہ باز ہی اور یہ غریب ہی
جو غنچہ تیری جیب کی ایک ہی جیب ہی
ولسی ہمین کوئی بہی زیادہ ادیب ہی
وہ تو و گرنہ تیری بہت ہی قریب ہی

محراب ہی جو ابروی جانان تو اے ظفر
بینی یہ خال ہی سر منبر خطیب ہی

جب وہان تک میری یاد جگر پہنچ گئی
ایکدن اسی میری خاک کی مٹی ہی خراب
گنبد چرخ کی ہو جائینگی ٹکری ٹکری
رات کیا کیا نخیال رخ جانان آیا
مرگ عاشق سی ہی تو بیخبر اپنک افسوس
تیر اگر یہ کوئی طوفان ہی کہ موج یم اشک
فائدہ کیا ہی شکایت سی کہ اوسکی ہاتون

حال کی میری اونہین کچھ تو خبر پہنچ گئی
بارہی اوس کو چمین ہی باد سحر پہنچ گئی
ضرب نالہ کوئی اپنی اگر پہنچ گئی
عارض ماہ یہ جب اپنی نظر پہنچ گئی
یہ تو ہی تری جانی مین خبر پہنچ گئی
کشتی چرخ تک اے دیدہ تر پہنچ گئی
ہمکو ایذا جو بہو بخشی ہی ظفر پہنچ گئی

[illegible]

خازن مخزن اسرار نہیں ہو کہ قضا | ابکی پاس کلید در دولت لائے
اس خزانہ سے مجھے بھی تو عنایت کچھ ہو | میری قسمت نہیں ای گنج سعادت لائے
بھی یقین ابکی آتی سے وہ ملجا کے | گردش چرخ ستمگر سے جو آفت لائے

ہو گیا آپ کا اسطرح سے آنا جو ادھر
کشش شوق ظفر سے نہیں حضرت لائے

سچ ہے یہ بر شک جو رسب کہدی | خامشی کیا ضرور سب کہدی
کہیں گہہ ہو جو راز پوشیدہ | کیا چھپانا ضرور سب کہدی
بی تا هدف انکو حجاب | ہو ہی جسکا قصور سب کہدی
تا گریبان اپنی منہ ڈالیں | گر تجھے ہے شعور سب کہدی
ہو نا سمجھ ہو ہی قصور اپنا | اور ہماری قصور سب کہدی
کچھ بھی ہے اسن نہ کہہ لگ سے لیتے | ہو گئی تو ناصبور سب کہدی
پاس کسی کے بھی نہ کہنی ہیں | خوف کر دلسی دور سب کہدی
سنگدل کچھ کہنی سے تیری | شیشہ دل ہی چور سب کہدی

ز خدا سے نہ کر ظفر سے دریغ
ہے ابت بہ عذر سب کہدی

٢٢١

ای ظفر روز تو جانی زمین [illegible] غرور کی
لکھی ہیں [illegible] کبھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

لگاتی ہین جوان آہین دلونسی دل ظفر اپنا
تو لوہی کی جنی ہین یہان وہ غم برد رجاتی

قفس مین بسد الصیاد تونی کرکی پر کترے
بہت اوڑ اوڑکی گھر صیاد نی تیرا کی جاتا تہا
جو نام سیر گلشن لی ذرا صیاد کی آگے
قفس مین چہاڑکی پر گراسیران قفس بولین
بنا کر نامہ پر اپنا کبوتر ہمنی وہان بہیجا
ہزارون مرغ ہمنی نامہ پر ابہی پر سکی

بکہو ڑا اور گئی لو ہین ہماری پر بر [illegible]
گئی ہی آخر سن مرغ دل مضطر [illegible]
ابہی بلبل شوریدہ منغ و سر کی پر [illegible]
گلو او نکی دبا کر وہ تلی خنجر کی پر [illegible]
کہین جائین گہر مین ا وسن کا [illegible]
پری رویوان نی نہی ہین کیا [illegible]

ظفر غنچو نکو وہ کترے نکتری صحن گلشن مین
دل عشاق کو مقراض مین ہان دہر کی پر کترے

جو باتین کہی گا عدو سو طرح کے
نہ نکلا فلک ایک ارمان اپنا
کہی تو جو ایک ترک الفت کی ناصح
میری خون کو تو ہزار اب چہپائی
سُنی ایک تو سہی یہ کس کس مزے سے

تو سنکر رہیگا کبہو سو طرح [illegible]
رہی دل ہی مین آرزو سو طرح [illegible]
ابہی ہو بری گفتگو سو طرح [illegible]
نکلتی ہی باتو نین بو سو طرح [illegible]
تیری گالیان تند خو سو طرح کے

[illegible]

[illegible]

خدا سی ڈرو دشمنی ہاہمسی رکہو
وہ داہونگہ رام ہوتا جو ابنا

اگر درد دلکی دوا کچہہ بناتی
نہین ہمدم ایسی حبیبونکی ہوتے

محبت عیان اور نہان عداوت
تو کاہیکو جیتی رقیبونکی ہوتے

ادا یافتہ ہین جو روز ازل کی
تو بہر ہم ہی قایل طبیبونکی ہوتے

تیرا خال بینی سی سمجھی ہہ نکتہ
عجب رنگ ہین ان حبیبونکی ہوتے

وہ محتاج کب ہین ادیبونکی ہوتے

کہ منبر ہین اونچی خطیبونکی ہوتے

ظفر خار پہلو مین کیون گلکی ہوتی
جو اچہی نصیب عندلیبونکی ہوتے

کہہ سکا ہم نہین کسی عنوان کہول کی
راز نہان کو کیا کہین ہر آن کہول کی

مطلع ثانی

کہتی ہین ہم بت نادان کہولکی
مدلستی تجہہ پہ مرتی ہین کس کان کہول کی

بیہو بجی علل بہیس مین شب ہم جو گہر تیری
بجپا ہی در کو کیا تیری دربان کہول کی

خورشید پہ ابر دہوان دہار رہا
آیا وہ منہہ پہ زلف پریشان کہول کی

کیون مجکو دہیرو کمان ڈہونڈتا ہی تو
مجہسی نقتی کہدی ہہ تیری قربان کہول کی

خورشید حشر ہی ہو رخ زرد چار گہ
دکہلاؤن داغ سینہ گریبان کہول کی

[illegible]

دیگر

زال دنیا بہی لڑاکا ہی بلا ہر ایک سے	ہر جگہ پہرتی ہی ہوا یک جگہ لڑتی ہی
آنکہ تیری ہی غضب ایک فقط کیا مجہسے	یہہ ہزاروں سے ہی ای غیرت مہ لڑتی ہی
گر برس جای تو کیفیت مے تو ستی ہی	آنکہہ ستونکی سوی ابر سیہ لڑتی ہی

ظفر ہمتو کسی سے نہین لڑتی پہرتی
خلق ہمسی یونہین بےجرم وگنہ لڑتی ہی

جو فکر جاہ و حشمت و دولت مین پڑ گئے	وہ ہوشیار ہو چکی غفلت مین پڑ گئے

مطلع ثانی

ہم جو کسیکی رنج محبت مین پڑ گئے	بیٹھی بٹھائی کیسی مصیبت مین پڑ گئے
مینی تو اونسی دوستی کی تہی نہ دشمنی	پہر لطف سی کیون وہ عداوت مین پڑ گئے
کسطرح ہمسی وہ نکرین بےمروتے	اب اور ہی کسیکی مروت مین پڑ گئے
دنیا کو ہمنے سمجہی تہی آرام کی جگہہ	آکر یہان کچہہ اور ہی محنت مین پڑ گئے
دیکہو جنون پہرائیگا کب تک برہنہ پا	پانو نمین چہالی وادی وحشت مین پڑ گئے
چلتا ہی کم جہوٹ ہی ہی خوب آج کل	سچ بول کر ہم اور قیامت مین پڑ گئے
چہٹتا نہین ہی ہاتہ سی کیون اونکی آئینہ	کیا اپنی عشق خوبی صورت مین پڑ گئے
برقع کی اوسنی جالی سی جہانکا جب اے ظفر	سو رخنی زاہدونکی عبادت مین پڑ گئے

اہل دنیا ظفر مست ہی ہشیار رہین
کیا کئی اوقات گران بدحواسونمین گئے

گردہین کب مانگ کی موسر پہ اوس عود کا کام
سائے بہی گہیر کر رستی کو ملک شام کے

جو ہر یس چشم پر افسون ہین تری اے صنم
وہ سدا رہتی ہین تو امان روغن بادام کے

دیکھ خال چشم ساقی کہتی ہین یا اسمین مست
آن بیٹہی ہی مگس گو ہی کناری جام کے

لب چہوٹی اوسکی برج روشن تہی زلف سیاہ
روی خورشید آگیا برقع مین ہی ہمسر شام کے

ہین ابرو دیکھ کہتی ہین سپر تیغ کی
واہ فدا کیا خوشنما جوہر ہین اس صمصام کے

سبزہ خط مین نگہ کا حال پر بین مرغ دل
جانتا گر زہر کا دانہ ہمانجی دام کے

ہونگی دیوان یک ہزار ویکصد و شصتا داور
ظفر کہتی عدد ہین یہہ تمہاری نام کے

تہی ہم آئی یہان عشرت و طرب کی لئی
بنی ہین حسرت دنیا مین وعم و تعب کی لئی

تمام عمر رہی ہو بہہ جاتی سی اپنی
جو بوسی خواب مین اک شب تمہاری لب کی لئی

جو ہم ہین کنج قناعت مین ٹہہین رکہتی
یہ شب کاٹ دنگی لئی اور نہ دن کا شب کی لئی

خدا جو مجہ سی تو کیون رقیب ہنستی ہین
کہ اک دن بہی ہونا ہی یار سب کی لئی

تمہاری شیشہ تو نگی کیا نہ تہی دل حیران
جو مول آئینہ ہین آب نی حلب کی لئی

۲۲۵

دیباچہ

کیا ہوتا بیمار دلکی جو ہوتی حیات اور
کچھ بھی ہوا دوا سی تیری خاک طبیب
ہو جائیں جسطرح نہی اوس جبین کو خط
جو ایک تیری مریض خدا ہی کی ساتھ ہی

یہہ کچھ ہی زندگی پہ بستر مین رو رہی
گہتی ہی تیری ہمنی اگر تین رو رہی
ہلت ہی طمسد و نکو ظفر تین رو رہی
یہہ غم صنم نہ ساری خدا ہی کی ساتھ ہی

مطلع ثانی

ہوتی کہان بھلائی برائی کی ساتھ ہی
کچھ نام نیک ہی تو بھلائی کی ساتھ ہی

دیکھا نہ آفتاب مین نی ماہتاب مین
جو نور تیری جلوہ نمائی کی ساتھ ہی

جب ہی ہنر نہ عیب کسی پہ ذرا کھلے
کار زندگی تو کار روائی کی ساتھ ہی

آتی نہتی برائی تو دل بھی نہ تہا بہرا
پہر جانا جی کا جی ہی مین ایک ساتھ ہی

بیجا ہی جنکی لاکھہ نہ منہہ ہی جواب دی
اکثر ہو کسو سی ہو تا سمائی کی ساتھ ہی

اونسی جو ہا جیت ہی قول و قرار کے
سب اور رنگی وہ باد ہوائی کی ساتھ ہی

جنکی غبار دل میں ہو گیا اونسی دل ملے
ایک دلکا ہونا یہہ صفائی کی ساتھ ہی

بو بھی مریض عشق کی خنجر تلخ بول کر
اچہا دیا یہہ زہر دوائی کی ساتھ ہی

مستو نکو ساقیا جو لبشو نکی اوتار ہین
منہہ کہولتا ہر ایک حجابی کی ساتھ ہی

دلمین جو گلجھڑی ہی بری یہہ کب ظفر
کہلتی کسی کی عقدہ کشائی کی ساتھ ہی

[illegible]

مطلع دوم

[illegible]

۲۲۷

ہون بہلا مین یا برا کچہہ ہون دلا اپنی لئی
پر کہی کوئی جو کچہہ پہر اوسکو کیا اپنی لئی

ہی خدا شاہد کہ ہمنی ان بتونکی عشق مین
کچہہ نہین رکہا ہی باقی جز فنا اپنی لئی

دوستو تو ہو نہ کچہہ رنج نہان کیا کیا ہمی
ہو گرا وس پردہ نشین پر مبتلا اپنی لئی

غیر کو دل کیونکہ دین اسمین نظر آتا ہی یار
ہمنی یہہ آئینہ رکہا ہی صفا اپنی لئی

وہ صنم ہو او رہم ہون عافیت کی جا ہی
ہمدہو مانگو خدا سی یہہ دعا اپنی لئی

جانتی منعم اگر خالی پڑی رہ جائیگی
پہر بناتی کیون مکان وہ جا بجا اپنی لئی

منع کہتا ہی پر نہ تک نک کر اگر تو جانتا
ہین محبت مین مزی جو ناصحا اپنی لئی

ہمسی ارضی ہین کو تجکو بہو نچی بس سبی رنج
دمبدم کرتا ہون جستی التجا اپنی لئی

ای ظفر کچہہ تو مزا ہی ہم جو دیگر دل اوسی
یون گوارا کرتی ہین جور و جفا اپنی لئی

نہین پڑکا سینا اوسکی زلف پر شکن سی ہی
چہرا ز ہر ابسی بیمار سینہ یہہ بدن ہی ہی

کہا نکی آتش غم دلمین بہڑکی ہی خدا جانی
نکلتا جو دہوان اک اک اپنی ہو تن سی ہی

ہی الف ہلتی یون در گوش صنم پر
کہ جیسی سانپ کالا کہیلتا یہہ اپنی من سی ہی

بدن پر اوسکی دعا رنگ گل پر رو کہاتی ہین
کہ معلوم ہو الفت ہمین اک گلبدن سی ہی

پہنتا بانک کی جو ہی سست حنا ئین
تو جانا شوق اوس نگہین ادا کو بانکپن سی ہی

دیگر

[illegible]

کیا ادس سے کہو ہی اس دل مضطر کو پہیر دے
آتی ہی پہر ادہر تو یہہ برگشتگی بخت

بدیدہ پہرتا ہی جب ہمسے نگاہ تو
زیر زمین بہی دلکی طپش میری کیا عجیب

مسجد میں وہ کرشمہ دکہا دے تو واعظا
اتنی بہی شرح شوق بڑہا کر نہ لکہہ ڈالا

مقدور ہی کسے جو مقدر کو پہیر دے
اولٹا ہی راہ مین سی اوسی گہر کو پہیر دے

لاگر گلی بد اس سے تو خنجر کو پہیر دے
پہر کیکسطرح گور کی پتہر کو پہیر دے

کعبہ کی سمت سی تیری منبر کو پہیر دے
ایسا نہو کہ وہ تیری دفتر کو پہیر دے

میدان مین سخن کی ظفر رستم زمان
کسطرح وہ نہ روی سخنور کو پہیر دے

طاقت نہین پہر نیکی ہی عادت لیئی پہرتے
ای پردہ نشین خواہش دیدار مین تیری

مانند صبا کوہ و بیابان مین ہون پہرتا
تبلاتی ہین جن جاہی یہ سوطرحکی کہنگی

فانوس خیالی ہی فلک اسمین جہانکو
دنیا کی طلب ہی جنہین وہ بہٹکتی پہرتی ہین

ہشیار وہی خوب ہین جو گوشہ نشین ہین
یا محض مجہی ہی میری ہمت لیئی پہرتے

ہی کوچہ بکوچہ مجہی حسرت لیئی پہرتے
جبتک ہی مجہی گردش قسمت لیئی پہرتی

ہی مجکو وہین دیکہا الفت لیئی پہرتے
دنیا کی ہوا ہی اسی صورت لیئی پہرتے

ہردم اونہین ہی اسکی محبت لیئی پہرتے
اک ہم ہین کہ ہی ہمکو یہہ غفلت لیئی پہرتے

[illegible]

بجز بزم بتاں دشمن دین و دل و جاں ہا	کوئی صحبت نہیں یہاں کی خدا ماری کہ چھوڑے
سوا اسکی کہ دین ہم مایۂ دین اوس صنم کو	نہیں کچھ اور بن آتی خدا ماری کہ چھوڑے
لگاوٹ دختر رز سے کرینگے زاہدا پھر	کہ کیفیت ہی دکھلاتی خدا ماری کہ چھوڑے
چلیں کیوں کر نہ ہم کعبہ سے اوٹھکر بتکدہ کو	یہ الفت ہی ادھر لاتی خدا ماری کہ چھوڑے

ظفر کوئی بتا نہیں پھر ہمیں جانا پڑا اب
طبیعت پھر گئی گھبراتی خدا ماری کہ چھوڑے

ارادہ اور ہی کچھ دل میں لاتا ہے زباں کچھ ہے	کریں کیا اعتبار اوسکا عیاں کچھ ہے نہاں کچھ ہے
لکھا تو اوسنے کچھ خط میں کہا قاصد سے کچھ ہے	تماشا ہے کہ وہ اگر یہاں کہتا بیاں کچھ ہے
انکھوں سے ساں گھر رہی ہے ہو جو اپنی نظر و نمن	نہ ہو جب تنگ مکیں ہو بھلا پھر مکاں کچھ ہے
سمجھتے ہیں دماغ اپنا تو ہم چرخ چہارم پر	جب سنا ہے کہ وہ دلدار ہم پر مہرباں کچھ ہے
جدا جانی کریگا خون کس کس خوش گزرتہ کا	دکھاتا ہے رنگ لب اور ہی رنگ باں کچھ ہے
تیری رخسار رنگیں جو دوں تشبیہ میں گل سے	حقیقت کے گل تیری سامنی غنچہ دہاں کچھ ہے

یہاں رنج و غم فرقت وہاں فکر قیامت ہے
ظفر آرام کی صورت یہاں کچھ ہے نہ وہاں کچھ ہے

جو کچھ منہ سے شکوے برائی نکالے	کہا پھر یہ تونے فسانے نکالے

ظفر

دیگر

[illegible]

٢٢٩

[illegible]

[illegible]

هین کهان بندی خدا کی سچ اگر پوچهو ظفر
ایتو بندی هی فقط دام و درم کی ره گئی

خیال ایسا کسو کا نه توهمکو ظفر کچهه هی
جدہر دیکهیں سوا اوسکی نہیں آتا نظر کچهه هی

مطلع ثانی

خراش ناخن دست جنون کا پهر اثر کچهه هی
که پهر تازه هوا زخم دل و زخم جگر کچهه هی

قرون تو هو نهان غیبت وهان اونکو بر در نقاب
تری تاثیر ای الفت ادہر کچهه هی ادہر کچهه هی

خط اوس نو خط کو تو نهو نچا نو جهه هم اپنی لکها کیا
تجهی کیا پوچهنی سی کام لکها نامه بر کچهه هی

نهین ایک رنگ پر نقشه تری بیمار هجر انکا
گهڑی کچهه دو گهڑی کچهه هی پهر کچهه دو پهر کچهه هی

سر مژگان جو لخت دل نظر آئی تو مین سمجها
مری نخل تمنا مین لگا بار ثمر کچهه هی

جو کرنا هی تجهی منظور کرلی آج تو غافل
که کل کیا جانی کیا هوگا تجهی کل کی خبر کچهه هی

هماری اور اوسکی کیون نه پهر هر بات بگڑی
اوسی منظور کچهه هی اور همین مد نظر کچهه هی

جو خال رو کو اوسکی دیکهتا هون مین تو کهتا هی
مقرر دال مین اب کالا کالا ظفر کچهه هی

نصیبا جب مرا اچها تها اور تقدیر اچهی تهی
میری هر بات اچهی تهی هر ایک تدبیر اچهی تهی

مقابل جب رخ روشن کی تیری رات کو تها
نه هرگز روشنی ماه پر تنویر اچهی تهی

[illegible]

گو ہم نہین وہ ابروی خمدار چومتے
پر ہین دہان زخم سی تلوار چومتے

کسکو ہی بوسہ در کعبہ کے آرزو
ای شیخ ہم ہین سنگ در یار چومتے

توقیر یہہ جنون نی مجھہ کی دی ہی دشت مین
ہر گام پر قدم ہین میری خار چومتے

دیتا ہی جام بادہ تو کس کس مزی سی ہین
ساقی کی ہاتھہ رند قدح خوار چومتے

کرتی ہین وہ چمن مین قدم رنجہ گر کبھی
جھک جھک کی پانون ہین گل گلزار چومتے

کیا کیا نہ تیری حسرت پابوس مین ہین آہ
نقش قدم کو ہین تیری ہر بار چومتے

زاہد ہین چومتے حجر الاسود ای ظفر
اور ہم ہین خال عارض دلدار چومتے

[illegible]

نظر مین ہین تیری رخسار یون ای سیمبر تلتی
فلک پر جسطرح میزان مین ہین شمس و قمر تلتی

تیری ناز و ادا کا پھر کوئی انداز کیا جانے
جو میزان خرد مین ہون العشوہ گر تلتی

وہ حب تل بیٹھتی ہین تو تصدق اونپہ ہو ہو کر
دل عشاق ہین اونکی برابر یون گھر تلتی

تیری وحشی اگر بازار وحشت گرم کر دیتی
تو پھر کانٹوں مین کانٹی قدر سی کس قدر تلتی

یقین ہی پلہ میزان ہے جھکتا بوجھہ کی مارے
میری بارے گنہ بازار محشر مین اگر تلتی

در دندان تیری کان ملاحت اپنی نظروں مین
یونہین تلتی ہین موتی جسطرح کانٹی مین گوہر تلتی

میری انبار عصیان گر کوئی تولی تو کیا تولے
کہین کوہ گران بہی ہین کسی ای ظفر تلتی

دوہا

[illegible]

دیگر

[illegible]

جم سکی یہہ نہ زوری اپنی پانو او کہوڑی پانی کے
ہان اجوشش گریہ چڑہادی ایسا دریا اشکو نکا
موج طلاطم روی فلک پر مارتی تہپیڑی پانی کے
رکہکے صراحی کیا پیالہ ایک بہی چہاگل کافی ہے
رکہتی نہیں درویش زیادہ ساتہہ بکہیڑی پانی کے
دریا جوش گریہ سی گر آئی چڑہی ایک لحظہ مین
بہتی پہرین افلاک بہی اوپر جیسی بیڑی پانی کے
عشق نی ایسی آگ لگائی دل مین پہر وہ بجہہ نسکی
پہر پہر کر مشکیزہ ہزارون ہمنی نبیڑی پانی کے
تجہہ بن او تری بوند گلی سی میری او لجہہ کر رگ رگ مین
حلق سی لیکر سینہ تک ہی سو او لجہیڑی پانی کے
زلف عرق آلود کو چہیڑا دل نی یون بی باہم و ہراس
ہو کی نڈر جسطرح سی کوئی سانپ کو چہیڑی پانی کے
تہ پانی ہی سخن کی مشکل یون تو زور طبیعت سی
ہمنی ظفر اس بحر مین مضمون خوب چہیڑی پانی کے

کہا یکی تو طرح کی گل ہاتھہ یہ گل | دہیان اوس گل کی تو رتن پری

کیون نہ وہ ہمسی ہون ظفر تہیڑ بے
ناز اوسی اپنی بانکپن پر ہے

وصلمین دن جو گذرتی تہی کون سی تہی
تہی جو مہتابی پہ شبکو تیری جلسی مین شریک
دل بہ صد ہی رخ و گیسو کی تصور مین تو جب
جب نشان بہی نہو جون نقش قدم ان پاتی
منہہ سی کہتی بہی اگر تو سمجہتی ہی نہین
کیون ان آہون مین نہین اب الٰہی تاثیر

ساعتین کونسی تہین اور پہر کون سی تہی
ہمنشین اپنی ای شک قمر کونسی تہی
شام کو کونسی تہی اور سحر کونسی تہی
کون پہر جانی کہ کسکس کی تہی گہر کونسی تہی
جانتی دلکی جو تہی بات بشر کونسی تہی
پہلی وہ نالی جو رکہتی تہی اثر کونسی تہی

کہیل اور کود مین جو اپنی بسر ہوتی تہی
عہد طفلی کی وہ دن ہای ظفر کونسی تہی

بظاہر ہمسی ملنا فتنہ گر کچہہ ہے تو یون ہی ہے
کہ جسکی دلمین شر ہو وہ بشر کچہہ ہی تو یون ہی ہے
ابہی ہوتی صفائی ہی جو وہ آئینہ رو آتے
میری دلمین کدورت بہی اگر کچہہ ہی تو یون ہی ہے

۲۳۴

مطلع ثانی

کیا کیا خلش گراسو فرل ہجر وحمیں میری	بیکاں تیر شوخ ستمگر کی نوک ہے
فرہادسی جو عشق کی رہتی ہی نوک جہوک	جوں نوک تیغ نکلتی شہپر کی نوک ہے
رہتا ہی مجکو گوشۂ ابرو کا جو خیال	دلکو کورید تی میری خنجر کی نوک ہے
آتا ہی کو نوک مژہ جب زبان پر	کہتی زبان عاشق مضطر کی نوک ہے
کیا جانی نوک جوک میں لکہتا ہی کسکو خط	جو یوں نکلتی خامہ دلبر کی نوک ہے

جو نوک خار دلمیں کہتکتی میری ظفر
مژگاں چشم شوخ فسوں گر کی نوک ہے

تہ خنجر ہی گلو قاتل بدخو دابے	پر مجہی کل سی وہ اپنی تہ زانو دابے
کیونکہ دب جائیں تہ ہم زیر گرانباری غم	غیر اسطرح جو بیٹہی تیرا پہلو دابے
چارہ گر زخم دل اپنا جو دکہاوں تجکو	او نکلی دانتو نکی تلی اپنی ابہی تو دابے
تجہی منظور ہوی خانہ خرابی سکی	لکہکی تعویز جو صحرا میں بری رو دابے
قتل گر مجکو کیا اسنی بلاسی لیکن	لاش کو میری وہ اپنی ہی سر کو دابے
کثرت لالہ و گل سی ہمیں معلوم ہوا	لاکہوں ہیں چرخ نی ہیں خاکمیں گلرو دابے

کیا تماشا ہی ظفر غیر تو بالکل نہ دبیں
اور ہر بات پہ مجکو وہ جفا جو دابے

۲۳۵

یون ہین گرچہ موج ہوا تیز رو بہی ہے
ہجبولن سی تیری پر نہ سوا تیز رو سی ہے

لاکہون ہین سر اڑاتی جو بلبین عجب نہین
تیغ نگاہ یار بلا تیز رو سی ہے

سرگرم امتحان ہوئی بار ہا جو ہم
برق جہا نسی آہ رسا تیز رو سی ہے

بڑہ کر ہی اس سی گردش چشم بتان کہین
گو آسیا ہی چرخ دلا تیز رو سی ہے

پائی حقیقت دل دریا کیا اسی
جو موج جستجو مین سدا تیز رو سی ہے

گلگون ناز سی تیری آگی نہ بڑہ سکی
گلزار مین ہزار صبا تیز رو سی ہے

بحر جہان مین کشتی عمر رواں ظفر
چلتی مین باد سی بہی سوا تیز رو سی ہے

نہ گفتگو مین ذرا شوخ مہ جبین سی کی
اگر رکی ہی تو اغیار کچہہ ہمین سی رکی

لیا ہی بوسہ رہی وہ نہین نہین کرتی
غضب ہی ہم ہی نہ اونکی نہین نہین سی رکی

نکلی چشم سی ہو کچی ہی تا سر دامن
نہ ایک لحظہ بہی انسو آستین سی رکی

جو اوسکی در پہ آجاتی تو آہ ہی نکلی
نہ تیر اگشتہ صنم ہو دہ نہ زمین سی رکی

گئی ہین ہای غضب اوٹہکی میری پہلو سی
نہ وہ میری کسی ہمدم ہمنشین سی رکی

رہی ہمیشہ اڑاتی اس ستم کی دہوم زمین
نہ ایک دم بہی لخت دل جگر ہی سی رکی

کہو جو اس سی ظفر مسلمین جبین و جنان
کیونکہ آنکی وہ اشک خان جبین سی رکی

تھی میں حسرت دل کوئی زلف میں بتا [illegible]
اپنی خبر ہو دشمن بال بال دشمن ہے
ہزار رنج و مصیبت میں جان ہی اپنی پر [illegible] دشمن ہے
کوئی نعش کا دل [illegible] کلال دشمن ہے
[illegible] ظفر یہہ [illegible] دشمن ہے

[illegible]

صیاد خاک ہو پھر اوسکو ہوا ہی پرواز	پر ہی گئی اسیر دام محن کی کترہی

الدری تمہاری یہہ تیزی طبیعت
تمنی تو ای ظفر کان اہل سخن کی کترہی

شفق گر رنگ پان سی اپنی خود دم کام ہوگی	تو مسی دھڑی سی بھی تیری اکنشام ہوئی
ادا ہوتا نہیں پیغام سی کیوں پیام اپنا	زبان اوسکی دہن میں کیا دم پیغام ہوئی
وہ مژگان ہیچ دقت تر پر اشکونکی بقطر و گر	چمنیں جیسنکی شاخ گل یا دام ہوگی
لبس دن جو دم دینی تیری مساز یاد آئی	برنگ شیشہ لاش عاشق ناکام ہوگی
ہیپار شک دہان تنگ سی تیری ہیا غنچہ جان	چمنیں ہر کلی ای سرو گل اندام ہوگی
کبھی جو راہ میں ہے اوس سنبتی لوش دگوکھا	تو سر سون آگی آنکھونکی سر گام ہوگی

ظفر خون ایک عالم کا ہی اس ظالم کی گردن پر
شفق کب یہہ سر گردون نیلی فام ہولی ہی

سبھی کا یون تو فلک پاہ وبال دشمن ہے	کمال والون کا لیکن کمال دشمن ہے
ہمیشہ دور ہی کیونکر نہ پھر زمین سی	فراق دوست ہی گردون وصال دشمن ہے
اوسی کو دوست سمجھتی ہیں وہ جو کچھ نہ کبھی	کری جو اوسی جواب و سوال دشمن ہے
جو تو ہی مرد تو ہرگز لبث نہ دنیا نہ	اگرچہ دوست نما ہی یہہ زال دشمن ہے

[illegible]

۲۰

ہٹو کرین کہان کی پھرتی ہین وہان ہم تم جیسی ٹھہرے
بلبل و قمری نالہ موزون ہمسی پڑھ کر کیا کرتے
دیکھی اس آواز مین گرتی ہمنی لی سی بہتیرنے
پیکر بادۂ الفت کو ہشیار رہی تو ہم ہی رہے
بہکی بہکی پہرتی ہین اس نشہ می سی بہتیرے
دلکی کہانتک داغون سی آرایش ہوگی اور ظفر
صرف کئی اس گہر مین تمنی اپنی پیسی بہتیرے

بلہوس شکوہ بیداد ہین سب کرتی
اسقدر یاد تمہین غیر کہان کرتی ہین
کون کہتا ہی تیغ ستم سر اپنا
ہی طرفدار ترا ایک جہان الظالم
آگیا ناگہین دم حضرت دلکی ہاتہون
بت کسی سی نہین قول و قسم کی سچی

ہم تو شکر ای ستم ایجاد ہین سب سہتی تی
آنکھو ہم بھی بہشت یاد ہین سب کرتی
جان نثار دلسی و ارشاد ہین سب سہتی تی
کوئی سنتا نہین فریاد ہین سب سنتی تی
کر برا مجکو یہہ ناشاد ہین سب کرتی
کرمعا یہہ ستم ایجاد ہین سب کرتی

باغ عالم مین کنارہ روش سوسن و سرو
ای ظفر مردم آزاد ہین سب کرتی

مطلع ثانی

نہین رونا میر اکچھ گریۂ یعقوب سی کم ہے
وہ احمق ہین سمجھتی جو نہین محبوب کا رتبہ
نظر مین اونکی ہی یہ انصاف جو کہتی ہین دیا ہے
بہت شیرین ہی گو رغبت سمجھی فرہاد نی لیکن
شراب ناز سی گو آنکھ اوسکی سرخ رہتی ہے
ہمارا اوس صنم کا عشق بس اللہ ہی جانی

نہ میرا صبر صبر حضرت ایوب سی کم ہے
ہر ایک محبوب عالم اوس ہی محبوب سی کم ہے
قمر کو بھی دیکھا اوسکی روئی خوب سی کم ہی
جو ہی مرغوب خاطر اپنا اوس مرغوب سی کم ہے
دم گریہ ہماری چشم پر آشوب سی کم ہے
کہ اور آگاہ کوئی طالب مطلوب سی کم ہے

زمین مغلوب ہے اور آسمان ہی گو ظفر غالب
نکلتا کام پر اس غالب و مغلوب سی کم ہے

خواب تہا جو زندگی جاہ و حشم مین کٹ گئے
حاصل عمر ابد اے خضر ہم سمجھی ہے او
وصل پر نعلین بجا دین خاک اے ہمدم بھلا
تمنی پر سو نہین لکھی ہتی جو گلی ای نو خطو
نخل الفت سی تیری ہو گیا ثمر حاصل ہمین

ورنہ ساری عمر اپنی درد و غم مین کٹ گئے
جو گھڑی آرام سی بزم صنم مین کٹ گئے
رو بہتی ملتی ہوئی شب اور نہین ہم مین کٹ گئے
وہ عبارت یک قلم یہان ایکدم مین کٹ گئے
جز محبت کی تیری عہد ستم مین کٹ گئے

اوسنی کل کہا کر قسم جو وصل کا وعدہ کیا
شب ظفر کیا ہمکو امید قسم مین کٹ گئے

Allama Iqbal Library
104116
UNIVERSITY LIB
Acc No. 104116
27.3.79

MIRZA LAW HOUSE

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN.